فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون

اگر تم نہیں جانتے تو اہل علم سے پوچھ لو۔ (القرآن)

اِنَّمَا شِفَاءُ الْعِیِّ السُّؤَالُ

لاعلمی کا علاج پوچھنے میں ہے۔ (الحدیث)

تحفۂ اہلحدیث

ابوبلال جھنگوی

ادارہ "العزیز" نزد جامع مسجد صدیقیہ گلی برف خانہ سیالکوٹ روڈ کھوکھر کی گوجرانوالہ

نام کتاب .... تحفہ اہل حدیث (۳)

مصنف .... ابو بلال مولانا محمد اسماعیل محمدی

ناشر .... ادارہ العزیز، کھوکھر کی، گوجرانوالہ

کمپوزنگ .... الخالد اسلامک کمپوزنگ سنٹر، نیو شاپنگ سنٹر پرانا ملتان روڈ شجاع آباد

اشاعت .... اکتوبر ۲۰۰۱ء

قیمت ....

ملنے کے پتے

- ☆ ادارہ العزیز، نزد جامع مسجد صدیقیہ، گلہ برف خانہ، کھوکھر کی، سیالکوٹ روڈ، گوجرانوالہ
- ☆ مکتبہ قاسمیہ، اردو بازار لاہور
- ☆ مکتبہ سید احمد شہید، اردو بازار لاہور
- ☆ کتب خانہ مجیدیہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان
- ☆ مکتبہ سقدریہ، نزد مدرسہ نصرۃ العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
- ☆ ابو حنیفہ اکیڈمی، مکی مسجد، ڈیوڑھا پھاٹک، گوجرانوالہ
- ☆ مدینہ کتاب گھر، اردو بازار، گوجرانوالہ
- ☆ کتب خانہ رشیدیہ، راجہ بازار، راولپنڈی
- ☆ گوشہ علم وادب۔ بستی مٹھو تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللّٰھمّ

صلّ علیٰ محمّدٍ وعلیٰ آلِ محمّدٍ

کما صلّیت علیٰ ابراہیم وعلیٰ آلِ ابراہیم

إنّک حمیدٌ مّجیدٌ

اللّٰھمّ

بارک علیٰ محمّدٍ وعلیٰ آلِ محمّدٍ

کما بارکت علیٰ ابراہیم وعلیٰ آلِ ابراہیم

إنّک حمیدٌ مّجیدٌ

مسئلہ طلاق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

س: السلام علیکم! آج یہاں کیسے؟

غ: وعلیکم السلام جناب آپ کے محلّہ میں الحمدللہ مسلک حق مسلک اہلحدیث والے مسجد بنارہے ہیں آپ کو پتہ بھی نہیں:

س: یہ اہلحدیث جن کو ہم وہابی کہتے ہیں یہ حق پر ہیں؟

غ: الحمدللہ! اہل حدیث حق پر ہیں اور یہی حق پر ہیں۔

س: وہ کیسے؟ ان کے حق پر ہونے کی دلیل کیا ہے؟

غ: دن بدن مسلک اہل حدیث ترقی کر رہا ہے یہ ان کے حق پر ہونے کی دلیل ہے۔

س: اگر اہل حق ہونے کی دلیل اس فرقے کا بڑھنا ہے تو قادیانی مرزائی بھی آئے دن بڑھ رہے ہیں وہ بھی بقول آپ کے اہل حق ہوں گے۔ اچھا یہاں مسجد بنا کر کیا کرو گے؟

غ: مسلک حق کی تبلیغ کریں گے۔

س: جو کچھ تم نے کرنا ہے وہ ہمیں معلوم ہے۔

غ: کیا معلوم ہے؟

س: نمبر ایک عوام کو بزرگان دین ائمہ کرام سے بدظن کرنا ہے۔ دوسرا جو بچے سر ڈھانپ کر نماز پڑھتے ہیں ان کے سر ننگے کرنے ہیں' جو بچے اپنے والدین کا

احترام کرتے ہیں ان سے والدین کی بے ادبی کراؤ گے اور تم نے کیا کرنا ہے اور یہ مسجد بھی زکوٰۃ کا پیسہ لگا کر بنا رہے ہو جو مسجد پر لگانا جائز نہیں۔ شور تو تمہارا بہت زیادہ ہے لیکن ہو تم چند آدمی۔

غ: اہل حق ہمیشہ تھوڑے ہوتے ہیں۔ قلیلاً ما تومنون.

س: اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تم زیادہ ہو جاؤ گے اُس وقت سچے وہ ہوں گے جو آپ سے تھوڑے ہوں گے اور آپ اُس وقت جھوٹے ہو جاؤ گے اس لئے اپنی تعداد مت بڑھاؤ تھوڑے ہی رہو تا کہ تمہاری صداقت برقرار رہے۔ اگر کہیں بڑھنے بھی لگو تو جہاد کے بہانے قتل کر کے کچھ آدمی اپنے کم کر دینا اور مسجدیں بھی مت بناؤ۔

غ: ہم سچے نہ ہوتے تو ترقی نہ کرتے۔

س: اس سوال کا جواب میں پہلے دے چکا ہوں کہ مرزائی بھی یہی کہتے ہیں کہ ہماری تعداد میں دن بدن اضافہ ہماری صداقت کی دلیل ہے۔ دوسرا ہماری قلت ہماری صداقت کی دلیل ہے۔ وہی دعویٰ آپ کا ہے جو قادیانی حضرات کا ہے۔

غ: تو پھر ہمارے بڑھنے میں راز کیا ہے؟

س: جو قادیانیوں کے بڑھنے کا راز ہے۔

غ: مرزائیوں کے بڑھنے کا راز کیا ہے؟

س: جھوٹ ہی جھوٹ اور پروپیگنڈہ۔ اپنے مسلک کے لئے جتنا جھوٹ بولنا پڑے بول جاتے ہو۔

غ: اہلحدیث کبھی جھوٹ نہیں بولتا، مسلک کیلئے جھوٹ بولنے کا آپ ہمارے اوپر الزام لگا رہے ہیں اور بلادلیل بات کر رہے ہیں

س: ایک غیر مقلد واعظ جن کو غیر مقلد حبیب الرحمان یزدانی کے نام سے یاد کرتے ہیں انہوں نے اپنے ایک بیان میں فرمایا ہے کہ ,,اگر سر پر پگڑی یا ٹوپی ہے تو اس پر مسح ہو سکتا ہے۔ موزوں اور جرابوں پر بھی مسح ہو سکتا ہے۔ امام بخاری نے بخاری شریف میں باب باندھا ہے۔,, **المسح علی ا لجوربین**۔ جورابوں پر مسح کرنے کا باب۔ (خطبات شہید اسلام ص ۲۳۴۔)

برادرم! آپ پوری بخاری پڑھ جایئے یہ باب پوری بخاری میں نہیں ہے۔ یہ واعظ صاحب کا امام بخاری پر جھوٹ نہیں تو اور کیا ہے؟

غ: اور کوئی راز نہیں ہے؟

س: برادرم مرکزی بات تو یہی ہے کہ مسائل میں جھوٹ بول کر لوگوں کو آزادی دیتے ہو۔ اس آزادی کو حاصل کرنے کے لئے اور صحیح شرعی پابندی سے جان چھڑانے کے لئے لوگ غیر مقلد ہو رہے ہیں، لوگ جو آوارگی چاہتے تھے وہ آپ کے گھر سے مل رہی ہے۔

غ: مثلاً ہم کون سی آزادی دیتے ہیں۔

س: (۱) بجائے پاؤں دھونے کے عام جرابوں پر مسح کا حکم دینا۔ دین سے بیزاری اور دین سے آزادی پیدا ہوتی ہے۔

(۲) تین میل پہ نماز قصر پڑھنا۔ دین میں خواہ مخواہ آزادی پیدا کرنا ہے۔ (ثنائیہ ج ا ص ۶۳۱۔ ستاریہ ج ۳ ص ۵۷)

(۳) جب مسجد میں ایک جماعت ہو جائے اُس کے بعد کئی جماعتوں کی اجازت دینا آزادی دینا ہے۔ (ثنائیہ ج اص ۶۴۳)

(۴) معمولی ہوا چلے تو مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھا پڑھنا آزادی ہے جبکہ اہل السنّت اہل حق کے نزدیک ہر نماز کا وقت مقرر ہے اور وقت آنے سے پہلے نماز نہیں ہوتی۔

(۵) فٹ بال کھیلنے کیلئے عصر کی نماز کا وقت سے پہلے پڑھ لینا۔ (فتاویٰ ثنائیہ ج ا ص ۶۳۱۔۶۳۲)

(۶) سفر میں ظہر عصر مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کرنیکی اجازت دینا۔ (ثنائیہ ج اص ۶۰۱)

(۷) حائضہ عورت کو تلاوت کلام پاک کی اجازت دینا۔ (ثنائیہ ج اص ۵۳۵)

(۸) عورت کو براستہ دبر (پچھلی طرف سے) استعمال کرنے کی اجازت دینا۔ (تیسیر الباری ج ۶ ص ۳۷۔۳۸، ہدیۃ المہدی ۱۱۸)

(۹) ننگے بدن نماز پڑھنے کی اجازت دینا۔ (عرف الجادی ص ۲۲)

(۱۰) نجاست آلودہ کپڑوں میں نماز کی اجازت دینا۔ (عرف الجادی ص ۲۲)

(۱۱) قرآن پاک کا نسخہ ہاتھ میں اُٹھا کر نماز پڑھنے کی اجازت دینا۔ (تیسیر الباری ج اص ۴۹۲)

(۱۲) بجائے بیس مسنون تراویح کے غیر مسنون آٹھ کی تبلیغ کرنا۔

(۱۳) بجائے تین مجمع علیہ وتر واجب کو چھوڑ کر ایک وتر کی اجازت دینا۔

(۱۴) نابالغ کی اقتداء میں فرضی نمازوں کا ادا کر لینا۔ (عرف الجادی ص ۳۷،

تیسر الباری ج ۱ ص ۴۹۲)

(۱۵) عورتوں کو مساجد میں اعتکاف کی اجازت دینا۔

(۱۶) منی کو پاک کہنا۔ (عرف الجادی ص ۱۰)

(۱۷) مشت زنی کو جائز کہنا۔ (عرف الجادی ص ۲۰۷)

(۱۹) خون کے نکل جانے سے اپنے وضو کو برقرار رکھنا

(۲۰) باوجود ہزار طلاق دینے کے اپنی بیوی سے رجوع کروا دینا اور ساری زندگی زنا کی اجازت تحریراً دے دینا۔

یہ جملہ آسانیاں جو عوام چاہتی تھی وہ آپ نے فراہم کر چھوڑی ہیں۔ عوام پابندی والی زندگی کو چھوڑ کر غیر مقلد کیوں نہ ہو اس آوارگی کی اجازت اہل حق اہل السنّت والجماعت تو کسی صورت میں بھی نہیں دیں گے۔ عوام چاہتی تھی کہ من مانی بھی کریں، کوئی پابندی بھی نہ ہو اور پکے سچے مسلمان بھی رہیں اور دین دار بھی رہیں۔ یہ عوام کی دیرینہ خواہش آپ کے فرقہ شریف نے پوری کر دی اب وہ غیر مقلد کیوں نہ بنیں۔

بعینہٖ آپ کے مماثل ایک اور جماعت ہے۔ ان کے راہنما بھی عوام کو شرک و بدعت سے منع نہیں کرتے بلکہ بدعات کے ثبوت کے لئے عقلی و نقلی دلائل کو موڑ توڑ کر عوام کو خوش رکھنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ ہماری نفری کم نہ ہو۔ آپ کا بھی یہی حال ہے۔

غ: آپ نے بیس مسائل ایسے پیش کیے ہیں جن میں آپ کے نزدیک گویا نرمی اور آزادی ہے۔

س: ہمارے نزدیک نہیں! غیر مقلدین کے نزدیک آزادی وآوارگی ہے۔

غ: ان تمام مسائل پر قرآن وحدیث کی رو سے گفتگو ہو جائے؟

س: ان تمام پر گفتگو لمبی ہو جائے گی۔ میرا خیال ہے کوئی ایک مسئلہ لے لیتے ہیں جس پر پیار ومحبت سے ضد اور عناد کو چھوڑ کر محض اور محض اللہ کی رضا کے لئے ہم کسی ایک مسئلہ کی تحقیق کر کے اس کی تہ تک پہنچ جائیں اور امانت ودیانت سے اپنی ہٹ دھرمی کو اور مسلکی رعایت کو پسِ پشت ڈال کر صرف اور صرف دین کی بات کرتے ہیں کہ دین اس مسئلہ میں کیا کہتا ہے۔

غ: آپ نے آخری مسئلہ طلاق کا بیان کیا ہے کہ تم زنا کو عام کر رہے ہو اس کے متعلق وضاحت ہو جائے۔

س: ضرور ہو جائے۔ باقی مسائل کسی اور مجلس کے لئے رکھ لیتے ہیں۔ لیکن مسئلہ طلاق کے متعلق آپ اپنا مدّعیٰ واضح فرماویں اس میں آپ کیا فرماتے ہیں؟

غ: طلاق کے ضمن میں حلالہ کو بھی واضح کرنا چاہیئے۔

س: آپ صرف حلالہ کی وضاحت چاہتے ہیں میرا خیال ہے آج حلالہ کے ساتھ ساتھ حرامے کی تفصیل بھی ہو جائے۔

غ: حرامہ کون کرتا ہے؟

س: وہ غیر مقلد کرتے ہیں۔

غ: وہ حرامہ کیا ہوتا ہے؟

س: جس طرح حلالہ زیر بحث آئے گا حرامہ بھی زیر بحث آئے گا۔

غ: ہم اہلحدیثوں کا مسئلہ اور عقیدہ تو واضح ہے کہ قرآن وحدیث کے علاوہ

ہم کسی کی بات کو نہیں مانتے اور قرآن وحدیث ہی ہمارا مسلک ہے۔

س: یہی سب سے بڑا جھوٹ ہے اسی مسئلہ طلاق میں دیکھ لیں گے کہ آپ کے پاس کتنا قرآن ہے اور کس قدر حدیث ہے' آخر آپ کے نزدیک تین کس طرح واقع ہوتی ہیں؟

غ: ایک مجلس میں دی گئیں تین طلاق ایک رجعی واقعہ ہوتی ہے اور تین طہروں میں دی ہوئی تین تین ہی ہوتی ہیں۔

س: یہ مذہب کس امام کا ہے؟

غ: آپ کو جیسے معلوم ہے کہ ہم اماموں کے مذاہب پر نہیں ہم صرف اور امام الانبیاء ﷺ کی بات مانتے ہیں۔

س: برادرم جتنے امام گزرے ہیں وہ سب کے سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے خلاف فتوے دیتے رہے ہیں؟ اور حدیث صرف آپ کو سمجھ آئی ہے؟ آپ نے یہ تقسیم جو اپنے پاس سے کی ہے' ایک مجلس کی تین ایک اور تین طہروں کی تین تین ہوتی ہیں یہ قرآن پاک کی کس آیت سے ثابت ہے؟ یا نبی کریم ﷺ کی کس حدیث سے ثابت ہے؟

غ: جب کوئی آدمی غصے میں یکدم تین طلاقیں دے دے تو رجوع کی گنجائش ہونی چاہئے کیونکہ غصے میں انسان کو ہوش نہیں ہوتا۔

س: میرے بھائی طلاق تو چیز ہی ایسی ہے جو ہوتی ہی غصے میں ہے۔ پیار سے تو کوئی شخص طلاق والا اقدام نہیں کرتا یہ گنجائش اگر قرآن وحدیث میں مل جائے تو ہزار دفعہ لینے کو تیار ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ یہ گنجائش نہ

دیں تو اپنی طرف سے شریعت میں اضافہ کا نام دین نہیں ہے۔

غ: میرا مطلب یہ ہے کہ غلط کام تو خاوند نے کیا یعنی تین طلاق ایک دم دینے والا اور اس کی سزا عورت کیوں بھگت رہی ہے اور مطلقہ ہو رہی ہے؟

گناہ خاوند کا............ گھر برباد عورت کے

گناہ خاوند کا............ مطلقہ عورت

گناہ خاوند کا............ نیا گھر عورت کو تلاش کرنا پڑے گا

گناہ خاوند کا............ پریشانی عورت کو

مجھے یہ بات سمجھ نہیں آتی ایسا کیوں ہے؟

س: برادرم! مجھے سمجھ نہیں آتی کہ:

خودکشی خاوند کرے......بیوہ بیوی ہو جائے

خودکشی وہ کرے...... یتیم بچے ہو جائیں

خودکشی وہ کرے...... باپ کی شفقت سے ہمیشہ کے لئے محروم بچے ہو جائیں۔

میرا خیال ہے جب خاوند غصے میں خودکشی کر لے نہ بیوی کو بیوہ ہونا چاہئے نہ بچوں کو یتیم ہونا چاہیے اور نہ باپ کی شفقت سے محروم ہونا چاہئے۔

غ: یہ آپ نے دین میں عقل کو داخل کیا ہے

س: محترم آپ کے سوال کا جواب ہے آپ نے بھی عقل کو دخیل کیا تھا میں نے آپ کے جواب میں عقلی بات کر کے بات کا سمجھنا آسان کر دیا کہ کسی صورت میں شریعت میں عقل محض کام نہیں دیتی۔

غ: حنفی لوگوں کا نکاح ہی اتنا نازک اور کچا ہوتا ہے فوراً ٹوٹ بھی جاتا ہے ہم اہلحدیثوں کا نکاح اتنا پکا ہوتا ہے کہ ایک مجلس میں بے شک ہزار طلاق دے دو نہیں ٹوٹتا۔ حنفیوں کا مسلک خطرے والا ہے اہلحدیث کا مسلک کتنا مضبوط ہے کہ کوئی خطرہ نہیں، کوئی فکر نہیں۔

س: برادرم! شیعہ آپ سے بھی زیادہ خوش ہیں اور اُن کا مسلک آپ سے بھی زیادہ مضبوط اور قوی ہے وہاں تو خطرے کی گنجائش تک نہیں۔

غ: وہ کیسے؟

س: آپ کے ہاں چلو ایک طلاق کا خطرہ تو ہے وہ تو ہو جاتی ہے لیکن شیعہ کے نزدیک ایک بھی نہیں ہوتی۔ آپ کو رجوع کرنا پڑے گا اُن کو رجوع کی بھی ضرورت نہیں تو آپ سے زیادہ پکے اہلحدیث تو شیعہ ہوئے، مجھے ایک عیسائی کی بات یاد آ رہی ہے اُس نے کسی مسلمان کو کہا کہ یار! آپ مسلمانوں کا ایمان بڑے خطرے والا ہے۔ مسلمان نے پوچھا وہ کیسے؟ عیسائی نے کہا تم کہتے ہو کہ پیغمبر ﷺ کو گالی دی جائے تو ایمان چلا جاتا ہے۔ نماز کا انکار کیا جائے تو ایمان چلا جاتا ہے، قرآن پاک سارا تو کجا ایک آیت کا انکار کیا جائے تو ایمان رخصت ہو جاتا ہے، ضروریات دین میں سے کسی مسئلہ کا انکار کیا جائے تو ایمان کی چھٹی ہو جاتی ہے، دیکھو ہمارا عیسائی مذہب کتنا پکا ہے کہ جو چاہیں کریں ہمارا ایمان نہ ڈولتا ہے نہ گرتا ہے نہ ٹوٹتا ہے نہ اکھڑتا ہے نہ جاتا ہے۔ ہم عیسائی آپ سے اچھے ہوئے ایمان کی مضبوطی کے اعتبار سے۔ آپ کا نکاح بھی عیسائی کے ایمان کی طرح ہے۔ واہ! رے تیری غیر مقلدیت!!

غ: جب آپ کی فقہ حنفی کی کتب میں بھی درج ہے کہ ایک مجلس میں تین طلاق درست نہیں ہے بلکہ بدعی ہیں تو پھر نافذ کیوں ہو جاتی ہیں؟

س: برادرم! جن ائمہ کرامؒ نے یہ بدعی کی اصطلاح لکھی ہے اس اصطلاح کا مفہوم نہ نکالیں بلکہ جنہوں نے یہ بدعی کی اصطلاح لکھی ہے انہوں نے ہی یہ بات بھی لکھی ہے کہ ایک مجلس میں تین دی ہوئی طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں۔

غ: مجھے یہ بات سمجھ نہیں آتی کہ جب ایک مجلس میں تین طلاقیں دینا شرعاً ممنوع ہیں تو پھر نافذ کیوں ہو جاتی ہیں؟

س: کیا میں بھی پوچھ سکتا ہوں کہ نماز میں بولنا حرام ہے لیکن جو آدمی نماز میں بول کر اس حرام کام کا ارتکاب کرتا ہے اپنی نماز کو کیوں توڑ بیٹھتا ہے؟ روزہ میں کھانا حرام ہے لیکن کوئی شخص روزہ میں جان بوجھ کر کھا لے تو اُس نے اس کے باوجود کہ حرام کام کیا ہے روزہ کیوں ٹوٹ گیا ہے؟

غ: روزہ اور نماز صحیح طریقہ سے توڑے تب بھی ٹوٹ جائیں گے اور غلط طریقے سے توڑے تب بھی۔

س: نکاح کا بھی میرے بھائی یہی مسئلہ ہے۔ صحیح طریقے سے ختم کر دے تو ختم ہو جائے گا اور اگر غلط طریقے سے ختم کر دے تب بھی ختم ہو جائے گا۔

غ: نکاح کو غلط طریقے سے ختم کرنے کی کوئی مثال شریعت میں ہے؟

س: برادرم! کیوں نہیں ظہار کو اللہ رب العزت نے قرآن پاک میں منکراً من القول وزوراً فرمایا۔ زور جھوٹ کو کہتے ہیں۔ اس جھوٹ کے باوجود بھی بیوی کفارہ ادا کرنے سے قبل حرام ہو جاتی ہے۔

غ: ظہار کا کیا مطلب؟

س: کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنے اوپر حرام کرنے کی نیت سے اُسے اپنی محرمات سے تشبیہ دیتا ہے اُسے مثلاً ,,امی'' کہہ دیتا ہے تو بیوی حرام ہو جائے گی اٹھائیسویں پارے میں تفصیل موجود ہے۔

,,جس شخص نے اپنی بیوی کو امی کہا' وہ اس کی امی نہیں تھی' جھوٹ بولا غلط کام کیا باوجود جھوٹ اور غلط کام کے بیوی حرام ہوگئی اب کفارہ ادا کرے گا تب حلال ہوگی''

تو طلاق بھی اگر غلط طریقے سے دے تو ہو جاتی ہے۔

غ: کوئی اور مثال دیں جہاں شریعت نے طلاق دینے سے منع کیا ہو اور باوجود منع کے واقع بھی ہو جاتی ہو۔

س: میرے بھائی عورت ایام ماہواری میں ہو تو طلاق دینا منع ہے لیکن اگر کوئی دے دے تو واقع ہو جاتی ہے۔ اس طرح ایک مجلس میں تین طلاق دینا بھی صحیح نہیں ہے پھر بھی واقع ہو جاتی ہیں۔

غ: حالت حیض میں دی ہوئی طلاق واقع نہیں ہوئی کون کہتا ہے ہو جاتی ہے؟

س: حق کے سامنے بپھر کر بات کرنا تو غیر مقلدین کا شیوہ ہے۔ بے شک بعد میں منہ کی کھانی پڑے۔

غ: میرا مطلب ہے دلیل پیش کرو ہمارے پاس دلیل ہے حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی تھی تو نبی کریم علیہ السلام نے

رجوع کا حکم دیا تھا معلوم ہوا طلاق نہیں ہوئی اگر ہوگئی ہوتی تو رجوع کا حکم کیوں دیتے؟

س: ضدی غیر مقلد بھائی رجوع وقوع کی فرع ہے۔ رجوع ہوتا ہی تب ہے جب طلاق کا وقوع ہو جائے۔ وقوع نہ ہو تو رجوع کا حکم ہی بے فائدہ ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ جو رجوع کا حکم فرما رہے ہیں یہ دلیل ہے اس بات کی کہ طلاق ہوگئی ہے اور بیوی حالت حیض میں بھی تھی۔ ابن عمرؓ کا واقعہ طلاق اور آپ ﷺ کا حکمِ رجوع اہل سنت کی دلیل ہے نہ کہ غیر مقلدین کی۔

غ: عجیب بات ہے اس واقعۂ ابن عمرؓ کو آپ اپنی دلیل بنا رہے ہیں

س: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیوی کو طلاق دی تھی اور وہ طلاق واقع ہوگئی تھی اس کے ہمارے پاس دلائل ہیں جو مزاجِ غیر مقلدیت کے خلاف ہیں۔

(ا) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا گیا کہ حالت حیض میں دی گئی طلاق شمار کی جائے گی۔ مختلف روایات کو سامنے رکھ کر حضرت ابن عمرؓ کے جوابات کے یہ کلمات بنتے ہیں۔ فمہ ء راء یت ان عجزو استحمق ۔ حضرت ابن عمرؓ کی اس عبارت اور جواب کا مطلب کیا ہے۔

مہ اسم فعل ہے۔ معنی یہ ہے کہ اُسکت۔ خاموش رہ۔ ارء ایت ان عجز واستحمق ۔ ان شرطیہ ہے ' عجزو استحمق معطوف علیہ و معطوف ملک کر شرط ہے اور جزاء مقدر ہے۔ ترجمہ یہ ہوگا اور کیا وہ عاجز آجائے اور احمق بن جائے تو کیا یہ طلاق شمار نہ کی جائے گی۔ ان عجز میں عجز سے مراد طلاق صحیح دینے

سے عاجز ہو جانا یا رجوع سے عاجز ہو جانا مراد ہے۔ حماقت سے مراد غلط طلاق دینے کی لاعلمی ہے اور ان شرطیہ کی جزاء مقدر یوں ہے' تقدیر عبارت اس طرح ہوگی۔ ان عجز الرجعة او طلاق السنة واستحمق ایسقط عنه الطلاق ۔یعنی اگر وہ صحیح طلاق دینے اور رجعت سے عاجز رہا اور ناواقفی والی حرکت کر بیٹھا تو کیا طلاق اس سے ساقط ہو جائے گی؟ مطلب یہ ہے کہ ساقط نہ ہوگی بلکہ واقع ہو کر رہے گی۔ یہ تو تھا ما کی الف کو ھا سے بدل کر استفہامیہ بنایا جائے۔

(۲) مة کو اسم فعل اور ان کو حسب سابق شرطیہ بنا کر ترجمہ یہ ہوگا خاموش رہو۔ (یعنی یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے' طلاق کا واقع ہو جانا تو ایک امر بدیہی ہے) تم مجھے بتاؤ اگر وہ صحیح انداز سے طلاق دینے سے عاجز رہا اور ناواقفی والی حرکت کر بیٹھا ہے تو کیا طلاق ساقط ہو جائے گی؟

(۳) اس واقعہ کی تمام روایات بتا رہی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن عمرؓ کو رجوع کا حکم دیا اور رجوع وقوع طلاق کے بعد ہی ہوا کرتا ہے جس طرح میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں۔

(۴) بخاری شریف ج ۲ ص ۷۹۰ پر امام بخاریؒ نے باب قائم کیا ہے اس باب کی روایت کے آخر میں حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کا اپنا ارشاد مبارک موجود ہے۔ حسبت علی بتطليقة ۔ترجمہ: یہ طلاق جو میں نے حالت حیض میں دیا تھا مجھ پر شمار کیا گیا۔

غ: یہ عربی کلمات ابن عمرؓ کے اور یہ جو آپ نے اردو ترجمہ کیا ہے کہاں ہے؟

س: میرے بھائی یہ میرے ہاتھ میں تیسیر الباری شرح بخاری اردو زبان

میں ہے۔ لکھنے والا علامہ وحید الزمان غیر مقلد مولوی ہے۔ یہ دیکھیں ج ۷ ص ۱۶۵ پر عربی عبارت بھی موجود ہے اور اردو ترجمہ بھی موجود ہے اب کیا ہوگا؟

س: اب حق کا بول بالا ہوگا! ذرا اور حوالے بھی آپ کو دکھاتا ہوں کہ حیض والی عورت کو بھی باوجود ممنوع ہونے کے طلاق ہو جاتی ہے۔

غ: ذرا آپ تیسیر الباری ج ۷ ص ۱۶۵ پر ہی دیکھیں لکھا ہوا ہے کہ ابن عمرؓ کا قول حجت نہیں ہے۔ یہ دیکھیں سطر نمبر پر ہے۔

س: میرے بھائی ہم اہلسنت والجماعت ہیں اور تم غیر مقلد ہو اور تیسیر الباری بھی غیر مقلد کی لکھی ہوئی کتاب ہے ہمارے اور تمہارے اندر بہت فرق ہے۔

غ: مثلاً اہلحدیث اور اہلسنت میں کیا فرق ہے؟

س: اہلسنت اور غیر مقلدین میں یہ فرق ہے۔ اہل سنت صحابہ کرامؓ کی روایت اور درایت دونوں کو معتبر سمجھتے ہیں اور غیر مقلدین صحابہ کرامؓ کی درایت کو صحیح اور معتبر نہیں سمجھتے اور بعض مقامات پر روایت بھی معتبر نہیں سمجھتے۔

غ: چلو درایتِ صحابیؓ تسلیم نہیں کرتے روایت تو تسلیم کرتے ہیں!

س: روایت بھی جب طبعیت کے خلاف ہو تو انکار کر دیتے ہو جس طرح ترک رفع یدین میں روایت عبداللہ بن مسعودؓ جس کی تائید کئی دوسرے صحابہ کرامؓ بھی فرما رہے ہیں کا انکار کر دیتے ہو اور درایت صحابیؓ (یعنی جو صحابی نے حدیث پاک سے سمجھا ہے) سے درایتِ وہابی کو ترجیح دی جاتی ہے۔

غ: آپ کے پاس کسی معتبر اہلحدیث کا حوالہ ہے؟ جس میں صحابی کی

درایت کا انکار ہو؟

س: یہ ہمارے سامنے تحفۃ الاحوذی ہے۔ ج ۲ ص ۴۴ پر دیکھیں۔ مولانا عبدالرحمان مبارکپوری لکھتے ہیں۔ ان المعتبر ماروا ہ الصحابی لامارا ہ۔ یعنی معتبر وہ ہوگا جو صحابی نے نقل کیا لیکن جو سمجھا اُس کا اعتبار نہیں ہوگا۔ حوالہ آپ کے سامنے ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ جن کے ساتھ طلاق کا واقعہ پیش آیا جن کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم رجوع فرما رہے ہیں وہ یہ فرماتے ہیں وہ طلاق جو حالت حیض میں دی گئی تھی وہ شمار ہوگی لیکن پندرہویں صدی کا غیر مقلد اپنی ضد پر برقرار ہے۔ نہیں مانتا' ضد کا علاج تو اللہ تعالٰی کے پاس ہے۔ میرے پاس تو نہیں ہے۔

(۵) سردست ایک اور حوالہ دیکھ لیں جس میں سیدنا جناب عبداللہ بن عمرؓ جو صاحب واقعہ ہیں فرما رہے ہیں کہ جس طرح مسلم شریف ج ا ص ۴۷۶ سطر نمبر ۱۷ موجود ہے۔ قال ابن عمر فراجعتها وحسبت لها التطليقة الى طلقتها۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں میں نے رجوع کر لیا اور وہ طلاق شمار ہوئی جو میں نے دی تھی! حالت حیض میں دی ہوئی طلاق کے واقع ہو جانے کی اس سے بڑھ کر اور کیا تصریح چاہتے ہو۔

(۶) اسی مسلم شریف سے ایک اور حوالہ دیکھیں یہ مسلم شریف ج ا ص ۴۷۷ ہے اس کی سطر نمبر ۱۲ ہے۔ سیدنا ابن عمرؓ ایک سوال کے جواب میں فرما رہے ہیں۔ مالی لا اعتد بها ۔ میں اس طلاق کو کیوں شمار نہ کروں۔ یعنی ضرور شمار کروں گا۔

(۷) حضرت عبیداللہ راوی حدیث فرماتے ہیں اُعتد بها ۔ وہ ایک طلاق تھی شمار

کی جائے گی۔ (مسلم شریف ج اص ۴۷۶ سطر نمبر ۸۔)

(۸)۔ علامہ وحید الزمان غیر مقلد مانتے ہیں ابن عمرؓ کی دی ہوئی حالت حیض میں طلاق پڑ گئی۔ ملاحظہ فرمائیں۔

وحید الزمان کی مترجم مسلم ج ۴ ص ۸۹ (اور حضرت نے جو رجوع کا حکم فرمایا اس سے صاف معلوم ہوا کہ طلاق پڑ گئی)

(۹) یہی مترجم مسلم دوبارہ دیکھیں وحید الزمان حضرت ابن عمرؓ کا قول نقل کرتے ہیں حالت حیض میں دی ہوئی طلاق کو نہ گنوں تو حماقت ہوگی۔ مسلم مترجم وحید الزمان ج ۴ ص ۹۰ سطر ۱۲۔

(۱۰) یہی مسلم مترجم وحید الزمان میں دیکھیں۔ **فمة** کا ترجمہ کرتے ہیں کہ چپ رہ گیا' وہ عاجز ہو گیا ہے یا احمق ہو گیا ہے جو اس کو شمار نہ کرے گا یعنی ضرور شمار کرے گا۔ مسلم مترجم وحید الزمان ص ۹۱ ترجمے کی سطر نمبر ۱۰۔

(۱۱) امام بخاریؒ کا بھی یہی مسلک ہے کہ حالت حیض میں دی ہوئی طلاق واقع ہو جاتی ہے یہ دیکھیں بخاری شریف ج ۲ ص ۷۹۰۔ **باب اذا طلقت الحائض یعتد بذالک الطلاق** جو حالت حیض میں طلاق دی گئی وہ شمار ہوگی۔

(۱۲) امام مسلمؒ کا مسلک آپ نے پڑھ لیا۔ سابقہ حوالہ جات سے کہ حالت حیض میں دی ہوئی طلاق ہو جاتی ہے۔

(۱۳) امام نوویؒ فرماتے ہیں **اجمعت الامة علی تحریم طلاق الحائض الحائل بغیر رضاھا فلو طلقھا اثم ووقع** (نووی ج اص ۴۷۵)۔ اس مسئلہ پر امت کا اجماع ہو چکا ہے کہ حیض والی عورت کو طلاق دینا حرام ہے۔ اگر وہ دے

دیتا ہے تو وہ واقع ہو جاتی ہے لیکن طلاق دینے والا گناہگار بھی ہوتا ہے۔ اب دیکھیں میرے بھائی حائضہ کو طلاق کے ہو جانے پر امت رسول ﷺ کا اجماع ہے۔ اور یہ بھی فرمان رسول ﷺ ہے کہ میری امت گمراہی پر اجماع نہیں کرتی۔ تو یقیناً جو لوگ اجماع کے خلاف ہوں گے وہی گمراہ ہوں گے۔

(۱۴) تلخیص ابن حجر میں ہے جو طلاق حالت حیض میں دی جائیگی وہ واقع ہو جائے گی۔ تلخیص ابن حجر عسقلانیؒ شافعی کی ہے جن کی غیر مقلد شعوری یا غیر شعوری طور پر تقلید کرتے رہے۔ اس کے ج ۳ ص ۲۰۶ پر موجود ہے۔

(۱۵) ابن رشد مالکیؒ فرماتے ہیں ,,فان الجمهور انما ماروا الى ان الطلاق ان وقع فى الحيض أعتد به"۔ جمہور امت کا یہی مسلک ہے کہ حالت حیض میں دی ہوئی طلاق کا شمار کیا جائے گا۔ بدایۃ المجتہد ج ۲ ص ۴۹

(۱۶) مبشر ربانی غیر مقلد اپنی کتاب احکام و مسائل ج ۱ ص ۳۴۹ پر لکھتے ہیں۔ حالت حمل میں دی ہوئی طلاق کا وقوع ہو جاتا ہے۔

(۱۷) شمس الحق عظیم آبادی غیر مقلد لکھتے ہیں ,,فانه لا شك فى وقوع الطلاق وكونه محسوباً فى عدد الطلاق عون المعبود "۔ (شرح ابوداؤد ج ۲ ص ۲۲۲)

(۱۸) قاضی شوکانی غیر مقلد لکھتے ہیں من قال بان الطلاق البدعى وهم الجمهور ۔ جمہور کا مسلک یہ ہے کہ بدعی (حالت حیض میں دی ہو) طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ (نیل الاوطار ج ۶ ص ۲۳۷)

(۱۹) امیر یمانی غیر مقلد نے لکھا ہے

والے بنیں۔(۱) علامہ شوکانیؒ فرماتے ہیں طلاق حائض واقع ہو جاتی ہے اور اس کے بعد لکھ رہے ہیں طلاق حیض کے وقوع کا انکار خوارج نے کیا ہے یا روافض نے۔نیل الاوطار ج۶ ص ۲۳۷ (۲) دوسرا حوالہ لیجئے امیر یمنی غیر مقلد لکھتے ہیں۔ ,,طلاق حیض کے وقوع کا انکار خوارج والروافض نے کیا ہے''۔اب تو مان جاؤ کہ یہ مسلک شیعہ کا ہے اہلسنت کا نہیں ہے۔

غ: ویسے ایک بات ہے اگر طلاق حیض کے وقوع کا انکار کیا جائے تو عقلی طور پر کیا نقصان لازم آئے گا؟

س: برادرم! اس کا مطلب یہ ہوا کہ شرعی طور پر تو واقع ہو جاتی ہے اب صرف عقلی طور پر مطمئن ہونا چاہتے ہیں لیجئے عقلی طور پر بھی دلیل پیش خدمت ہے۔ پہلے یہ بتاؤ کہ طلاق دینے کا حق واختیار خاوند کو ہے یا بیوی کو؟

غ: خاوند کو ہے بیوی کو ہرگز نہیں۔

س: اس صورت میں یعنی حالت حیض میں اگر طلاق کے وقوع کا انکار کیا جائے تو مرد بے اختیار ثابت ہوتا ہے اور عورت با اختیار!

غ: یہ کیسے؟

س: وہ ایسے کہ ثابت یہ ہوگا کہ طلاق عورت کے ہاتھ میں ہے۔ کیونکہ حیض اور طہر کا علم عورت کی طرف سے ہی ہوتا ہے۔ پس جب کسی نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور عورت نے یہ کہہ دیا کہ میں حالت حیض میں تھی تو آدمی بار بار طلاق دیتا رہے اور عورت طہر کا انکار کرتی رہے اور حیض کا اقرار کرتی رہے یا جب بھی طلاق دے عدالت عالیہ میں رجوع کر کے کہے کہ میں حالت طہر میں نہیں تھی لہٰذا طلاق

نہیں ہوئی۔ مرد تو تھک ہار جائے گا اور کہے گا جب تو طہر تسلیم کرے گی تب طلاق دوں گا پھر بھی طلاق نہ ہو گی۔ خدا کے لئے غیر مقلد واللہ سے ڈرو۔ حلالہ شرعی کو بدنام کر کے لوگوں کو حلال کام سے ہٹا کر اتنا بڑا احرامہ کیوں کرواتے ہو اور دنیا کو زنا جیسے حرام کام میں مبتلاء کر کے عذاب الٰہی کو دعوت کیوں دیتے ہو؟ طلاق دینا مرد کا حق ہے طلاق حائض کا انکار کر کے طلاق کی باگ ڈور عورتوں کے ہاتھ میں مت پکڑاؤ' خدا سے ڈرو اور اہلسنت کے دروازے پر آ جاؤ۔

غ: ہمارا دن رات' صبح شام اعلان عام ہے لوگو! اہلحدیث کے دروازے پر آؤ اور اہلحدیث ہو جاؤ۔

س: میں مرجہ موجودہ اہلحدیث بنا چاہتا ہوں کیسے بناؤ گے' مثال کے طور پر میں پڑھا ہوا نہیں ہوں دلائل کی تحقیقات کس طرح کروں گا؟

غ: بھائی۔ اہلحدیث بنا کوئی بڑا مشکل ہے؟ اہلحدیث بننے کے لئے صرف رفع یدین شروع کرنا ہے امام کے پیچھے فاتحہ پر زور دینا ہے آمین بلند آواز سے کہنی اور بھی کچھ مسائل ہیں۔

س: اہلحدیثوں کا آپس میں اختلاف ہے۔ اُن اختلافی مسائل میں میں کیا کروں گا۔ کس اہلحدیث کو جھوٹا کہہ کر چھوڑوں گا اور کس اہلحدیث کو سچا سمجھ کر اس کی بات مانوں گا اور پھر دونوں میں سے ہر ایک کو سچا جھوٹا کہنا کس دلیل سے ہو گا کیسے ہو گا کب تک فیصلہ کر پاؤں گا؟

غ: اہلحدیثوں میں آپس میں کن مسائل کے مابین اختلاف ہے جن میں آپ پریشان ہیں اور کوئی فیصلہ نہیں کر سکتے؟

س: (۱) عبداللہ روپڑی لکھتا ہے دیو بندی اہلسنت ہیں۔ (فتاویٰ اہلحدیث ج۱ص۶۔)

عبداللہ پروفیسر بہاولپوری نے رسائل بہاولپوری ص ۳۰ پر لکھا ہے حنفی عیسائیوں سے بھی بدتر ہیں۔

دونوں عبداللہ ہیں دونوں اہلحدیث ہیں مسئلہ ایک دوسرے کے خلاف ہے میں کس کو اہلحدیث کہوں اور کس کے ساتھ ملوں اور کس کو جھوٹا اور بے ایمان کہوں اور اس کے خلاف اشتہار شائع کروں؟

(۲) مولوی عبدالستار غیر مقلد فتاویٰ ستاریہ میں لکھتا ہے بھینس کی قربانی جائز ہے۔ (ستاریہ ج۲ص ۱۵)

عبداللہ پروفیسر بہاولپوری لکھتا ہے بھینس کی قربانی نہیں ہوتی۔ (رسائل بہاولپوری ص ۱۲۷)

ان دونوں میں سے کس کو اہلحدیث سمجھ کر اس کے ساتھ ملوں اور کس کو بے ایمان کہہ کر چھوڑوں؟

(۳) مولوی ابوالبرکات غیر مقلد لکھتے ہیں تہجد کی اذان نہیں ہے۔ (فتاویٰ برکاتیہ ص ۲۴)

اکثر غیر مقلدین تہجد کی اذان کہتے ہیں اور بڑے زور سے ثابت کرتے ہیں۔ دونوں میں سے اہلحدیث کون ہے اور بے ایمان کون؟

(۴) عبداللہ پروفیسر بہاولپوری لکھتا ہے ننگے سر نماز سنت رسول ﷺ ہے۔ جو ننگے سر نماز نہ پڑھے اسے دشمن رسولؐ بنا رہے ہیں۔ (رسائل بہاولپوری ص ۲۰۵)

فتاویٰ علماء حدیث ج ۴ ص ۲۸۱ پر لکھا ہے کہ ننگے سر نماز حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔ نیز لکھتے ہیں کوئی حدیث مرفوع میری نظر سے نہیں گزری جس سے اس عادت کا جواز ثابت ہو۔ (فتاویٰ علماء حدیث ج ۴ ص ۲۸۷)

مزید لکھتے ہیں۔ ننگے سر نماز سنت اور مستحب بھی نہیں ہے۔ (ایضاً ص ۲۸۷)

آگے لکھتے ہیں ننگے سر نماز بے عملی بھی ہے اور بد عملی بھی۔ (ایضاً ص ۲۸۸)

آگے لکھتے ہیں۔ جہلاء ننگے سر نماز پڑھنے کو سنت سمجھتے ہیں۔ (ایضاً ص ۲۸۸)

سید داؤد غزنوی فرماتے ہیں ننگے سر نماز مکروہ ہے رسم بد ہے۔ نصاریٰ کے ساتھ مشابہت ہے۔ نیز فرماتے ہیں منافق کے ساتھ مشابہت ہے۔ (ایضاً ص ۲۹۱)

اب میں پریشان ہوں ننگے سر نماز کو ایک سنت کہہ رہا ہے اور چھوڑنے والے کو دشمن سنت دوسرے ننگے سر نماز والے کو جاہل، منافق، بدعمل کہہ رہے ہیں۔ کس کو دشمنِ سنت کہوں کس کو حامیءِ سنت، کس کو بے ایمان کہوں کس کو ایماندار؟ ننگے سر نماز پڑھتا ہوں تو اِن فتاویٰ جات کے مطابق بدعمل، جاہل، منافق بنتا ہوں اور اگر ننگے سر نماز نہیں پڑھتا تو پروفیسر کے فتویٰ کے مطابق دشمنِ سنت بنتا ہوں۔ پریشان ہوں نماز کس طرح پڑھوں؟

(۵) صادق سیالکوٹی صلوٰۃ الرسول ص ۹۷ پر جرابوں پر مسح کرنے کا باب قائم کر کے ثابت کرتے ہیں کہ جرابوں پر مسح کرنا چاہئے۔ اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کا عمل ثابت کیا ہے تا کہ لوگوں کا وضو برباد کیا جائے اور اِس تن آسانی پر لگایا جائے۔ لیکن عبدالرحمان مبارکپوری غیر مقلد فرماتے ہیں والحاصل انہ لیس فی باب المسح علی الجوربین حدیث مرفوع صحیح خال

عن الکلام۔ (تحفۃ الاحوذی ج۱ ص۱۰۲)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ جرابوں پر مسح کرنے کے معاملہ میں کوئی صحیح مرفوع حدیث نہیں ملتی جس پر جرح نہ ہو۔ (تحفۃ الاحوذی ج۱ ص۱۰۲) یعنی سب احادیث مجروح ہیں۔

ان دونوں میں سے کون اہلحدیث ہے اور کون منکر حدیث ہے کس کی مانوں کون سنت نبوی پر لگانا چاہتا ہے اور کون ہٹانا چاہتا ہے؟

(۶) مولانا ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد لکھتے ہیں تقلید مطلق اہلحدیث کا مذہب۔

(ثنائیہ ج۱ ص۲۵۶)

مطلب یہ ہے کہ ہم کسی خاص متعین عالم یا امام کی تقلید نہیں کرتے بلکہ جس کی چاہیں کر لیتے ہیں۔

صادق سیالکوٹی صاحب لکھتے ہیں۔ تقلید گمراہی ہے۔ ہلاکت ہے۔ (سبیل الرسول ص ۱۶۶) تقلید ظلمت ہے (ص ۱۵۳) تقلید آفت ہے (ص ۱۵۷) تقلید بے علمی ہے۔ (ص ۱۵۸)

میں پریشان ہوں کہ ان میں سے گمراہ کون ہے ثناء اللہ یا صادق؟

(۷) صادق سیالکوٹی صاحب لکھتے ہیں رفع یدین شروع کر دیں سنت موکدہ ہے۔ صلوۃ الرسول ص ۲۰۵۔ آگے لکھتے ہیں حضور ﷺ ہمیشہ رفع یدین کرتے تھے۔ (ایضاً ص ۲۰۹)۔ نیز فرماتے ہیں رفع یدین تین مقامات پر چھوڑنا اور پہلی بار کا رفعیدین لینا بے انصافی نہیں ہے۔ (ایضاً ص ۲۰۹)

فتاویٰ علماء حدیث ج ۳ ص ۱۶۰، ۱۶۱ میں لکھا ہے کہ رفعیدین اور چھوڑنا دونوں ثابت

ہیں۔

اب دیکھیں دونوں غیر مقلد ہیں اور اپنے کو اہلحدیث کہتے ہیں۔ایک کہتا ہے آپؐ نے ہمیشہ رفع یدین کیا' دوسرا کہتا ہے نہیں چھوڑا بھی ہے اور چھوڑنا ثابت ہے۔ان میں سے کس کو اہل حدیث کہوں اور کس کو بے انصاف' دلیل شرعی سے فیصلہ فرمایئے؟

(۸) پیر جھنڈا سندھی اور ان کے ماننے والے غیر مقلد قومہ میں یعنی رکوع سے اٹھ کر ہاتھ باندھ لیتے ہیں' پیر جھنڈا کا بھائی اور دوسرے تمام غیر مقلد ہاتھ چھوڑ دیتے ہیں۔پریشان اس بات پر ہوں کہ دونوں میں سے نماز نبوی کس کی ہے۔

(۹) پرانے غیر مقلد سارے جنازہ بلند آواز سے پڑھتے تھے لیکن موجودہ غیر مقلدین اہلسنت کی طرح جنازہ آہستہ پڑھنے کے قائل ہو رہے ہیں جس طرح خالد گرجاکھی نے لکھا ہے جنازہ میں سورہ فاتحہ آہستہ پڑھنی چاہیئے۔(صلوۃ النبی ص ۳۹۴۔)

مبشر ربانی غیر مقلد بھی لکھتے ہیں دلائل کی رو سے جنازہ کی قراءت سراً اولٰی اور بہتر ہے۔(احکام ومسائل ج ا ص ۲۲۳)

نماز نبوی پرانے غیر مقلدین کی تھی یا جو نئے آئے ہیں ان کی ان میں صحیح کون ہے غلط اہلحدیث کون ہے؟

(۱۰) اکثر غیر مقلدین کا کہنا ہے کہ زبان سے نیت کرنا بدعت ہے جس طرح خالد گرجاکھی غیر مقلد نے لکھا ہے۔(صلوٰۃ النبی ص ۱۴۹۔)

دیکھو یہ غیر مقلد نماز سے پہلے زبان سے پنجابی میں نیت کرنے کی

اجازت نہیں دیتا ذرا دوسری طرف بھی دیکھئے۔

مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں جنازہ پشتو اور پنجابی میں بھی جائز ہے۔ (ثنائیہ ص ۵۴)

ذرا آگے چلیں میرے ہاتھ میں فتاویٰ نذیریہ ہے اس کی جلد دوم صفحہ نمبر ا ہے۔ کتاب الاذکار والدعوات والقراۃ کا پہلا مسئلہ ہے اس میں مولانا نذیر حسین لکھتے ہیں: نماز میں بھی اگر ادعیہ ماثورہ پر زائد دعا پڑھی جاوے تو کوئی مضائقہ نہیں! غیر مقلدین کی دورخی چال میرے بھائی دیکھتے جائیں۔ عربی کو چھوڑ کر پنجابی اور پشتو میں جنازہ پڑھنا تو جائز ہے۔ نماز جنازہ کے اندر کو پنجابی جائز ہے لیکن نماز سے باہر جائز نہیں۔ نماز سے پہلے تو پنجابی میں نیت کے الفاظ جائز نہ ہوں اور نماز کے اندر دعاؤں پر اضافہ جائز ہو۔ خدا اس ترکِ تقلید جیسی آوارگی کا بُرا کرے۔ خواہش پسندی اور نفس پرستی پر لگانے کے لئے کیسے کیسے داؤ پیچ سکھاتی ہے۔ کیا میں ادب کے ساتھ سوال کر سکتا ہوں کہ ان میں سے اہلحدیث کون ہے اور کون بے ایمان ہے؟

تلک عشرۃ کاملۃ

☆☆☆

غ: ہم تو مسئلہ طلاق پر گفتگو کر رہے تھے آپ نے اور بہت سارے مسائل چھیڑ دیے اب اور ایسے مسائل بیان نہ فرمائیں مجھے اہلحدیثوں سے نفرت ہو رہی ہے۔

س: یہ مسائل آپ نے پوچھے تھے اس لیے میں نے چند ایک عرض کیے

ہیں۔جن کی وجہ سے غیر مقلدین سے آپ کو نفرت ہو رہی ہے اگر ان کی ساری کتب کا مطالعہ کریں تو بلا اختیار قے آنے لگے۔

غ: برائے مہربانی باتیں نہ کریں مجھے چند کتابوں کے نام بتادیں۔

س: حضرت اوکاڑویؒ کے مجموعہ رسائل چار جلدوں میں پڑھیں۔تجلیات صفدر پڑھیں۔تین جلدوں میں چھپ چکی ہے۔مولانا منیر احمد صاحب کا معذرت نامہ اور اعتراف کا مطالعہ آگے مطالعہ کا دروازہ کھل جائے گا۔نیز حدیث اور اہلحدیث کے علاوہ بھی پڑھیں۔اس کے علاوہ مولانا ابوبکر غازی پوری صاحب کی کتب کا مطالعہ کریں۔

غ: بہرحال مسئلہ طلاق پر گفتگو ہو رہی تھی آپ نے فرمایا تھا کہ طلاق حائضہ کو جو نہ مانے وہ شیعہ اور رافضی ہے۔

س: دیکھیں بھائی جان! حاملہ عورت کو کوئی شخص طلاق دے تو حمل طلاق کو نہیں روک سکتا۔حالتِ حمل میں طلاق واقع ہو جاتی ہے البتہ اس کی عدت وضع حمل ہے۔جونہی بچہ کی ولادت ہوگی عدت ختم ہو جائیگی اس طرح طلاق ھازل بھی واقع ہو جاتی ہے۔

غ: ھازل کا کیا معنی؟

س: میرے بھائی جب تک دین کا پورا علم نہ ہو جلدی جلدی فتوے نہیں لگایا کرتے۔غیر مقلدین کی عادت ہے بھاری بھاری فتوے لگاتے ہیں بے شک اپنا بیڑہ غرق ہو جائے۔

غ: طلاق ھازل سے کیا مراد ہے؟

س: ھازل سے مراد مذاق کرنے والا بھی اور بصورت مذاق اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہے تو واقع ہو جاتی ہے۔ (ترمذی ج ا ص ۱۴۲، ابوداؤد ج ا ص ۲۹۸، مشکوۃ ج ا ص ۲۸۴، نیل الاوطار ج ۶ ص ۲۴۹)

غ: میرا سوال پھر رہ گیا کہ حائضہ کو طلاق نہیں ہوتی یہ شیعہ کا مسلک ہے؟

س: جناب شیعہ ہی منکر ہیں۔ امیر یمنی غیر مقلد کی کتاب سبل السلام ص ۱۰۷۹ دیکھیں۔ نیل الاوطار ج ۶ ص ۲۳۷ مطالعہ کر کے اپنی تسلی کیجئے۔

غیر مقلدین کی پہلی دلیل۔ ”حدیث مسلم“

غ: ہمارے پاس حدیث بھی تو ہے کہ تین ایک ہوتی ہے اگر حدیث نہ ہوتی تو اہلحدیث بھی نہ مانتے۔

س: کونسی حدیث ہے جو چھپائے بیٹھے ہو ایک مجلس کی تین طلاق ایک ہوتی ہے۔؟

غ: یہ دیکھیں مسلم شریف جس کا نمبر بخاری شریف کے بعد ہے اس کے ج ا ص ۴۷۷ پر حدیث ہے۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں طلاق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں اور حضرت صدیق اکبرؓ کے دور میں اور حضرت عمرؓ کی خلافت کے ابتدائی دور میں تین ایک ہوتی تھی۔ حضرت عمرؓ نے تین کو تین بنا دیا ہے۔ جس کی عربی عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

عن ابن عباس قال کان الطلاق علیٰ عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکرؓ وسنتین من خلافت عمرؓ طلاق الثلاث واحدۃ فقال عمر ابن الخطابؓ ان الناس

قد استعجلوا فی امر کانت لھم فیہ اناۃ فلو امضیناہ علیھم فامضاہ علیھم۔

س: اس کا مطلب یہ ہوا کہ تین کو تین کہنے کا رواج حضرت عمرؓ نے ڈالا ورنہ تین ایک ہوتی تھیں۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ!

غ: جی جی یہ تو حدیث کے لفظ ہیں کہ ایک بار دی ہوئی تین طلاقیں ایک ہوتی تھیں۔

س: یہ ,,ایک بار" کا لفظ مذکورہ حدیث میں کہاں ہے دکھا سکتے ہیں؟

غ: کیوں نہیں، یہ میرے ہاتھ میں مسلم شریف ہے۔ علامہ وحیدالزمان اہلحدیث کا ترجمہ ہے اس میں اسی حدیث مذکورہ کے تحت لکھا ہے جو ایک بارگی تین طلاق دیتا تھا وہ ایک شمار ہوتی تھی۔

س: مذکورہ حدیث بار بار پڑھیے۔ ایک بارگی کا لفظ حدیث کے کسی لفظ کا ترجمہ نہیں ہے بلکہ اپنی طرف سے جھوٹ بولا جا رہا ہے۔

غ: ایک بارگی کے لئے مثلاً کون لفظ آنا چاہئے؟

س: دفعۃً واحدۃً فی مجلس واحدٍ فی وقت واحدٍ طلّق بلفظ واحدٍ ۔ اس کے علاوہ کوئی اور لفظ جو ایک بارگی کے معنیٰ پر دلالت کرے آ جاتا تو وحیدالزمان کا ترجمہ ٹھیک ہوتا، میں پوچھتا ہوں کہ ایک بارگی مذکورہ حدیث میں کس لفظ کا ترجمہ ہے اگر کسی لفظ کا نہیں اور یقیناً نہیں تو جھوٹ ہے۔ جی چاہتا ہے کہہ دوں:

اہلحدیث کے دو نشان

نبیؐ پاک پہ جھوٹ بہتان

غ: یہ حدیث ہے یا نہیں؟

س: برادرم مجھ سے بعد میں پوچھنا' میں پوچھتا ہوں کہ آپ کے نزدیک یہ حدیث ہے یا نہیں؟ کیونکہ یہ قول صحابیؓ ہے۔ نہ نبی علیہ السلام کا قول ہے نہ ہی فعل ہے اور نہ ہی تقریر ہے۔

غ: ہمارے نزدیک حدیث ہے کیونکہ ,,نخبۃ الفکر'' میں ابن حجرؒ نے فرمایا ہے ,,نبی علیہ السلام کا قول فعل تقریر حدیث مرفوع ہوتی ہے اور صحابیؓ کا قول فعل تقریر موقوف حدیث ہوتی ہے۔

س: میرے بھائی ابن حجرؒ نے تو تابعی کے قول فعل تقریر کو حدیث مقطوع کہا ہے کیا تو مانتا ہے کہ ابو حنیفہؒ کا قول فعل تقریر حدیث ہے؟

غ: نہیں' ہم تابعی کے قول فعل تقریر کو حدیث نہیں مانتے' چاہے مقطوع کیوں نہ ہو۔

س: برادرم تم تیسرے نمبر کی حدیث کو حدیث نہیں مانتے اور تمہارے بڑے عبدالمنان نور پوری صحابی کے قول فعل تقریر کو بھی حدیث نہیں مانتے۔ دیکھیں۔ مسئلہ رفع یدین تحریری مناظرہ کے ص ۱۴' ۸۱' ۸۴' ۸۸' ۱۰۹ پر فرماتے ہیں ,,موقوف روایت دلیل شرعی نہیں ہے''۔ یہ روایت جو تم پیش کر رہے ہو یہ تمہارے نزدیک دلیل شرعی ہی نہیں' ہمارے سر مسلط کیوں کرتے ہو؟ تم نے حدیث مقطوع کا انکار کیا' تیرے بڑوں نے حدیث موقوف کا انکار کیا باقی جو بچی وہ حدیث مرفوع ہے۔ وہ ہے تو پیش فرما دیں۔ شکریہ۔

غ: آپ نے جو فرمایا کہ (۱) ,,ایک بارگی'' کا لفظ جھوٹ ہے' روایت میں

لفظ نہیں ہے وہ تو واقعۃً روایت میں کسی لفظ کا ترجمہ نہیں ہے تو اس کو جھوٹ ہی کہا جا سکتا ہے۔ دوسرے علماء اہلحدیث کو دیکھ لیتے ہیں انہوں نے تو صحیح لکھا ہو گا سارے تو جھوٹ نہیں بولتے۔

س: برادرم دوسروں کو بھی دیکھ لیتے ہیں۔ یہ میرے ہاتھ میں صادق سیالکوٹی کی کتاب سبیل الرسول ہے۔(۲) اس کے ص ۲۶۸ پر یک بارگی کا لفظ لکھ کر جھوٹ بولا ہے' دوسرا جھوٹ صادق صاحب کا یہ ہے کہ یہ حدیث بخاری میں بھی ہے' حالانکہ یہ حدیث بخاری شریف میں نہیں ہے۔ جب صادق صاحب ہی جھوٹ بولنا شروع کر دیں تو باقیوں کا کیا حال ہو گا؟

(۳) عبداللہ روپڑی صاحب غیر مقلد عالم لکھتے ہیں کہ ایک مجلس کی تین طلاقیں ایک ہی شمار ہوں گی۔ (فتاویٰ اہلحدیث ج ۲ ص ۵۰۵)۔ اس میں دلیل کے طور پر حدیث مسلم کا ہی حوالہ دے رہے ہیں۔ اور لکھتے ہیں جس کی دلیل مسلم شریف والی حدیث ہے۔ (فتاویٰ اہلحدیث ج ۲ ص ۵۰۵)۔ اب مسلم شریف والی حدیث کے ترجمہ میں (ایک ہی مجلس) کا جھوٹ بول رہے ہیں آگے دیکھیں۔

(۴) فتاویٰ ثنائیہ ج ۲ ص ۲۱۵ پر بھی اسی روایت کے ترجمہ میں ثناء اللہ امرتسری صاحب نے مجلس واحدٍ کا لفظ بڑھا کر قوم کو دھوکا دیا ہے۔

(۵) منہاج المسلمین ص ۴۵۳ پر مسعود نے (۶) فتاویٰ نذیریہ ج ۲ ص ۳۷ پر نذیر دہلوی نے (۷) احکام مسائل ص ۴۶۳ مبشر ربانی نے (۸) ضمیر کا بحران ص ۱۶۸ پر رئیس ندوی نے اور (۹) وحید الزمان نے شرح مسلم ج ۴ ص ۹۱ پر' (۱۰) نور الحسن خان نے عرف الجاوی ص ۱۱۹ پر (۱۱) اور مولوی عبدالستار نے فتاویٰ ستاریہ ج ۲

ص ۶۴ ایک مرتبہ کا لفظ ترجمہ میں بڑھا کر جھوٹ بولا ہے اور یہی جھوٹ (۱۲) خواجہ قاسم غیر مقلد نے اپنی کتاب تین طلاق ص ۴۵ پر اکٹھی کا لفظ لکھ کر صحابہ کرامؓ کے خلاف بغض کا ثبوت فراہم کیا ہے۔ (۱۳) شمس الحق عظیم آبادی نے بھی (اذا وقعت مجموعۃً ۔یعنی جب تین اکٹھی دی جائیں) مجموعۃً ترجمہ حدیث میں زائد کیا ہے۔

میرے پیارے آپ انصاف فرمائیں ایک دفعہ ایک مجلس کا لفظ حدیث میں ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو دکھائیں اور اگر نہیں ہے تو خدارا سچ بولیے اور لوگوں کو بتایئے کہ ہمارے اہلحدیث اپنے مسلک کی تائید کے لئے اپنی طرف سے ترجمہ بڑھا کر عوام کو طلاق شدہ بیویاں دے کر اتنا بڑا حرامہ کر لیتے ہیں اور حلالہ شرعی کرنے والوں کو حلالی مولوی کہہ کر کوستے ہیں اور اپنے حرامے سے نہیں ڈرتے۔

غ: واقعۃً اس حدیث کے ترجمے میں جو الفاظ بڑھائے گئے ہیں وہ حدیث کے متن میں نہیں ملتے۔اچھا ایک بات پوچھتا ہوں اگر ایک مجلس کا لفظ حدیث سے سمجھ لیا جائے کہ ایک مجلس کی تین طلاق ہی ایک ہوا کرتی تھیں تو کیا حرج ہے؟ اُس کا اجڑا ہوا گھر آباد ہو جائے گا؟

س: میرے بھائی جس طرح آپ نے ایک مجلس سمجھ لیا ہے اس سے کچھ اور بھی سمجھا جا سکتا ہے۔

غ: وہ کیا؟

س: ایک شخص آپ کے پاس آ جائے اور اُس نے تین مجلسوں میں تین طلاقیں دی ہوں۔ پھر یہی حدیث سامنے رکھ کر کہے کہ حضور علیہ السلام حضرت

ابو بکر صدیقؓ کے دور میں تین ایک ہوتی تھیں اس لیے تین مجلسوں کے اندر تین دینے سے بھی تین واقع نہیں ہوتی میں بیوی سے رجوع کرتا ہوں۔ دوسرا شخص تین دنوں میں تین طلاق دے کر یہی حدیث دکھا کر بیوی اپنے پاس رکھ لے تیسرا تین ہفتوں میں تین طلاقیں دے کر یہی حدیث دکھا کر بیوی رکھ لے کہ آپ ﷺ کے زمانے میں تین طلاقیں ایک ہوتی تھی، چوتھا شخص تین مہینوں میں تین طلاقیں دے کر بیوی پاس رکھ لیتا ہے اور پوچھنے پر کہتا ہے حنفیوں کے ہاں بڑی سختی ہے تینوں کو نافذ کر دیتے ہیں آپ ﷺ کے دور میں تین کو ایک کہا جاتا تھا۔ پانچواں شخص تین سالوں میں تین طلاقیں دے کر بیوی واپس رکھ لیتا ہے اور پوچھنے پر یہی حدیث دکھا دیتا ہے کہ خیر القرون میں تین طلاقیں ایک ہوتی تھیں۔ چھٹا شخص تین ایسے طہروں میں طلاق دیتا ہے جن میں جماع بھی کیا تھا پھر یہی حدیث دکھا کر بیوی رکھ لیتا ہے اور حرامہ کرتا رہتا ہے۔ ساتواں شخص تین حیضوں میں تین طلاقیں دے کر بیوی رکھ لیتا ہے اور یہی حدیث دلیل کے طور پر سنا دیتا ہے اگر آپ نے ایک مجلس کا لفظ بڑھا لیا ہے جس طرح تیرہ مولویوں کے حوالے دے چکا ہوں تو پھر طلاق تو کسی حالت میں بھی نہیں ہوگی جس طرح بھی کوئی تین طلاقیں دے کر آ جائے اور یہی حدیث سنا کر رجوع کرے اور بجائے حلالہ شرعی کے حرامہ کرتا رہے پھر اس طرح ہر کوئی اپنی مرضی کا معنیٰ لیتا گیا تو پھر دین کی خیر نہیں۔ پھر دین نہیں رہے گا مذاق بن جائے گا۔ جس طرح وہابیوں نے بنایا ہوا ہے اس کا گھر تو بسانے کا شوق ہے ان لوگوں کے گھروں کو کیوں نہیں بساتے اور حرامے کراؤ۔

غ: آپ نے یہ تاثر دیا ہے کہ اہلحدیث اپنے مطلب کے لیے حدیث کا

مطلب بگاڑ دیتے ہیں۔اس حدیث کے علاوہ کسی عبارت میں اس طرح کیا ہو جہاں اہلحدیث کے خلاف ہو یا حق میں ترجمہ بدل دیا ہو۔

س: برادرم مسئلہ طلاق کا چل رہا ہے ہم اسی کو حل کرنا چاہتے ہیں۔بہرحال سرِ دست چند حوالہ جات پیش کرتے ہیں۔

ترمذی شریف ج ا ص ۳۵ پر امام ترمذیؒ رفع یدین چھوڑنے والے صحابہ کرامؓ کے متعلق فرماتے ہیں۔ **وبہ یقول غیر واحد من اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم**۔اب غیر واحد کا ترجمہ عربی میں بنتا ہے۔بہت سارے' یا کئی' یا کتنے یا بے شمار۔اب امام ترمذی فرمانا چاہتے ہیں کہ رفع یدین چھوڑنے والا صحابی اکیلا ابن مسعودؓ نہ تھا بلکہ نہ کرنے والے بے شمار اور کئی تھے۔اب تارکین رفع یدین کی تعداد صحابہ کرامؓ میں سے بے شمار تسلیم کرنا غیر مقلدین کے بس کا روگ نہ تھا نہ ہے نہ ہوگا۔غیر مقلدین نے ترمذی کا ترجمہ کیا ہے اور غیر واحد کا لفظ دوسرے مقامات پر جب آیا ہے مثلاً علامہ بدیع الزمان غیر مقلد کی ترمذی مترجم ص ۱۷۹' ص ۱۸۳' ص ۲۰۳' ص ۲۰۹' ص ۲۴۹' ص ۲۵۳' ص ۲۶۷' ص ۳۰۲' ص ۳۰۹' ص ۳۳۴' ص ۲۲۴' ص ۲۵۰' ص ۲۶۲' ص ۲۸۵' ص ۳۰۶' ص ۱۲۳۔ان صفحات پر غیر واحد کا ترجمہ کئی اور کتنے کرتے گئے۔لیکن امام ترمذی کی عبارت تارکین رفع یدین صحابہ کرامؓ کی آئی وہاں غیر واحد کا لفظ تھا۔سرے سے اس کا ترجمہ ہی نہ کیا اور ہضم کر گئے اس کے علاوہ بد دیانتی اور کیا ہو سکتی ہے۔

جو چاہے تیرا حسن کرشمہ ساز کرے

اس کے بعد ظلم بالائے ظلم ملاحظہ فرمائیں' جب غلط ترجمہ کر لیا ہے تو صحابہؓ کے

عقیدے اور مسلک سے غیر مقلدین کا مسلک ٹکرا گیا۔ ائمہ اربعہ کے مسلک سے غیر مقلدین غلط ترجمہ کر کے ٹکرا گئے، جمہور سے ٹکرا گئے۔ اب اپنی غلطی تسلیم کریں تو غیر مقلد نہیں رہتے۔ اپنے جھوٹ کو سچ کرنے کے لئے صحابہ کرامؓ پر برسنا شروع کر دیا کہ جی وہ ٹھیک نہیں تھے۔

غ: وہ کس طرح اور کہاں؟

س: میرے پیارے بھائی غیر مقلد آپ کے غیر مقلد صحابہ کرامؓ کو حجت نہیں سمجھتے۔ اس لیے کہ وہ اپنے خود ساختہ مفہوم و مطلب جو قرآن و حدیث کا نکالتے ہیں اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو رکاوٹ سمجھتے ہیں تا کہ ہمارا مطلب درست مانا اور سمجھا جائے۔

غ: علماء اہلحدیث نے صحابہ کرامؓ کو کہاں حجت نہیں مانا کوئی حوالہ ہے تو دکھائیں۔

س: لیجئے۔ سردست جو ہمارے پاس کتاب ہے۔ میرے ہاتھ میں غیر مقلد نواب صدیق حسن کی کتاب الروضۃ الندیہ ہے اس کے ص ۲۵۴ پر لکھتا ہے۔

(۱) **فقد عرفت غیر مرۃٍ ان قول الصحابی لیس بحجۃٍ** تحقیق آپ کئی دفعہ پہچان چکے ہیں کہ صحابی کا قول حجت نہیں ہے۔

(۲) دوسرا حوالہ پیش خدمت ہے **وما ھو موقوف علی الصحابی او تابعی لا تقوم بہ الحجۃ** اور جو روایت صحابی اور تابعی پر موقوف ہو وہ حجت نہیں بن سکتی۔ (الروضۃ الندیہ ج ا ص ۷۷)

(۳) **ولا یخفی ان قول الصحابی لایکون حجۃً** ۔ (الروضۃ الندیہ ج ۲

ص ۲۹)۔ یہ بات مخفی نہیں ہے کہ قول صحابی حجت نہیں ہو سکتا۔

(۴) اوپر والے حوالے آپ نے نواب صدیق خان کے دیکھے اب دیکھیں اُس کا بیٹا نورالحسن خان غیر مقلد لکھتا ہے اور گل کھلاتا ہے۔ ,,اقوال صحابہ حجت نیست'' (عرف الجادی ص ۴۴، ص ۵۵، ص ۱۰۱، ص ۸۰)

(۵) خطبۂ جمعہ میں خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے نام کا التزام بدعت ہے۔ (ھدیۃ المھدی ص ۱۱۰ وحید الزمان)

(۶) متاخرین علماء صحابہ کرامؓ سے افضل ہو سکتے ہیں۔ (ھدیۃ المھدی ص ۹۰۔)

(۷) تفضیل شیخین (یعنی ابوبکرؓ عمرؓ) پر اجماع نہیں۔ (ھدیۃ المھدی ص ۹۴)

(۸) قول صحابی حجت نہیں ہے۔ (فتاویٰ نذیریہ ج ۱ ص ۳۴۰) میں نذیر حسین دہلوی نے لکھا ہے۔

(۹) وحید الزمان نے لکھا ہے بعض صحابہؓ فاسق تھے۔ (نزل الابرار ج ۳ ص ۹۴)

(۱۰) عبدالرحمان مبارکپوری غیر مقلد اپنی معرکۃ الآراء کتاب تحفۃ الاحوذی میں فرماتے ہیں۔ ان المعتبر ماروا ہ الصحابی لا ماراٰہ ۔ (تحفۃ الاحوذی ج ۲ ص ۴۴)۔ صحابی کی روایت معتبر ہے۔ درایت معتبر نہیں ہے۔ یعنی جو صحابی نے حدیث سے سمجھا ہے اس کا کوئی اعتبار نہیں۔

تلک عشرۃ کاملۃ

☆☆☆

اللہ تعالیٰ برا کرے اس ذہنی آوارگی اور ترکِ تقلید کا جس نے صحابہ کرامؓ سے بھی جدا کر دیا ہے۔

برادرم! انصاف فرمائیں جب غیر مقلدین کے خانہ ساز وخود ساختہ مسائل صحابہ کرامؓ سے ٹکرائے تو انہوں نے یارانِ مصطفیٰ ﷺ کو بھی معاف نہیں کیا گویا صحابہ کرامؓ کی رائے اور درایت تو غیر معتبر ہو سکتی ہے لیکن غیر مقلد اپنے کو معصوم سمجھے بیٹھا ہے۔

غ: یہ تو مطلق صحابہ کرامؓ کے متعلق تھا کہ ان کے اقوال معتبر نہیں ہیں۔ ہمارے اہلحدیث حضرت عمرؓ پر اپنا غلط مسئلہ سیدھا رکھنے کیلئے کب پڑے ہیں؟

س: میرے غیر مقلد بھائی میں یہ پوچھتا ہوں کہ حضرت عمرؓ فاروق جیسا سلیم الفطرت اور ذکی الطبع محدث من اللہ' مراد پیغمبرؐ خلیفہ رسول ﷺ' خلیفہ برحق' خلیفہ ثانی' جنت کی بشارت پانے والا' آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میرے بعد نبوت جاری رہتی تو عمرؓ نبی ہوتے۔ جن کے مشورے کی قرآن پاک میں کئی بار تائید اور تصویب نازل ہوئی۔ جن کے بارے میں آپ علیہ السلام کا فرمان آیا" عمرؓ کے دل اور زبان پر اللہ تعالیٰ نے حق رکھ دیا ہے"...... بھی شریعت رسول ﷺ بدل سکتا ہے۔

غ: ہم اہلحدیث نے کب کہا ہے کہ عمرؓ نے شریعت رسول ﷺ کو بدلا تھا؟

س: لیجئے حضرت عمرؓ کے بارے میں! ثناء اللہ امرتسری صاحب لکھتے ہیں:

(۱) حضرت عمرؓ نے یہ فتویٰ ابدالآباد کے لئے شرعی طور پر ہی دیا ہے تو ہم کہتے ہیں پھر آپ اور ہم اسے کیوں مانیں؟ ہم فاروقی تو نہیں محمدی ہیں۔ ہم نے ان کا کلمہ تو نہیں پڑھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھا ہے۔ (ثنائیہ ج ۲ ص ۲۵۲)

فاروقی نہیں محمدی ہیں...... سے کیا ثابت ہوتا ہے کہ جو حضرت عمرؓ کی مانتا ہے وہ معاذ اللہ بقول ثناء اللہ کے محمدی نہیں رہتا؟ وہ تو آگے چل کر بتایا جائے گا

فاروقی کون ہے اور ثناء اللہ صاحب کی طرح نام نہاد محمدی کون ہے۔

امرتسری صاحب فرماتے ہیں ہم عمرؓ کی کیوں مانیں!

ہم کہتے ہیں تو مان نہ مان تیری مرضی' ماننا تیری قسمت میں کہاں ہے' ہم تو مانیں گے کیونکہ آقا نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کی مانو۔ اب عمرؓ کی ماننا خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ماننا ہے۔ اب جس کا کلمہ پڑھا ہے وہ فرمار ہے ہیں میرے عمرؓ کی مانو۔ فاقتدوا بالذین من بعدی ابی بکرٍ و عمر۔ (مشکوۃ ج ۱ ص ۵۶۰)۔ اب انصاف سے بتاؤ غیر مقلد کی مانیں یا جس نبی کا کلمہ پڑھتے ہیں اس کی مانیں؟ ایک طرف غیر مقلد کہتا ہے عمرؓ کی نہ مانو دوسری طرف امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں عمرؓ کی مانو۔ اب لاکھوں لا مذہب غیر مقلد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر قربان کیے جاسکتے ہیں آقا کا فرمان نہیں چھوڑا جا سکتا۔

(۲) دوسری جگہ غیر مقلد لکھتا ہے خلیفہ ثانی کا یہ فعل ایک وقتی تھا نہ واجب العمل ہو سکتا ہے نہ قابل عمل بلکہ مسئلہ نزاعی میں حق وہی ایک طلاق رہی ہے۔ ثنائیہ ج ۲ ص ۲۲۳۔ غیر مقلد باور کرا رہا ہے کہ حق حضرت عمرؓ کی طرف نہیں تھا میری طرف ہے۔ العیاذ باللہ!

(۳) ایک اور غیر مقلد لکھتا ہے۔ ,, آؤ سنو بہت سے صاف صاف موٹے موٹے مسائل ایسے ہیں کہ حضرت فاروق اعظمؓ نے ان میں غلطی کی''۔ میں پوچھتا ہوں ظالم جو غلطیاں کرے وہ فاروق اعظم کیسے؟ اور جو فاروق اعظمؓ ہوتا ہے وہ غلطیاں نہیں کیا کرتا بلکہ وہ اتنا صحیح اور باغیرت ہوتا ہے کہ شیطان اس کا راستہ چھوڑ دیتا ہے۔ فارق اعظمؓ کا راستہ شیطان کو نصیب کہاں؟

بھائی جان! انصاف کریں' سوچیں حضرت فاروق اعظمؓ کی طرف تو غلطیاں منسوب ہو گئیں لیکن فتاویٰ ثنائیہ کے متعلق احسان الٰہی ظہیر نے لکھا ہے فتاویٰ ثنائیہ صحیح ترین فتاویٰ ہے۔ص ۱۵۔ درحقیقت غیر مقلد صحابہ کرامؓ کا دل سے اعتماد وقار اور عقیدت نکال کر اپنا اعتماد بٹھانا چاہتا ہے۔ خدا برا کرے صحابہ دشمن کا!

(۴) جونا گڑھی غیر مقلد دوسری جگہ لکھتے ہیں۔ ,,برادران! حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' حضرت عمر فاروق' حضرت عثمان غنی' حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم قطعاً اپنی اپنی خلافت کے زمانے میں دونوں معنیٰ کے لحاظ سے اولی الامر تھے لیکن باوجود اس کے نہ تو کسی ایک صحابہؓ نے ان کی تقلید کی نہ کوئی ان کی طرف منسوب ہوا بلکہ ان کے اقوال کی خلاف ورزی کی جبکہ وہ فرمان اللہ اور فرمان رسول کے خلاف نظر آئے''۔

میرے پیارے غیر مقلد دوست! یہ تمہارا غیر مقلد نمارافضی کیا لکھ رہا ہے؟ دیکھ لیا شیعہ کی ڈگر پر چلتے ہوئے' روافض کو خوش کرتے ہوئے لکھ رہا ہے کہ خلفاء راشدین کو اللہ اور اُس کے رسول کے خلاف صحابہ نے پایا تو ان کی بات نہ مانی۔ اس سے دو باتیں نکلیں۔ اول خلفاء راشدین اللہ اور اس کے رسول علیہ السلام کے خلاف کرتے تھے۔ العیاذ باللہ من ذالک البغض وعداوۃ الصحابۃ رضی اللہ عنہم.

دوم سارے صحابہؓ نے حضور علیہ السلام کے اس حکم کو ترک کر دیا تھا کہ:

علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین عضوا علیھا بالنواجذ.

مضبوط ڈاہڑوں کے ساتھ میری اور خلفاء راشدین کی سنت کو پکڑو!

اب روافض بھی یہی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد العیاذ باللہ تمام صحابہؓ مرتد ہو گئے تھے اور غیر مقلد نے بھی الفاظ کو چکر دے کر یہی ثابت کر دیا ہے۔ خلفاء راشدین بھی اللہ اور رسول ﷺ کے خلاف کر دیے اور باقی صحابہ کرامؓ بھی آقا ﷺ کے احکام کے تارک ثابت کر دیئے۔ اگر یہ صحابہؓ دشمنی نہیں تو اور کیا ہے۔ اور ص ۸۳ پر لکھتا ہے قرآن وسنت کو چھوڑنے کا انجام تباہی ہے۔ بقول غیر مقلدین کے صحابہ کرامؓ کتاب وسنت کے خلاف عمل کرتے تھے جس طرح دکھا چکا ہوں اور کتاب وسنت چھوڑنے والا تباہ ہونے والا ہے۔

میرے دوستو! جس مسلک سے بھی تعلق رکھتے ہو سوچو یہ کیا کہنا چاہتا ہے اور صحابہ کرامؓ سے ہٹا کر کدھر لگانا چاہتا ہے۔ دوستو! یہ غیر مقلد صحابہ کرامؓ سے بے زار کر کے، فقہاء امت سے ہٹا کر اپنی بانسری سنانا چاہتا ہے کہ ساری دنیا غلط ہو سکتی ہے میں غلط نہیں ہو سکتا۔ میری مانو نہ صحابہؓ کی مانو نہ فقہاءؒ کی۔

(۵) خواجہ قاسم غیر مقلد مسئلہ تین طلاق پر کتاب لکھتا ہے اور ص ۳ پر لکھتا ہے:

,,الحمد للہ یہ کتاب ان پریشان بھائیوں کے لئے نجات دہندہ اور مشکل کشا ثابت ہوئی''۔ تین طلاقیں ص ۳

یہ غیر مقلد جس کتاب کو مشکل کشا کہہ رہا ہے اسی کے ص ۸۰ پر ہے۔

,,حضرت عمرؓ کی وقتی رائے اور ناکام تجربہ''...... (الخ)

اس ظالم سے کوئی پوچھنے والا نہیں، حضرت عمرؓ ناکام ہیں اور تو غیر مقلد کیا ہے؟

(۶) حضرت عمرؓ کا فتویٰ حدیث کے خلاف تھا۔ (وحید الزمان تیسیر الباری ج ۷

ص ۱۶۹)۔

(۷) مسلمانو! اب تمہیں اختیار ہے کہ حضرت عمرؓ کے فتوے پر عمل کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو چھوڑ دو خواہ حدیث پر عمل کرو حضرت عمرؓ کے فتوے کا خیال نہ کرو۔ (تیسیر الباری ج ۷ ص ۱۸۰۔)

غیر مقلد بتانا یہ چاہتا ہے حضرت عمرؓ حضور علیہ السلام کے خلاف تھے۔ تمام صحابہؓ اور ائمہ اربعہ اور بقیہ امت نے نبی کو چھوڑا ہے عمرؓ کو لیا ہے صرف میں حضور علیہ وسلم ﷺ کی اتباع کرنے والا ہوں۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

(۸) حضرت عمرؓ کا اجتہاد حدیث کے خلاف تھا۔ تیسیر الباری ج ۷ ص ۱۷۰

(۹) عبداللہ بن عمرؓ کا قول بھی حجت نہیں ہے۔ تیسیر الباری ج ۷ ص ۱۶۵ (رفعیدین میں کیسے حجت ہوگا؟)

(۱۰) حضرت عمرؓ ہوں یا کوئی صحابی ہو کسی کا قول بھی حجت نہیں۔ (فتاویٰ ستاریہ ج ۲ ص ۶۶۔)

تلک عشرۃ کاملۃ

☆☆☆

غیر مقلد اپنے من مرضی کی تشریح دین میں کرتے ہیں۔ جب صحابہ کرامؓ کو رکاوٹ دیکھتے ہیں تو ان پاک ہستیوں پر بھی تبرّا سے باز نہیں آتے۔

غ: آپ نے کہا ہے کہ اس کے اندر یعنی حدیث ابن عباسؓ میں نہ تو ایک مجلس کا ذکر ہے نہ تین مجلس کا نہ تین دن کا نہ تین ماہ کا نہ تین سال کا۔ جسطرح بھی ہو طلاق دے دے پھر اسی روایت کا سہارا لے کر رجوع کر سکتا ہے اور حرامے کا

مرتکب ہو سکتا ہے اور اہلحدیث علماء کے حوالہ جات سے ثابت کیا کہ حدیث شریف کے ترجمے میں زیادتی کی۔ اب اس روایت کا صحیح مفہوم کیا ہے؟

س: ہم تو صحیح مفہوم اس کو سمجھتے ہیں جو اصحاب رسول ﷺ نے بیان کیا ہو۔ انہوں نے نبوت کی نشست برخاست کو دیکھا' شب و روز آپ ﷺ کے ساتھ رہے۔ وحی جن کے دور میں آئی اگر وہ غلط ہو گئے جس طرح غیر مقلدین نے ناکام کوشش کر کے ثابت کرنا چاہا ہے تو پھر سارے دین پر اعتماد کس طرح رہے گا؟

پہلے صحابہ کرامؓ کی عقیدت محبت' وقار مکمل اعتماد میں ہو گا بعد میں ان کے سمجھے ہوئے مفہوم کو صحیح سمجھا جا سکتا ہے ورنہ سواء ننگے سر اور کچھ نصیب نہ ہو گا۔

غ: صحابہ کرامؓ نے اس حدیث کا مفہوم کیا بیان کیا ہے وہ تو بعد میں دیکھئے ذرا یہ دکھائیں گے ہمارے علماء نے کیا لکھا ہے کہ طلاق ہو جاتی ہے اور کس طرح طلاق نہیں ہوتی۔ دعویٰ اہلحدیث کیا ہے؟

س: غیر مقلدین کے ہاں تقسیم ہے کہ ایک مجلس میں تین طلاقیں دیں تو ایک ہے۔ اور اگر متعدد مجالس میں تین دی جائیں تو تین ہوں گی۔ (فتاویٰ اہلحدیث عبداللہ روپڑی ج ۲ ص ۵۰۵۔ وحید الزمان ابوداؤد مترجم ج ۲ ص ۱۸۲)۔

خدا جانے اس دعویٰ کی بھی کتنی پابندی کرتے ہیں۔ اب صحابہ کرامؓ سے حدیث ابن عباسؓ کا مفہوم سمجھئے اور صحابہ کرامؓ کے دامن سے وابستہ ہو جایئے۔ کیونکہ فہم صحابی ہمیشہ فہم وہابی سے افضل ہو گا۔ مصیبت یہ ہے کہ موجودہ وہابی اپنے آپ کو اور اپنی عقل کو صحابہ کرامؓ سے بلند سمجھتے ہیں۔

غ: دیکھیں یہ بہتان ہے ہم صحابہ کرامؓ کو اپنے سے عقل و فہم میں کم نہیں

سمجھتے۔

س: اس سے پہلے بھی کافی حوالہ جات آپ کو دکھا چکا ہوں۔

ایک نیا حوالہ ملاحظہ فرمائیں اور وہابی کی فہم دانی کی وسعت کا اندازہ لگائیں۔ یہ میرے ہاتھ میں فتاویٰ برکاتیہ ہے، جس کے ص ۳۶ پر لکھا ہے۔

,,عبداللہ بن مسعودؓ کا عمل اگر صحیح سند کے ساتھ بھی ثابت ہو تو نبیؐ کے عمل کے خلاف ان کا عمل ہمارے لیے دلیل نہیں ہے!''

اس عبارت کو بار بار دیکھیں پڑھیں غور کریں کہ اس سے صحابہ کرامؓ پر اپنی عقل و فہم کو فوقیت دی جا رہی ہے یا نہیں۔

غ: اچھا حدیث ابن عباسؓ کا صحابہ کرامؓ نے کیا مفہوم بیان کیا ہے۔

س: دیکھیں بھائی جان! ضد اچھی چیز نہیں ہے۔ اس حدیث کے راوی حضرت عبداللہ بن عباسؓ ہیں وہ معنیٰ بیان کرتے ہیں اور یہ بھی غیر مقلد مانتے ہیں کہ:

,, راوی الحدیث ادریٰ بمراده من غیره'' ۔ (تحفۃ الاحوذی ج ا ص ۲۵۷)

حدیث کا راوی حدیث کا مفہوم دوسرے لوگوں سے زیادہ سمجھتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں:۔

معنیٰ هٰذالحدیث عندی ان ما نطلقون انتم ثلاثاً کانوا یطلقون واحدة فی زمن النبی صلی الله علیه وسلم وابی بکرٍ وعمر رضی الله عنهما. ج ۷ ص ۳۳۸۔

فرماتے ہیں اب جو تم تین طلاقیں دیتے ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور

حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں ایک دی جاتی تھی۔ اسی طرح بیوی جدا کرنے کا طریقہ تھا۔

اس میں حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے طریقہ طلاق بدل دیا تھا۔ غیر مقلد کہتے ہیں حضرت عمرؓ نے شریعت بدل دی تھی۔ جیسے تیسیر الباری کے متعدد حوالوں سے گزر چکا ہے۔ اب ایک طرف صحابیؓ کا مفہوم حدیث ہے۔ دوسری طرف وہابی کا مفہوم۔ بتایئے کس کو قبول کریں گے؟

غ: ہم کہتے ہیں کہ حدیث ابن عباسؓ جو مسلم شریف سے ہم پیش کرتے ہیں اس کے متن میں واقعی ایک بار بھی تین طلاق کا لفظ نہیں ہے۔ اب سمجھ لیا جائے جس طرح اہلحدیث سمجھتے ہیں تو کیا حرج ہے؟

س: اگر کوئی قادیانی کہے کہ مرزا صاحب کا نام صراحۃً تو نہ قرآن میں ہے نہ حدیث میں اگر سمجھ لیا جائے کہ مرزا نبی تھا تو کیا حرج ہے؟

کوئی بدعتی کہے کہ گیارہویں شریف و دیگر بدعات کا ذکر قرآن و حدیث میں تو مذکور نہیں ہے اگر سمجھ لی جائیں تو کیا حرج ہے؟

غ: یہ تو میرے سوال پر سوال ہوا نہ کہ میرے سوال کا جواب۔ جواب عنایت فرمائیں حرج کیا ہے؟

س: یہ بات تو میرے بھائی آپ کے ہاں بھی مسلم ہے کہ ایک مجلس میں تین طلاقوں کا دینا کتاب اللہ کے ساتھ استہزاء و مذاق ہے۔ (نسائی)۔ اگر روایت ابن عباسؓ میں تمہارا مفہوم لیا جائے تو ثابت ہوگا کہ ایک مجلس میں تین طلاقیں دے کر لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بھی قرآن سے مذاق کرتے رہے کسی

نے منع نہ کیا، حضرت صدیق اکبرؓ کے دور میں بھی یہ مذاق چلتا رہا، حضرت عمرؓ کے ابتدائی دو سال دور خلافت میں بھی یہی قرآن سے مذاق چلتا رہا بعد میں حضرت عمرؓ نے یہ مذاق بند کرا دیا۔ آقا علیہ السلام بھی برداشت کرتے رہے العیاذ باللہ۔ اور ابوبکر صدیقؓ بھی برداشت کرتے رہے العیاذ باللہ۔ لیکن حضرت عمرؓ نے منع فرما دیا۔ غور طلب بات ہے کہ ایک طرف تو یہ کہتے ہو حضرت عمرؓ کا فعل شرعی فتویٰ نہ تھا۔ دوسری طرف یہ کہ کتاب اللہ سے مذاق سے منع کیا ہے۔ کیا کتاب اللہ کی استہزاء سے روکنا فعل شرعی نہیں ہے؟ دونوں باتوں سے ایک بات ضرور ہے یا تو حضرت عمرؓ کا فتویٰ اور فیصلہ شرعی فیصلہ تھا (اور بالیقین شرعی تھا) اگر نہیں تو پھر ایک مجلس میں تین طلاق دے کر کتاب اللہ سے استہزاء جائز ہے۔ العیاذ باللہ۔

غ: یہ سارا فساد کیوں لازم آیا؟

س: اس لئے کہ تم نے حدیث میں ایک مجلس کا لفظ بڑھایا اور فہم وہابی کو فہم صحابی پر ترجیح دی۔ ہم کہتے ہیں حضرت عمرؓ کا فیصلہ اور فتویٰ شرعی فیصلہ تھا۔ اس فیصلہ میں نہ کسی فیصلہ شرعی کو بدلا گیا ہے نہ حدیث کی مخالفت کی گئی ہے بلکہ لوگوں نے طریقہ طلاق کو بدلا تھا۔ جس سے ان کو روکا گیا ہے۔

غ: لوگوں نے طریقہ طلاق کو کیوں بدلا تھا؟

س: میرے بھائی! یہ آپ کا سوال معقول ہے لیکن جواب اس سے بھی معقول تر ہے۔ حضرت فاروق اعظمؓ کے زمانے میں کثرتِ فتوحات سے بہت سے نئے لوگ مسلمان ہوئے۔ بہت سی لونڈیاں آئیں۔ نکاح و طلاق کی کثرت ہو گئی۔ بعض ناواقف نئے لوگوں نے رخصتی سے قبل طلاق بازی میں جلدی سے کام

لینا شروع کر دیا ان کو یوں طلاق دینے لگے تجھے تین طلاق! اب تینوں طلاقیں پڑ گئیں اور وہ عورت حرام ہو گئی۔ بغیر حلالہ شرعی کے اب نکاح نہ کر سکتی تھی۔ اس لئے حضرت عمرؓ نے اعلان فرمادیا کہ جلد بازی کا طریقہ جو ہے اس کا حکم یہی ہے کہ تین طلاق نافذ ہو جاتی ہیں۔ اس سے معلوم ہوا حضرت عمرؓ یا کسی بھی صحابیؓ یا تابعیؒ نے کوئی حکم شرعی نہیں بدلا صرف طلاق دینے والوں نے طلاق کا طریقہ بدلا جو پہلے طریقہ تھا اس کا آج بھی وہی حکم ہے جو بعد والا طریقہ ہے اس کا پہلے بھی وہی حکم تھا۔ اب نہ کسی خلیفہ راشد پر اعتراض اور نہ کسی صحابی پر۔

ہاں یہ بات ثابت ہو گئی کہ غیر مقلد نے یقیناً حکم شرعی بدل ڈالا اور حرام کو حلال کرنے والا احرامہ کیا۔ یہی کام یہود کے احبار و رھبان کرتے تھے اور یہود ان کے کہنے سے خدا کے حرام کردہ احکام کو حلال سمجھ لیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ یہود ان کو اربابا من دون اللہ مانتے ہیں اب بھی غیر مقلدین کی ہر مسجد اور ,,الدعوۃ" رسالہ کے دفتر میں غیر مقلدین کے رب بیٹھے ہیں جو اللہ کے حرام کو حلال کرتے ہیں۔

غ: ہم علماء کو رب نہیں مانتے بلکہ محقق دیانتدار دین کے علمبردار سمجھتے ہیں اور ان کی بات مانتے ہیں۔

س: میرے بھائی جب ہم نے فقہاء کرامؒ کو دیانتدار عالم مانا تھا تو تم نے ہم مقلدین کو مشرک فی الرسالت اور عیسائیوں سے بھی بدتر کہا تھا۔ اس وقت بھی ذرا نرمی کر لیتے جب ہمارا مسئلہ آیا تو صحابہ کرامؓ خصوصاً حضرت فاروق اعظمؓ کے فتوی کو حدیث کے خلاف اور خلافِ شرع فیصلہ کہہ کر ٹال دیا کہ معاذ اللہ حضرت عمرؓ

کا فتویٰ بقول تمہارے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف تھا تو

(۱) جب حضرت عمرؓ نے اعلان فرمایا تو کتنے صحابہ کرامؓ تھے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم پر قائم رہے اور کتنے تھے جنہوں نے اللہ اور رسول ﷺ کے حکم کو چھوڑ کر حضرت عمرؓ کے غیر شرعی فیصلہ کو مانا؟

(۲) حضرت عمرؓ کے بعد دور عثمانیؓ میں کتنے صحابہ کرامؓ تھے جو اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے حکم پر قائم رہے اور کتنے حضرت عمرؓ کے قول پر؟

(۳) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ان کا اپنا فتویٰ اور ان کے مفتیوں کا فتویٰ اللہ اور رسول ﷺ کی شریعت پر رہا یا عمرؓ کی شریعت پر؟

(۴) اہلسنت والجماعت کے چاروں امام رحمہم اللہ تعالیٰ اپنے اپنے ادوار میں شریعتِ محمد رسول اللہ ﷺ پر فتویٰ دیتے رہے یا حضرت عمرؓ کی شریعت پر؟

غ: اب میں کیا کروں دونوں طرف سے مرتا ہوں۔ خلفاء راشدینؓ کو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف قرار دوں تو شیعہ بنتا ہوں اگر شریعت کے مطابق کہوں تو اہلحدیثوں کو غلط کہنا پڑتا ہے۔

س: میرے بھائی نجات اسی میں ہے کہ صحابہ کرامؓ کو غلط نہ کہو، غیر مقلدین کے خود ساختہ، خانہ ساز مفہوم باطل کو باطل کہو اور نعرۂ حق لگا دو۔

غ: میرے ذہن میں ایک اور سوال بار بار گردش کر رہا ہے کہ حضرت عمرؓ کا یہ فیصلہ اگر شریعت ہوتا تو آخر عمر میں اپنے فیصلہ پر پشیمان اور نادم کیوں ہوتے؟

س: یہ عبارۃ ,,اغاثۃ اللہفان،، کی ہے اور اس میں خالد بن یزید راوی ضعیف ہے۔ لہٰذا یہ روایت قابل قبول نہیں ہے۔ اگر حضرت عمرؓ نادم ہوتے تو کوئی خلیفہ

راشد اور ائمہ اربعہ میں سے کوئی یہ مسلک اختیار نہ کرتا۔

غ: حدیث ابن عباسؓ مسلم شریف سے جو میں نے پیش کی ہے اس کو تم نہیں مانتے ہمارے اہلحدیث تو سارے مانتے ہیں۔

س: یہ بھی جھوٹ ہے کہ سارے غیر مقلد اسے مان کر استدلال کرتے ہیں بلکہ مولوی شرف الدین غیر مقلد نے اس پر دس اعتراض کیے ہیں میں آپ کو دکھاتا ہوں پڑھتے جائیں اور شرماتے جائیں۔

(۱) اس حدیث میں مجلس واحد کا ذکر نہیں۔ (فتاویٰ ثنائیہ ج ۲ ص ۲۱۶)

(۲) محدثین نے اس میں کلام کیا ہے۔ (ایضاً)

(۳) اس میں یہ بھی تفصیل نہیں کہ ان مقدمات کا فیصلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور شیخین کے سامنے ہوتا تھا۔ (ایضاً)

(۴) یہ مسلم کی حدیث دوسری متعہ والی روایت کی طرح ہے جس میں آرہا ہے، ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں متعہ کرتے۔ ابوبکر صدیقؓ کے دور میں متعہ کرتے، عمرؓ نے ہمیں منع کر دیا۔ (ایضاً)

(۵) ابن عباسؓ کی اس حدیث پر محدثین نے اور کئی وجہ سے کلام کیا ہے۔ (ایضاً)

(۶) اصل بات یہ ہے کہ صحابہؓ تابعین وتبع تابعین سے لے کر سات سو سال تک کے سلف صالحین صحابہؓ وتابعین ومحدثین سے تو تین طلاق کا ایک مجلس میں واحد شمار ہونا ثابت نہیں۔ (ایضاً)

(۷) محدثین نے مسلم کی حدیث مذکور کو شاذ بتایا ہے۔ (ایضاً ص ۲۱۹)

(۸) اس حدیث میں اضطراب ہے۔ (ایضاً)

(۹) یہ مذکور حدیث مرفوع نہیں ہے۔ (ایضاً)

(۱۰) یہ حدیث کتاب وسنت صحیحہ، اجماع صحابہؓ وغیرہ، ائمہ محدثین کے خلاف ہے لہٰذا حجت نہیں۔ (ایضاً)

تلک عشرۃٌ کاملۃٌ

☆☆☆

غیر مقلدین کی دوسری دلیل۔ ابوداؤد ج اص ۲۹۸

غ: اچھا ہمارے اہلحدیث بھی اس حدیث کو نہیں مانتے پھر تو کوئی گڑبڑ ضرور ہے۔

س: میرے بھائی! میں تو دکھا ہی سکتا ہوں منوانا پروردگار عالم کا کام ہے۔

غ: چلو یہ حدیث تو واضح نہیں ہے۔ ہمارے پاس ابوداؤد ج اص ۲۹۸ کی واضح حدیث موجود ہے۔ حضرت رکانہؓ نے اپنی بیوی کو طلاق دے رکھی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رکانہؓ! تم رجوع کرلو۔ انہوں نے کہا یارسول اللہ میں نے تو بیوی کو تین طلاقیں دی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جانتا ہوں تم رجوع کرلو!۔ اب یہ واضح حدیث ہے تین کے بعد رجوع کا حکم آرہا ہے۔

س: جواب نمبرا۔ آپ کا غیر مقلد عالم ناصر الدین البانی اس کو ضعیف کہہ رہا ہے۔ (ضعیفِ سنن ابی داؤد ج اص ۲۱۸)

اس کی سند میں بنی رافع مجہول ہیں۔ چنانچہ امام نووی فرماتے ہیں رکانہؓ کی وہ حدیث جس میں آتا ہے کہ انہوں نے تین طلاقیں دی تھیں وہ ضعیف ہے

کیونکہ اس میں مجہول راوی موجود ہیں۔(نووی۔ج۱ص ۴۷۸)۔

جب یہ حدیث ضعیف ہے تو اس کے ساتھ پوری امت کے خلاف فتویٰ دے کر حرامہ کی اجازت کس طرح دی جاسکتی ہے؟

جواب نمبر۲۔صحیح ترین بات یہ ہے کہ حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ نے تین طلاقیں نہیں دی تھیں بلکہ طلاق بتہ دی تھی جیسا کہ علامہ شوکانی غیر مقلد نے لکھا ہے۔نیل الاوطار ج۶ص ۲۴۶

غ: طلاق بتہ کا لفظ آج پہلی مرتبہ سن رہا ہوں۔میں تو اس کا معنی و مفہوم نہیں سمجھتا۔

س: بتہ کا معنی کاٹنا ہے۔یہ لفظ صراحۃً ایک یا تین میں سے کسی عدد پر بھی دلالت نہیں کرتا البتہ نیت کا محتاج ہے۔اگر ایک کی نیت کی جائے تو ایک پڑ جائے گی اور اگر تین کی نیت کی تو تین ہوں گی۔اگر مطلقہ لونڈی ہو تو دو کی نیت سے دو پڑ جائیں گی۔طلاق بتہ کے متعلق امام ترمذیؒ نے مذاہب نقل کیے ہیں۔(ترمذی ج۱ ص ۱۴۰)

غ: آپ نے کہا حضرت رکانہؓ نے طلاق دی لیکن تین طلاقیں نہیں دی تھیں بلکہ طلاقِ بتہ دی تھی گویا اختلاف ہو گیا بعض حدیثوں میں لفظ بتہ آیا اور بعض میں تین کا ہمیں کیسے علم ہوگا کہ جس حدیث میں بتہ والا لفظ آ رہا ہے وہ صحیح ہے؟

س: میرے غیر مقلد بھائی خود امام ابوداؤد فرما رہے ہیں۔(سنن ابی داؤد ج۱ص ۲۹۹)

غ: دونوں حدیثوں سے آپ نے ایک حدیث بتہ کو مانا اور دوسری کو چھوڑ دیا

کیوں؟

س: میرے بھائی حضرت رکانہؓ کے واقعہ طلاق کے بارے میں روایات مختلف ہیں۔ بعض میں طلق امراۃ ثلاثًا کے الفاظ آئے ہیں جس طرح پہلے روایت میں گزر چکا ہے اور بعض میں طلّق امراۃ البتۃ کے الفاظ آئے ہیں جس طرح ابو داوٗد کی حدیث میں نے آپ کو دکھادی ہے۔ (ابوداوٗد ج ا ص ۲۹۹)۔

امام ابوداوٗدؒ نے البتۃ والی روایت کو دو وجہ سے ترجیح دی ہے۔ اول تو اس لیے کہ یہ روایت حضرت رکانہؓ کے اہل خاندان سے مروی و منقول ہے۔ وھم اعلم بہ اور وہ اس واقعہ کو دوسری دنیا سے زیادہ جانتے ہیں۔ (ابوداوٗد ج ا ص ۲۹۹) دوسرے..... اس لئے کہ طلق ثلاثاً والی روایات مضطرب ہیں کیونکہ بعض روایتوں میں طلاق دینے والے کا نام رکانہؓ ذکر کیا گیا ہے۔ کما فی روایت احمد اور بعض میں ابو رکانہ آیا ہے۔ جبکہ بتہ والی روایت اس اضطراب سے خالی ہے اور اس میں صاحب واقعہ متعین طور پر حضرت رکانہؓ کو قرار دیا گیا ہے۔ لہٰذا صحیح یہ ہے کہ حضرت رکانہؓ نے اپنی اہلیہ کو تین طلاق بالکل نہیں دی تھیں بلکہ انتِ طالق بتۃً کہا تھا۔ چونکہ قدیم محاورہ میں طلاق البتۃ کا اطلاق نیت کے ساتھ تین طلاقیں دینے پر بھی ہو جاتا تھا اس لئے بعض راویوں نے روایت بالمعنیٰ کرتے ہوئے طلق البتۃ کو طلق ثلاثًا کے الفاظ سے تعبیر کر دیا اس لئے ہم نے طلق ثلاثًا کو متروک لیا اور البتۃ والی حدیث کو لیا۔

غ: آپ جو بار بار کہہ رہے ہیں طلاق بتہ والی حدیث ٹھیک ہے اور لفظ بتہ میں نیت کا اعتبار ہوتا ہے آپ کی باتیں ماننے کو طبیعت نہیں مانتی۔ ہم اہلحدیث

ہیں اگر اس قسم کی کوئی حدیث میں صراحت ہوتی تو میں مان جاتا۔

س: میرے بھائی میں نے پہلے گزارش کی ہے کہ طلاق بتہ میں لفظ بتہ میں سارا مدار نیت پر ہوتا ہے۔ امام ترمذی ج اص ۱۴۰ کی عبارت آپ کو دکھا چکا ہوں اس سے بڑھ کر کس محدث کا حوالہ دکھاؤں۔

غ: امام ترمذی کوئی نبی ہیں؟ امام ترمذی نے جن لوگوں کے مذاہب نقل کیے ہیں۔ وہ نبی تھوڑا ہی ہیں کہ میں ان کی بات کو مان جاؤں میں تو اہلحدیث ہوں حدیث رسول ﷺ مانتا ہوں۔

س: بھائی! یہ بات تو بالکل غلط ہے کہ آپ حدیث رسول ﷺ کو مانتے ہیں بلکہ آپ اپنی منشاء کے تابع ہیں۔ جس طرح طبیعت نے کہا وہی کرتے ہیں۔ باقی آپ کا مطالبہ حدیث کا کہ نیت البتہ میں ضروری ہے عرض کروں گا دیکھتے ہیں نام نہاد اہلحدیث کس طرح حدیث پر عمل کرتا ہے۔ یہ میرے ہاتھ میں وہی ابوداؤد شریف ہے اس کا ج اص ۳۰۰ ہے۔ اور مترجم ابوداؤد وحید الزمان غیر مقلد ج ۲ ص ۱۸۷ پر بھی ہے۔

ان رکانة بن عبد یزید طلق امراته سهیمة البتة فاخبر النبی صلی الله علیه وسلم بذالک وقال والله ما اردت الا واحدةً فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما اردت الا واحدةً فقال رکانة ما اردت الا واحدةً فردها الیه رسول الله صلی الله علیه وسلم فطلقها الثانیة فی زمان عمر والثالثة فی زمان عثمان .

رکانہؓ عبد یزید کے بیٹے سے روایت ہے کہ اس نے اپنی بیوی کو جس کا نام سہیمہ تھا طلاقِ بتہ دی۔ رسول اللہ ﷺ کو اس واقعہ کی خبر کی رکانہؓ نے کہا خدا کی قسم نہیں ارادہ کیا میں نے مگر ایک طلاق کا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا خدا کی قسم تو نے ارادہ نہیں کیا مگر ایک کا؟ رکانہ نے پھر کہا خدا کی قسم میں نے نہیں ارادہ کیا مگر ایک کا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی بیوی اس کو لوٹا دی۔ رکانہؓ نے پھر دوسری طلاق حضرت عمرؓ کی خلافت کے وقت دی اور تیسری حضرت عثمانؓ کی خلافت کے وقت دی۔

میرے بھائی آپ اپنا مطالبہ بھی یاد رکھیں اور مطالبہ کو پورا کرنے والی حدیث کو بھی بار بار پڑھیں۔ رکانہؓ طلاق بتہ دیتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ بار بار قسم دے کر پوچھ رہے ہیں آپ نے ایک کا ارادہ کیا تھا۔ اگر طلاق بتہ بلا نیت یا تین کی نیت سے بھی ایک ہی ہوتی' ایک اور تین کی نیت بے فائدہ ہوتی تو آقا علیہ السلام بار بار قسم دے کر کیوں پوچھتے کہ سچ بتا بتہ سے تیرا کیا ارادہ اور نیت کیا تھی۔ معلوم ہوا بتہ میں مدار نیت پر ہے۔ ایک کی نیت کر لی ایک ہوگئی تین کی کر لی تین ہو گئیں۔ صحابی عرض کرتے ہیں اللہ کی قسم میں نے ایک کا ہی ارادہ کیا تھا۔ آقا علیہ السلام نے بیوی لوٹا دی کیونکہ ایک رجعی ہوتی ہے اور رجعی کے بعد رجوع ہو سکتا ہے۔ اگر تین کا ارادہ کرتا حضور علیہ السلام بیوی کبھی واپس نہ کرتے۔ تبھی تو ارادہ پوچھ رہے ہیں۔ صحابی نے بھی صحیح بات بتائی کیونکہ صحابیؓ تھا۔ وہابی نہیں تھا کہ جھوٹ بولتا۔ میرے بھائی حدیثِ رکانہؓ کو پڑھ کر فیصلہ کریں کہ یہ دلیل اہل حق کی ہے یا غیر مقلدین کی؟

غ: اس میں معاملہ خراب ہے۔ یہ اتنی وزنی دلیل نہیں ہے میں ایک بہت وزنی اور صحیح حدیث سناتا ہوں جو صحیح بھی ہوگی اور دعوے کے مطابق بھی۔

غیر مقلدین کی تیسری دلیل

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضرت رکانہؓ نے اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین طلاقیں دے دی تھیں جس پر وہ بہت ہی پریشان ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے کس طرح طلاق دی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے ایک مجلس میں تین طلاقیں دی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم رجوع کرلو۔

(مسند احمد ج ۱ ص ۲۶۵، بیہقی ج ۷ ص ۳۳۹۔)

اہلحدیث ہمیشہ حدیث ہی پیش کرتا ہے۔ دیکھیں کتنا مضبوط موقف اور مضبوط دلیل ہے۔ اس کو تو مان جاؤ کہ ایک مجلس کی تین طلاقیں ایک ہوتی ہے۔

س: میرے پیارے بھائی غیر مقلد۔ شاید آپ نے الدعوۃ رسالہ پڑھ کر یہ روایت مجھے سنا دی ہے۔ الدعوۃ تو فراڈ ہی فراڈ سے بھرا ہوتا ہے۔ اسے اتنا بغض ہندو، عیسائی، مرزائی اور سکھ سے نہیں ہے جتنا کہ اہلسنت والجماعت مقلدین سے ہے۔ خصوصاً احناف کثر اللہ سوادھم سے۔

غ: الدعوۃ رسالہ میں فراڈ ہوتے ہیں؟

س: بالکل ابھی آگے چل کر واضح کروں گا یہ ایک کہانی بناتا ہے کہ دو خاوند بیوی ہمارے دفتر کے سامنے کھڑے تھے۔ پریشان تھے۔ میں نے پوچھا کیوں پریشان ہو عورت کہتی ہے میرے خاوند نے مجھے تین طلاقیں دی ہیں ایک مجلس میں جس عالم کے پاس جاتے ہیں وہ کہتا ہے اب کوئی گنجائش نہیں ہے۔ پھر میں اس

پریشان جوڑے کو دفتر میں لے جاتا ہوں۔ یہی مذکورہ حدیث دکھاتا ہوں ان کی پریشانی دور کرتا ہوں، رجوع کرواتا ہوں (بلکہ زنا کرواتا ہوں)، وہ مسلک اہلحدیث کے نعرے لگاتے ہوئے گھر لوٹ جاتے ہیں۔ دیکھو ہم لوگوں کے گھر آباد کر رہے ہیں سنی دیوبندی گھر اجاڑ رہے ہیں۔

بیہقی کے اسی ج ۷ ص ۳۳۹ پر اس کے نیچے دیکھیں۔ امام بیہقیؒ فرماتے ہیں۔

وھٰذا الاسناد لا تقوم به الحجة مع ثمانية رووا عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما فتياه بخلاف ذالک ومع رواية اولادِ ركانة ان طلاق ركانة كان واحدةً وبالله التوفيق.

ترجمہ: یہ سند قابل حجت نہیں ہے۔ اس لیے کہ آٹھ راوی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان کا فتویٰ اس روایت کے خلاف نقل کر رہے ہیں۔ (دوسری وجہ اس حدیث کے ناقابل اعتبار ہونے کی یہ ہے کہ) رکانہؓ کی اولاد کہہ رہی ہے کہ رکانہؓ نے تین طلاقیں نہیں دی تھیں بلکہ ایک دی تھی۔

یاد رکھنا بددیانت الدعوۃ والا اس ناقابل حجت، مردود اور ضعیف روایت نقل کرنے کے بعد امام بیہقیؒ کا یہ فیصلہ مذکورہ کبھی درج نہیں کرے گا اگر امانت دیانت سے کام کرے تو غیر مقلد کون کہے؟

غ: امام بیہقیؒ نے بس اتنا کہا ہے کہ **لا تقوم به الحجة**۔ اس حرج مبہم سے سند کے راوی کس طرح مجروح ہو گئے؟

س: امام بیہقیؒ یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا اس کے خلاف فتویٰ دینا ہی اس بات کی دلیل ہے کہ یہ روایت صحیح نہیں ہے ورنہ صحابی وہابی سے تو کروڑوں گنا زیادہ تقویٰ اور خوفِ خدا رکھتا ہے۔ حضور علیہ السلام کے فرمان کے خلاف کس طرح فتویٰ دے سکتے تھے۔ امام بیہقیؒ نے دوسری دلیل اس روایت کے ناقابل حجت اور مردود ہونے کی یہ دی ہے کہ اس روایت میں تین طلاق کا لفظ نہیں بلکہ ایک طلاق ہے۔ جس طرح حضرت رکانہؓ کی اولاد گواہ ہے۔

غ: اس حدیث کی سند کے راوی کیوں نہ دیکھ لیں تا کہ امام بیہقیؒ کی بات ترجیح ثابت ہو جائے تو پھر ہم بھی تصدیق کر دیں گے کہ واقعی صحیح نہیں ہے۔

س: اللہ رب العزت ہر غیر مقلد کو اسی طرح ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔ اب سند پیش خدمت ہے۔ اس سند میں راوی محمد بن اسحٰق ہے۔ اس کے بارے سب سے پہلے ارشاد الحق اثری صاحب غیر مقلد فیصل آبادی کی عبارت آپ کو سناتا ہوں۔

اثری صاحب لکھتے ہیں ,,بلاشبہ ابن اسحٰق صحیح کی شروط پر نہیں''۔ (توضیح الکلام ج۱ص ۲۴۸)۔

دوسری جگہ لکھتے ہیں ,,محمد بن اسحٰق کی وہی روایت معتبر ہوگی جو ثقات کے خلاف نہ ہو اور تدلیس بھی نہ ہو''۔ (ج۱ص ۲۶۳)۔

اس کو امام مالکؒ نے دجال کہا ہے۔ اس پر شیعہ اور قدری ہونے کا الزام بھی لگایا گیا ہے۔ (تقریب ص ۲۹۰)۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسمانی معراج کا منکر ہے۔ (تفسیر ابن کثیرؒ

ج ۳ ص ۲۳)۔

جو راوی شیعہ بھی ہو تقدیر کا منکر بھی ہو، دجال بھی ہو بقول امام مالکؒ معراج جسمانی کا منکر بھی ہو ایسا راوی غیر مقلدین کا ہی پیشوا اور مقتدا ہو سکتا ہے اہل حق اہلسنت والجماعت اس کو کب گھاس ڈالتے ہیں؟

غ: محمد بن اسحٰق راوی پر شیعیت کا محض الزام تھا شیعیت کا التزام تو نہ تھا محض الزام سے التزام کیسے ہو گیا یعنی شیعہ ہونے کا کوئی واضح ثبوت ہو۔ مزید وضاحت چاہئے اس کا کوئی ایسا کام جس سے محمد بن اسحٰق کی شیعیت نکل آئے۔

س: یہ بتاؤ کسی کی وفات پر ماتم کرنا کس کا کام ہے شیعہ کا یا سنی کا؟

غ: شیعوں کا۔

س: محمد بن اسحٰق رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا ذکر کرتے ہیں اور یہ الفاظ فرما رہے ہیں اور حضرت عائشہؓ کا قول اپنی طرف سے بنا کے پیش کرتے ہیں۔

ثم وضعت راسه علی وسادة وقمت التدم مع النساء واضرب وجهی.

پھر میں نے حضور علیہ السلام کا سر مبارک تکیہ پر رکھا اور کھڑی ہو گئی اور دوسری عورتوں کے ساتھ میں ماتم میں منہ پر طمانچہ مار رہی تھی اور اپنے چہرے کو پیٹ رہی تھی۔ (مسند احمد ج ۶ ص ۲۷۴ بحوالہ ہدایہ علماء کی عدالت میں ص ۱۷۴)۔

جو شخص حضرت عائشہؓ صدیقہ پر ماتم کا الزام لگائے وہ شیعہ نہیں ہے تو اور کیا ہے؟

اس سے شیعت کی تائید میں ایک اور طلاق کے متعلق بھی روایت ملتی ہے۔ امام نووی ج ا ص ۴۷۸ کہ محمد بن اسحٰق سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ جو شخص ایک مجلس میں تین طلاق دے سرے سے کچھ واقع ہی نہیں ہوتی۔ اور ایک مجلس میں تین طلاقوں سے کچھ واقع نہ ہونا شیعہ کا عقیدہ ہے۔ محمد بن اسحٰق پر محض شیعیت کا الزام نہیں ہے بلکہ حقائق ہیں اور یہ قاعدہ محدثین کے ہاں مسلم ہے جو بدعتی راوی اپنی بدعت کی تائید میں روایت کرے وہ سرے سے قابل قبول نہیں ہے۔ (مقدمہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی علی المشکوٰۃ ص ۵)

قرآن پاک کے پارے بکری کھا گئی تھی یہ روایت بھی شیعہ پیش کرتے ہیں اس کا راوی بھی خیر سے محمد بن اسحٰق ہے۔ (ابن ماجہ ص ۱۳۹)

برادرم! اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو ناراض کرنے کے لئے تین طلاقوں کو ایک کر کے زنا کو رواج دے کر مسلک اہلحدیث میں لوگوں کو داخل کرنے کے لئے تمہارا ساتھ شیعہ ہی دے سکتے ہیں اہل حق میں سے تمہارے سر پر ہاتھ رکھنے کیلئے کوئی بھی تیار نہیں سواء امام باڑے والوں کے!

غ: چلو محمد بن اسحٰق مردود سہی دوسرے راوی تو ٹھیک ہیں۔

س: جب سند میں ایک راوی بھی دجال کذاب شیعہ خارجی آ جائے تو روایت کا بیڑہ غرق ہو جاتا ہے۔

غ: دوسرے راوی تو ٹھیک ہیں۔

س: وہی پرانی رٹ! ہم دوسروں کو بھی دیکھ لیتے ہیں۔ اس سند میں ایک راوی عکرمہ ہے یہ حضرت بن عباسؓ کا غلام ہے۔ خارجی تھا۔ حضرت ابن عباسؓ

کے بیٹے اس کو لیٹرین کے پاس باندھ دیتے تھے جب پوچھا جاتا کیونکر باندھا تو کہتے ہمارے باپ پر جھوٹ بولتا ہے۔ (میزان ج ۳ ص ۹۴)۔ یہ خارجی بھی ہے ابن عباسؓ پر جھوٹ بولتا ہے۔

مذکورہ روایت کہ تین طلاق ایک ہے اس نے حضرت ابن عباسؓ پر جھوٹ بولا ہے۔ اسی جھوٹ کی بنا پر الدعوۃ والا غیر مقلد گھر آباد کرنے کے سبز باغ دکھا کر دنیا سے زنا کروا رہا ہے..... اور بھی کوئی راوی دیکھنا ہے؟

غ: بس بس! اس روایت کے کسی اور راوی کے حالات نہ سنانا۔

س: ذرا عکرمہ کے شاگرد داؤد بن حصین جو اس روایت کا راوی ہے' کا حال بتا دوں' وہ بھی خارجی تھا۔ (میزان ج ۲ ص ۶)۔ عکرمہ سے اس کی روایت منکر ہوگی۔ (میزان ج ۲ ص ۵۔)

اور اتفاق کی بات ہے داؤد بن حصین کی روایت بھی عکرمہ سے یقیناً منکر اور مردود ہے لیکن غیر مقلد کو اس پر بڑا یقین ہے۔

غ: میں آپ سے بار بار کہہ رہا ہوں اب روایت کے راویوں کے حالات نہ سنانا آپ زبردستی سناتے جا رہے ہیں۔

س: میں چاہتا ہوں جس روایت کو آپ مضبوط دلیل اور مضبوط موقف کہہ رہے تھے اس کی آخری اینٹ تک آپ کو پہنچایا جائے۔ یہی آپ کی کل کائنات تھی جس پر ہر غیر مقلد پھولا نہیں سماتا اور لوگوں کے گھر آباد کرنے کی بیچارہ بڑی فکر کر رہا ہے۔ لیکن ایمان کی فکر نہیں۔ درحقیقت غیر مقلد کو گھر آباد کرنے کا ذرہ بھر بھی شوق نہیں بلکہ غیر مقلدین کی تعداد میں اضافہ مقصود ہے۔

آخرت بگڑتی ہے تو بگڑے لیکن مسلک میں اضافہ ہونا چاہئے۔
ایمان جاتا ہے تو جائے، لیکن مسلک میں اضافہ ضرور ہونا چاہئے۔
جھوٹ کے ذریعے حلالے سے بچ کر لوگ ساری زندگی حرامہ کر کے اپنا اعمال نامہ سیاہ کرتے ہیں تو ہوتا رہے پر مسلک اہلحدیث زندہ باد کا نعرہ ضرور لگنا چاہئے۔

اہل حق اہلسنت والجماعت اور مسئلہ طلاق

غ: طلاق کے متعلق آپ کا موقف کیا ہے؟

س: (۱) ہمارا موقف وہ ہے جو قرآن کا موقف ہے۔

(۲) ہمارا موقف وہ ہے جو صحیح حدیث کا موقف ہے۔

(۳) ہمارا موقف وہ ہے جو خلفاء راشدینؓ کا موقف ہے۔

(۴) ہمارا موقف وہ ہے جو تمام اصحاب رسول ﷺ کا موقف ہے۔

(۵) ہمارا موقف وہ ہے جو امام ابو حنیفہؒ کا موقف ہے۔

(۶) ہمارا موقف وہ ہے جو امام مالکؒ کا موقف ہے۔

(۷) ہمارا موقف وہ ہے جو امام شافعیؒ کا موقف ہے۔

(۸) ہمارا موقف وہ ہے جو امام احمد بن حنبلؒ کا موقف ہے۔

(۹) ہمارا موقف وہ ہے جو امام بخاریؒ کا موقف ہے۔

(۱۰) ہمارا موقف وہ ہے جو امام مسلمؒ کا موقف ہے۔

(۱۱) ہمارا موقف وہ ہے جو امام ابوداؤد کا موقف ہے۔

(۱۲) ہمارا موقف وہ ہے جو امام ترمذیؒ کا موقف ہے۔

(۱۳) ہمارا موقف وہ ہے جو امام نسائیؒ کا موقف ہے۔

(۱۴) ہمارا موقف وہ ہے جو امام ابن ماجہ کا موقف ہے۔

(۱۵) ہمارا موقف وہ ہے جو حضور ﷺ کی ساری امت کا موقف ہے۔

غ: آپ نے تو ایک سانس میں ساری دنیا کو اپنے ساتھ ملا لیا ہے ثابت بھی تو کرو لیکن پہلے اپنے موقف کی وضاحت بھی کرو پھر ترتیب وار دلائل سے سمجھاؤ۔

س: میرے بھائی اہلسنت والجماعت اہل حق کا طلاق کے متعلق یہ موقف ہے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاق دے دے تو بیوی خاوند پر حرام ہو گئی وہ عام ہے۔

ایک سانس میں تین طلاقیں دے دے بیوی حرام ہو گئی۔

ایک مجلس میں دے بیوی حرام ہو گئی۔

ایک وقت میں دے بیوی حرام ہو گئی۔

ایک دن کے تین وقتوں میں دے بیوی حرام ہو گئی۔

تین دنوں میں دے بیوی حرام ہو گئی۔

تین ہفتوں میں دے بیوی حرام ہو گئی۔

تین مہینوں میں دے بیوی حرام ہو گئی۔

تین سالوں میں دے بیوی حرام ہو گئی۔

پیار میں تین طلاقیں دے بیوی حرام ہو گئی۔

مذاق سے تین طلاقیں دے بیوی حرام ہو گئی۔

غصّے میں تین طلاقیں دے بیوی حرام ہو گئی۔

لیکن دے خاوند! کیونکہ طلاق کی باگ ڈور اور اختیار خاوند کو ہے بیوی کو نہیں۔ اگر

بیوی دس ہزار دانوں والی تسبیح لے لے اور روزانہ ایک تسبیح طلاق طلاق پڑھے اور ساری زندگی اس کا یہ عمل جاری رہے تو بیوی کے طلاق کی تسبیح پڑھنے سے خاوند کو طلاق نہیں ہوگی۔

غ: جو موقف آپ نے بیان کیا ہے کہ تین جس حال میں بھی دے ہو جاتی ہیں یہ قانونِ اسلامی کوئی خوبی والا قانون تو نہیں، انسان کو سوچنے کا موقع بھی نہیں ہے۔لہٰذا اس قانون میں کچھ نظر ثانی کرنی چاہیے۔

س: میرے پیارے بھائی۔ دین اسلام میں بے پناہ خوبیاں ہیں لیکن سمجھنے کے لئے عقل سلیم درکار ہے۔ میں ایک مثال سے بات واضح کرتا ہوں۔

لائن نہ توڑو لوگوں کو سمجھاؤ

گورنمنٹ عوام کی سہولت کے لئے ٹرین چلانے کے لئے ملک میں ریل گاڑی کی پٹڑی اور لائن بچھاتی ہے۔ اس گاڑی کے اسٹیشن بناتی ہے۔ پھر اسٹیشن پر آنے کے اوقات بتاتی ہے۔ وہ گاڑی ہر اسٹیشن پر اپنے وقت پر پہنچتی ہے وقت پر چلتی ہے وقت پر رکتی ہے۔ دنیا سفر کر رہی ہے۔ لیکن اسٹیشن پر پہنچ کے وقت مقررہ پر ٹکٹ لے کر گاڑی پر بیٹھنے والوں کو فائدہ ہو رہا ہے جو اصول کے پابند ہیں۔ کوئی غیر مقلد اسٹیشن پر نہ جائے ٹکٹ نہ لے گاڑی کی لائن پر وہاں کھڑا ہو جائے جہاں اس کا اسٹیشن نہیں اسے روکنا چاہے، وہ نہ رکے پھر بھاگ کر اس پر چڑھنا چاہے گرے اور نیچے آ کر مر جائے، لوگ آ جائیں اور لائن توڑنا شروع کر دیں کہ اس لائن کا کیا فائدہ جس سے لوگوں کی جان خطرے میں ہے۔ جانیں ضائع ہو رہی ہیں۔ بچے یتیم ہو رہے ہیں، عورتیں بیوہ ہو رہی ہیں، اس میں کیا خوبی ہے لہٰذا نظر

ثانی کی جائے اور لائن کو توڑ دیا جائے۔

میں کہتا ہوں لائن نہ توڑو تمہارے فائدے کیلئے ہے' گاڑی نہ توڑو تمہارے فائدے کے لئے ہے' وہ لوگ جن کو گاڑی پر بیٹھنے کا اسٹیشن معلوم نہیں ہے انہیں اسٹیشن بتاؤ' گاڑی کا وقت بتاؤ' ٹکٹ لینے کا طریقہ بتاؤ' قانون کی پابندی کے فوائد بتاؤ' قانون توڑنے کا نقصان بتاؤ' لائن نہ توڑو لوگوں کو سمجھاؤ۔

اسی مثال کو ذہن میں رکھ کے مسئلہ طلاق سمجھنا آسان ہوگیا۔ سب سے پہلے شریعت نے طلاق کی حیثیت بتائی اس طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۱) ابغض الحلال الی اللہ تعالیٰ الطلاق.

اللہ رب العزت کے ہاں حلال چیزوں سے سب سے زیادہ قابل نفرت کوئی چیز ہے تو وہ طلاق ہے۔ (ابوداؤد ج ا ص ۲۹۶' مشکوٰۃ ج ۲ ص ۲۸۳)

طلاق اگر اچھی چیز ہوتی تو ابغض نہ فرمایا جاتا حتی الوسع طلاق نہ دینی چاہئے۔ اگر نباہ نہ ہوسکے تو پھر شارع علیہ السلام کے اصول کے ساتھ طلاق دی جائے۔

(۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت خاوند سے بلاوجہ طلاق مانگتی ہے اس پر جنت حرام ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۲۸۳ ترمذی ج ا ص ۱۴۲ ابن ماجہ ص ۱۴۸ ابوداؤد ج ا ص ۳۰۲ دارمی ج ۲ ص ۲۱۶)

(۳) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ نے جو مذاق سے طلاق دیتا ہے اس کی طلاق بھی ہو جاتی ہے۔ (ابوداؤد ج ا ص ۲۹۸)۔

(۴) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حیض میں طلاق دینے سے منع فرمایا جس طرح

حدیث ابن عمرؓ ہے۔ اس کے باوجود بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ طلاق ابن عمرؓ حیض میں دینے کے باوجود واقع ہوگئی۔ ۲۳ قوی دلائل سے واضح کر چکا ہوں۔

(۵) پھر فرمایا طلاق کو طہر میں دینا چاہئے۔ تین طہر بھی پورے ہوئے تین طلاق بھی ہوگئیں۔ سوچنے کا وقت تو شریعت نے دیا، رجوع کا موقع شریعت نے دیا تھا۔ صلح کا وقت شریعت نے دیا تھا۔ طلاق کا طریقہ شارع علیہ السلام نے بتایا تھا۔ طلاق جیسے ابغض فعل سے شارع علیہ وسلم نے ڈرایا تھا۔ مرد کو بتایا طلاق ناپسندیدہ ہے۔ عورت سے فرمایا اگر بلاوجہ مطالبہ کیا جہنم میں جائے گی۔ طلاق تو طلاق رہی کسی نے اپنی بیوی کو محرمات ابدیہ، بہن، ماں، بیٹی، پوتی، نواسی، خالہ، پھوپھی وغیرہ سے تشبیہ دی تو اس کو طلاق نہیں بلکہ ظہار کہا جائے گا۔

یہ سارے احکام شارع علیہ السلام کی شریعت میں موجود ہیں اس کے باوجود کوئی لاعلمی، بے وقوفی، غیر شعوری طور پر یا غصہ یا مذاق یا کسی طرح بیوی کو طلاق دے دیتا ہے تو طلاق کا حکم بھی وہی رہے گا جو شارع علیہ السلام نے فرمادیا ہے۔ قرآن وحدیث میں آ گیا ہے۔ مسئلہ طلاق کے احکام کو نہیں بدلیں گے بلکہ لوگوں کو سمجھائیں گے کہ اس طرح اکٹھی تین طلاقیں مت دو۔ واقعہ ہو جاتی ہیں۔

اسلام میں فضائل ہی فضائل ہیں، خوبیاں ہی خوبیاں ہیں ان خوبیوں کا انکار نہیں کریں گے اور نہ ہی اللہ اور اس کے رسول علیہ وسلم کے حکم کو توڑیں، بدلیں گے نہ نظر ثانی کریں گے۔ بلکہ جاہل، بے شعورے لوگوں کو سمجھائیں گے کہ اس طرح طلاق نہ دو۔

لوگوں نے تین طلاقیں دیں اپنی بے وقوفی کی وجہ سے لوگوں کو سمجھائیں گے۔ شریعت

کا حکم نہیں بدلیں گے۔

لوگوں نے گھر اجاڑے اپنی بے شعوری کی وجہ سے، لوگوں کو سمجھائیں گے شریعت نہیں بدلیں گے۔

قانونِ طلاق صحیح ہے...... لوگ ناواقف ہیں

قانون میں خرابی نہیں...... لوگ ناواقف ہیں

شریعت گھر نہیں اجاڑ رہی...... لوگ ناواقف ہیں خود اجاڑ رہے ہیں۔

اب اس کا علاج یہ نکالا جائے کہ قانون بدلو، بالکل غلط ہے۔ قانون شریعت نہ بدلو، شریعت اپنے مقام پہ رکھو، عوام کو شریعت میں طلاق کے احکام سے واقف کراؤ، لائن نہ توڑو لوگوں کو سمجھاؤ۔

غ: خاوند بیوی کو تین طلاقیں ایک ہی مجلس میں دے دیتا ہے پھر وہ بیوی خاوند سے صلح کرنا چاہتی ہے تو کیا کرے۔ حنفی کہتے ہیں حلالہ کروائیے۔ عجیب اسلام ہے، طلاق خاوند نے دی ہے اور حلالہ بیوی کروائے؟ حلالہ مرد کرواتا۔ کیونکر اس کی وجہ سے عورت حلالہ کروائے، کیا یہ ظلم نہیں جو بیچاری عورت پر ڈھایا جا رہا ہے؟

س: برادرم! حلالہ شرعی یہ ہے کہ وہ عورت دوسرے مرد سے نکاح کرے اور ہمبستری کرے، پھر وہ دوسرا نیا خاوند مر جائے یا اپنی مرضی سے طلاق دے دے تو پہلے کے لئے حلال ہو جاتی ہے۔

غ: عورت حلالہ کیوں کروائے؟ یہ عورت پر ظلم ہے اور اسلام میں ظلم نہیں ہے۔

س: (۱) میرے بھائی طلاق کا اختیار عورت کو نہیں مرد کو ہے آپ کے نزدیک یہ بھی ظلم ہوگا؟

(۲) مرد کی گواہی کے مقابلہ میں عورت کی گواہی آدھی ہے یہ قرآن کا حکم ہے کیا یہ بھی ظلم ہے؟

(۳) عورت کو مرد کے مقابلہ میں ترکہ بھی آدھا ملتا ہے یہ بھی ظلم ہوگا؟

(۴) عورت گھر میں رہنے کی پابند ہے (وقرن فی بیوتکن) کیا یہ بھی ظلم ہے؟

(۵) عورت کو پردے کا حکم ہے مرد کو نہیں کیا یہ بھی ظلم ہے؟

(۶) شریعت میں مرد حاکم بن سکتا ہے عورت نہیں، یہ بھی ظلم ہے؟

(۷) سفر شرعی عورت بغیر محرم کے نہیں کر سکتی، مرد کر سکتا ہے یہ بھی ظلم ہے؟

(۸) سونا اور ریشم عورت پہن سکتی ہے اور مرد کے لئے حرام ہے یہ مردوں پر ظلم ہو گا؟

(۹) ہمیشہ ایام حیض عورت گزارتی ہے مرد زندگی میں ایک مرتبہ بھی اس صفت سے متصف نہیں ہوتا یہ بھی ظلم ہے؟

(۱۰) ہمیشہ بچے عورت جنے، یہ بھی ظلم ہے؟......

تلک عشرۃ کاملۃ

☆☆☆

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام کو ان کی شریعت کو ظلم کہنے والا خود ظالم ہوتا ہے۔ شرعی احکام ظلم نہیں ہوتے۔ باقی مسئلہ جو زیر بحث ہے عقلی طور پر جرم مرد کا ہے، حلالہ بھی اسے کروانا چاہئے تھا یہ ظلم عورت پر کیوں؟ اس کا جواب یہ ہے

کہ جس خاوند صاحب نے اس عورت کو ناپسند کر کے طلاق دے کر اپنے سے جدا کر دیا ہے اپنے نکاح میں رکھنا پسند نہیں کیا بیوی سے بے وفائی کی ہے اب یہ عورت جس کے ساتھ یہ ظلم ہو چکا ہے۔

اتنی بے عقل ہے...... پھر اس بے وفا خاوند کے لئے اس کے منہ میں پانی آ رہا ہے۔

اتنی بے عقل ہے...... اس ظالم خاوند جس نے دھکے دے کر نکالا تھا اس کا گھر آباد کرنا چاہتی ہے؟ جس نے اسے رلایا تھا یہ اسے ہنسانا چاہتی ہے۔ جب اسے معلوم بھی ہے کہ پہلے بھی مجھے برباد کیا تھا دوبارہ بھی کر سکتا ہے۔ شریعت نے علیحدگی کر دی اگر یہ پھر اس کے پاس جانا چاہتی ہے تو حلالہ والی زیادتی اپنے اوپر خود کر رہی ہے۔ اس میں شریعت ظالم نہیں۔ شریعت ظالم تب ہوتی جب شریعت اس خاوند کے پاس جانے پر مجبور کرتی۔ بے وفا خاوند سابق کے ہاں خود جا رہی ہے۔ اپنے اوپر ظلم کر رہی ہے نہ شریعت نے دھکیلا ہے۔ نا شریعت نے ظلم کیا ہے۔

جرم عورت کا ہے...... شریعت بے داغ ہے۔

قصور عورت کا ہے...... شریعت کا نہیں ہے۔

فتور عورت میں ہے...... شریعت میں نہیں ہے۔

آیئے اب قرآن پاک کا فیصلہ بھی سن لیجئے۔

فیصلہ قرآن اور اہل حق

فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجاً غيره

(البقرہ)

قال الشافعی فالقرآن و اللہ اعلم یدل علی ان من طلق زوجۃً لہ دخل بھا اولم یدخل بھا ثلاثاً لم تحل لہ حتی تنکح زوجاً غیرہ.

قرآن عزیز کی آیت جس کا ترجمہ یہ بنتا ہے کہ پس اگر تیسری طلاق دی 'پس اس لیے حلال نہیں اس کے بعد جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کا کلام اس بات پر دلالت کرتا ہے جس نے اپنی بیوی کو تین طلاق دیں' دخول کیا تھا یا نہیں کیا تھا اب وہ بیوی اس کے لئے حلال نہیں ہے یہاں تک کہ دوسرا نکاح نہ کرے۔

علامہ ابن حزم فرماتے ہیں

فھذا یقع علی الثلاث مجموعۃً و مفرقۃً.

اس آیات سے معلوم ہوا تینوں واقع ہو جاتی ہیں الگ الگ ہوں یا اکٹھی ہوں۔ (محلی ج۹ ص۳۹۴)

اہل حق کا موقف بھی عام ہے' قرآن بھی عام حکم بتا رہا ہے۔

غ: اس آیت میں عام حکم تو ہے۔ امام شافعیؒ فرما رہے ہیں لیکن تین اکٹھی کا قانون کہاں سے نکالا؟

س: میرے بھائی! فان طلقھا میں فاء تعقیب بلا مہلت کے لئے۔ جس کا معنیٰ فوراً کا بنتا ہے۔ یعنی تیسری طلاق فوراً ہی دے دی تو بیوی خاوند پر حرام ہوگئی۔

علامہ شوکانی غیر مقلد لکھتا ہے آیت کے تحت:

وظاهرها جواز ارسال الثلث اوثنتين دفعةً اومفرقه وقوعها .

ظاہر یہ بتا رہی ہے تین یا دو طلاقیں ایک دم دینا بھی جائز ہیں اور واقع ہو جاتی ہیں۔ (نیل الاوطار ج ۶ ص ۲۴۵۔)

الطلاق مرتان : قال الكرمانی يدل على جواز جمع اثنتين و اذا جاز جمع الثنتين دفعةً جاز جمع الثلاث.

امام کرمانی فرماتے ہیں آیت دلالت کرتی ہے کہ دو اور تین طلاقیں ایک دم دینی جائز ہیں۔ (نیل الاوطار ج ۶ ص ۲۴۵)

غ: بس یہی آیت تھی تمہارے پاس؟

س: آپ کو قرآن کی کتنی آیات کافی ہوں گی؟ اہل ایمان کے لئے ایک لفظ بھی کافی ہے آپ کو پوری آیت سنا دی آپ کو تسلی نہیں ہو رہی۔

غ: اس کے علاوہ اور بھی قرآن کی آیت ہے جو تمہارے موقف پر صادق آئے؟

س: دیکھ لیتے ہیں۔ میرے بھائی آپ ماننے والے بنیں اور آیت بھی دکھا دیتا ہوں۔ اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

ولا تتخذوا آيات الله هزواً

اس آیت میں آیات واحکام الٰہی کو مذاق بنانے سے منع فرمایا گیا۔ اگر کوئی مذاقاً بھی اپنی بیوی کو طلاق دے دے تو نافذ ہو جاتی ہے۔ جس طرح ابوداؤد، ابن ماجہ، ترمذی

کے حوالہ سے پہلے گزر چکا ہے آیت کا شانِ نزول بھی یہی ہے۔ چنانچہ علامہ قرطبی فرماتے ہیں۔

قال ابو الدرداء کان الرجل یطلق فی الجاھلیۃ ویقول انما طلقت وانا لاعب و کان یعتق وینکح ویقول کنت لاعباً فنزلت ھذہ الآیۃ فقال علیہ السلام من طلق اوحرر او نکح او انکح فزعم انہ لاعب فھو جد.

ترجمہ: حضرت ابو درداءؓ فرماتے ہیں کوئی آدمی جاہلیت میں طلاق دیتا اور کہتا میں نے طلاق کھیل مذاق میں دی ہے کبھی غلام آزاد کر کے کبھی نکاح کرتا اور کہتا میں نے مذاق میں کیا ہے تو پھر آیت نازل ہوئی پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے طلاق دی یا غلام آزاد کیا یا نکاح کیا یا کروایا اس خیال سے کہ وہ مذاق کر رہا ہے تو وہ صحیح ہو جائے گا۔ (تفسیر قرطبی ج ۳ ص ۱۵۶ بحوالہ تین طلاق کا شرعی حکم ص ۶۲)

ھازل کی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ یعنی مذاق سے طلاق دینے والے کی طلاق ہو جاتی ہے۔ یہ حدیث نقل کرنے کے بعد امام ترمذی فرماتے ہیں:

والعمل علی ھذا عند اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضور ﷺ کے صحابہ ؓ میں سے اہل علم کا عمل اسی پر ہے۔

جب مذاق سے ہو جاتی ہے باوجود منع کے تو تین ایک مجلس میں باوجود

منع کے نافذ کیوں نہیں ہوتیں؟

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل حق

میرے پیارے غیر مقلد! سب سے پہلے میں نے قرآن پاک سے خدا کا فیصلہ سنایا ہے اس کے بعد حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے سنانا چاہتا ہوں۔

(۱) ام المومنین راز دار پیغمبر، جنت کی ملکہ، بہشت کی شہزادی، حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں۔

ان رجلاً طلق امراتہٗ ثلاثاً فتزوجت فطلق فسئال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتحل للاول قال لا حتی یذوق عیلتھا کما ذاقھا الاول

ایک آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں پھر اس مطلقہ عورت نے کسی اور مرد سے نکاح کر لیا پھر اس نے بھی اس عورت کو طلاق دے دی پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا گیا کہ وہ عورت پہلے خاوند کے لئے حلال ہوئی ہے یا نہیں؟ یعنی پہلے خاوند سے اب نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟ تو آقا علیہ السلام نے فرمایا پہلے خاوند کے لئے اس وقت تک حلال نہیں ہو سکتی جب تک دوسرا خاوند پہلے کی طرح لطف اندوز نہ ہو۔ (یعنی صرف نکاح سے حلال نہیں ہوتی جماع کرنا دوسرے خاوند کا ضروری ہے) (بخاری ج ۲ ص ۷۹۱، مسلم ج ۱ ص ۴۶۳، بیہقی ج ۷ ص ۳۳۴)

غ: اس حدیث میں یہ کہاں ہے کہ اس نے اکٹھی تین طلاقیں دی تھیں؟

س: یہ کہاں ہے کہ الگ الگ تین طہروں میں دی تھیں؟

غ: پھر فیصلہ کس طرح کریں گے؟

س: میرے بھائی اگر تین طلاقیں اکٹھی نافذ نہ ہوتیں اور الگ الگ طہروں میں دی گئیں نافذ ہو جاتیں جس طرح جناب کا نظریہ ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ضرور پوچھتے ایک مجلس میں دی ہیں یا الگ الگ طہروں میں؟ اور پھر تفصیل بتاتے کہ اگر تین طہروں میں دی ہیں تو نافذ ہو گئیں ورنہ نہیں۔ حضور علیہ السلام کا سائل سے طلاق کی تقسیم کا سوال نہ کرنا اور جواب دے دینا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ تقسیم جو جناب نے بنا رکھی ہے ,,تین طہروں میں تین واقع ہو جاتی ہیں اور ایک مجلس کی تین نافذ نہیں ہوتیں،، یہ تقسیم نہ قرآن میں ہے نہ ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذہن مبارک میں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم مطلق ہے ہر صورت میں تین نافذ ہو جاتی ہیں اور یہی مذہب اہل حق اہلسنت والجماعت کا ہے۔ فیصلہ ہو گیا۔

فیصلہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم (۲)

عن محمود بن لبیدؓ قال اخبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن رجلٍ طلق امراتہٗ ثلاث تطلیقاتٍ جمیعاً فقام غضبان ثم قال ایلعب بکتاب اللہ وانا بین اظھر کم حتی قام رجل فقال یا رسول اللہ الا اقتلہ' . نسائی.

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:

(۱) رواتہ موثقون۔ اس کے راوی بڑے مضبوط ہیں۔ (بلوغ المرام مع سبل

السلام ج ۳ ص ۱۰۸۴)

(۲) علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں ,, اسنادہُ علیٰ شرط مسلم "۔ (زادالعاد ج ۵ ص ۱۸۸)

(۳) ابن کثیرؒ فرماتے ہیں ,, اسنادہ جید" ۔ (نیل الاوطار ج ۶ ص ۲۴۱)

ترجمہ: حضرت محمود بن لبیدؓ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ایسے شخص کی خبر دی گئی جس نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دی تھیں، آقا علیہ السلام ناراض ہو کر کھڑے ہو گئے فرمایا میرے ہوتے ہوئے قرآن سے کھیلا جا رہا ہے (اتنے ناراض ہوئے) ایک شخص کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ میں اسے قتل نہ کر دوں؟

دیکھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اتنے ناراض ہوئے ایک شخص کھڑا ہوا کہ میں اس طلاق دینے والے کو قتل نہ کر دوں؟ اگر بیوی کے خاوند کے پاس رہنے کی کوئی گنجائش ہوتی تو آقا علیہ السلام اتنے ناراض نہ ہوتے کہ دوسرا قتل کے لئے تیار ہے۔ معلوم ہوتا ہے بیوی نکاح سے خارج ہو چکی ہے۔

تین طلاق اکٹھی پر آقا ناراض ہوتے ہیں، غیر مقلد خوش ہو رہے ہیں کہ یہ ابھی ,,اہلحدیث" بن جائے گا۔

آقاؐ بیوی جدا کر رہے ہیں...... غیر مقلد اسے بیوی واپس کر رہے ہیں۔

آقاؐ فرماتے ہیں یہ کتاب اللہ سے مذاق ہے۔ غیر مقلد کہتا ہے کتاب اللہ سے مذاق کرنے والا ہماری جماعت میں آ جائے تا کہ ہمارے فرقے میں ترقی ہو جائے۔ یہی راز ہے تمہاری ترقی کا۔ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض کر کے جاؤ اہلحدیث

بنتے جاؤ۔

فیصلہ رسول ﷺ (۳)

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے:

مطلقھا ثلاث تطلیقات عندرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانفذہٗ رسول اللہ ﷺ

کہ اس (حضرت عمر عجلانیؓ) نے رسول اللہ ﷺ کے پاس ہی تین طلاقیں دیں، آپؐ نے نافذ فرمادیں۔

غ: اس حدیث میں عیاض بن عبداللہ فہری ضعیف ہے۔

س: میرے پیارے غیر مقلد بھائی۔ یہ روایت غیر مقلدین کے قانون کے مطابق صحیح ہے۔ علامہ شوکانی فرماتے ہیں جس روایت پر امام ابوداؤد سکوت فرماتے ہیں وہ صحیح ہوتی ہیں۔ نیل الاوطار ج ا ص ۲۲۔ آپ کے اصول کے مطابق حدیث صحیح ہے، یہ فیصلہ حضور ﷺ کا ہے تسلیم فرمائیں۔

فیصلہ رسول ﷺ (۴)

حضرت عویمر عجلانی کی حدیث مروی ہے جب عویمرؓ نے اپنی بیوی سے لعان کیا اور لعان سے فارغ ہو چکے تو عویمر نے کہا:

کذبت علیھا یا رسول اللہ ان امسکتھا فلطلقھا ثلاثاً قبل ان یامرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم.

بخاری ج ۲ ص ۷۹۱، مسلم ج ا ص ۴۸۸، ۴۸۹۔

ترجمہ: اب اگر میں اس بیوی کو اپنے پاس رکھوں تو پھر میں نے اس پر جھوٹ بولا ہے تو اس نے رسول اللہ ﷺ کا فرمان جاری ہونے سے پہلے ہی بیوی کو تین طلاقیں دے ڈالیں۔

اس پر نبی پاک ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ ابھی ایک ہوئی ہے کیونکہ مجلس ایک ہے۔ یہ بھی اہل حق کی دلیل ہے۔

غ: خاوند بیوی کے درمیان فرقت لعان سے ہی ہو چکی تھی اب طلاق بے فائدہ ہے اس لیے آقا علیہ السلام خاموش رہے۔ یہ جدائی لعان سے ہوئی ہے نہ کہ طلاق سے۔

س: عقل کا علاج کراؤ۔ ایک مجلس میں لعان اتنا موثر مان رہے ہو کہ خاوند بیوی کی فرقت کلی ہو گئی ایک مجلس کی طلاقیں کیوں موثر نہیں؟

لعان میں بھی ایک مجلس ہے...... تین طلاق میں مجلس ایک ہے۔

لعان تفریق کرتا ہے...... تین طلاقوں نے کون سا جرم کیا ہے کہ نافذ نہیں ہوتیں؟

اب سوال یہ ہے کہ فرقت لعان سے ہو چکی تھی۔ طلاقیں بے فائدہ ہیں اس کی دلیل کیا ہے؟

غ: یہاں حضور ﷺ ناراض نہیں ہوئے معلوم ہوا کہ تین طلاقیں بے کار تھیں۔

س: میرے بھائی فیصلہ نمبر (۲) والی حدیث میں بھی تین طلاقیں اکٹھی ہوئیں آپ کے نزدیک ایک واقع ہوئی دو بے کار ہیں۔ وہاں حضور علیہ السلام ناراض کیوں ہو رہے ہیں؟

غ: لعان سے فرقت کلی ہوئی ہے یا نہیں؟

س: حدیث کے لفظ بتارہے ہیں کہ حضرت عویمرؓ فرماتے ہیں,, کذبت علیھا ان امسکتھا" اگر اسے میں رکھ لوں تو میں نے جھوٹ بولا۔ یہ لفظ کہہ کے بعد میں تین طلاقیں دیں۔ معلوم ہو گیا کہ تین طلاق دینے سے پہلے اور لعان کے بعد فرقت کلی نہ تھی ورنہ بیوی اپنے پاس رکھنے کے الفاظ ہی کیوں کہتا؟
بات واضح ہو گئی کہ مکمل جدائی لعان سے نہیں بلکہ طلاق سے ہوئی ہے۔
یہاں صحابیؓ کا طلاق دینا بے کار نہ تھا بلکہ مکمل جدائی کے لئے کار آمد تھا۔

فیصلہ رسول ﷺ (۵)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا'

عن الرجل یتزوج المراۃ فیطلقھا ثلاثاً فقالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحل للاول حتی یذوق الآخر عیلتھا وقدوق عسیلتہ. (مسلم ص ۴۶۳)

ترجمہ: کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرتا ہے' اس کے بعد اسے تین طلاقیں دے دیتا ہے انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ وہ عورت اس شخص کے لئے حلال نہیں جب تک کہ دوسرا خاوند اس سے لطف اندوز نہ ہو جائے جس طرح کہ پہلا خاوند اس سے لطف اٹھا چکا ہے!

یہ حدیث بھی بغیر تفصیل کے واضح ہے کہ مجلس ایک ہو یا مجلسیں تین

ہوں، تین طلاق کے بعد خاوند بیوی ایک دوسرے پر حرام ہو جاتے ہیں۔

فیصلہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم (۶)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بحالت حیض اپنی بیوی کو ایک طلاق دے دی پھر ارادہ کیا کہ باقی دو طلاقیں بھی باقی حیض یا طہر کے وقت دے دیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر ہوئی تو آپؐ نے حضرت ابن عمرؓ سے فرمایا کہ تجھے اللہ تعالیٰ نے اس طرح حکم تو نہیں دیا تو نے سنت کی خلاف ورزی کی ہے۔ سنت تو یہ ہے کہ جب طہر کا زمانہ آئے تو طہر کے وقت اس کو طلاق دے۔ وہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ تو رجوع کر لے۔ چنانچہ میں نے رجوع کر لیا پھر آپ نے مجھ سے فرمایا کہ جب وہ طہر کے زمانہ میں داخل ہو تو اس کو طلاق دے دینا اور مرضی ہو تو بیوی بنا کر رکھ لینا۔

فقلت یا رسول اللہ افرایت لو انی طلقتھا ثلاثاً کان یحل لی ان اراجعھا قال لا کانت تبین منک وتکون معصیة.

(بیہقی ج ۷ ص ۳۳۴، دار قطنی ج ۲ ص ۴۳۸، نصب الرایہ ج ۳ ص ۲۲۰)

ترجمہ: اس پر میں نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو بتلائیں کہ اگر میں اس کو تین طلاقیں دے دیتا تو کیا میرے لیے حلال ہوتا کہ میں رجوع کر لیتا۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں وہ تجھ سے جدا ہو جاتی اور یہ کاروائی معصیت ہو جاتی۔

فیصلہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم (۷)

وکان عبداللہ اذا سئل عن ذالک قال لاحدھم اما انت طلقت امراتک مرۃ اومرتین فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امراتی بھذا وان کنت طلقتھا ثلاثاً فقد حرمت علیک حتی تنکح زوجاً غیرک وعصیت اللہ فیما امرک من طلاق امراتک. مسلم ج۱ص۴۷۶ نسائی ج۲ص۱۱۱

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے جب کوئی طلاق کے متعلق پوچھتا تو وہ فرماتے اپنی بیوی ایک مرتبہ یا دومرتبہ طلاق دے۔ پس بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کا حکم دیا ہے۔ اور اگر تو نے تین طلاقیں دے دیں تو تیری بیوی تیرے پر حرام ہو گی اور تو نے اپنے رب کی نافرمانی بھی کی اپنی بیوی کے مسئلہ طلاق میں۔

معلوم ہوتا ہے اکٹھی تین طلاقیں اگرچہ معصیت ہیں پھر بھی واقع ہو جاتی ہیں۔

غ: اس حدیث میں تین اکٹھی کا لفظ نہیں ہے۔

س: وعصیت اللہ کے لفظ کو غور سے دیکھیں کہ آپ رب کے نافرمان بھی ہوئے۔ تین طہروں میں دی ہوئی تین طلاقوں سے تو نافرمانی نہیں ہوتی' بلکہ ایک مجلس کی تین طلاقوں میں نافرمانی ہوتی ہے۔ یہ لفظ بتا رہے ہیں۔ تین اکٹھی کا مسئلہ تھا۔

فیصلہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم (۸)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے ایک اور روایت مذکور ہے۔

سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الرجل یطلق امراتہ ثلاثاً فیتزوجھا الرجل فیغلق الباب ویرخی الستر ثم یطلقھا قبل ان یدخل بھا قال لا تحل للاول حتی یجامعھا الآخر. (نسائی ج۲ص۹۱)

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں پھر اس سے کسی اور مرد نے نکاح کرلیا پھر دروازہ بند کر دیا اور پردہ لٹکا دیا مگر اس مرد نے اس عورت سے وطی نہیں کی پہلے ہی طلاق دے دی آیا اب وہ عورت اپنے اُس پہلے خاوند کیلئے حلال ہوئی یا نہ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک دوسرا شوہر اس عورت کے ساتھ جماع نہ کرے پہلے خاوند کیلئے حلال نہیں ہوسکتی۔

فیصلہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم (۹)

یزید بن رکانہؓ سے روایت ہے کہ اس نے اپنی بیوی کو بتّہ کی طلاق دی تھی جو کنایات میں سے ایک لفظ ہے جس طرح پہلے عرض کر چکے ہیں ایک کی نیت کی جائے تو ایک ہو جاتی ہے اگر تین کی نیت کیجائے تو تین ہو جاتی ہیں۔ نیت کے بغیر طلاق نہیں ہوتی۔ تو یزید بن رکانہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

حاضر ہو کر اپنا ماجرا بیان کیا اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ لفظ البتہ بول کر تیری مراد ایک طلاق تھی؟ تو اس نے عرض کی جی ہاں! لفظ البتہ سے میں نے ایک ہی طلاق مراد لی تھی۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلفیہ بتا کہ تیرا ارادہ البتہ کے لفظ سے صرف ایک طلاق کا تھا تو اس نے حلفاً کہا واللہ البتہ لفظ سے میری مراد ایک ہی طلاق تھی۔ تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ھو علیٰ ما اردت وہی ہوا جو تو نے ارادہ کیا۔ (ابوداؤد ج ا ص ۳۰۰۔)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر لفظ البتہ سے تین طلاقوں کا ارادہ کیا جاتا تو تینوں واقع ہو جاتیں ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رکانہ سے بار بار قسم دے کر پوچھنے کی کیا ضرورت تھی۔ یہ سوال کرنا تب ہی درست ہو سکتا جب البتہ کے لفظ سے ایک کا ارادہ کرنے سے ایک طلاق واقع ہوئی ہو اور تین کا ارادہ کرنے سے تین طلاقیں واقعہ ہوتی ہوں۔

فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی روایت ہے طلقنی زوجی علیٰ عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثاً۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں میرے خاوند نے مجھے تین طلاقیں دی تھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس کی اجازت دے دی۔ (ابن ماجہ ص ۱۴۵، ۱۴۶)

غ: اس میں ایک مجلس کا لفظ ہے ہی نہیں آپ نے ایک مجلس کا لفظ کہاں سے مراد لیا ہے؟

س: امام ابن ماجہؒ کا باب دیکھیں۔ باب من طلق ثلاثاً فی مجلس واحدٍ۔ امام ابن ماجہؒ اس سے تین طلاق ایک مجلس میں سمجھ رہے ہیں۔

غ: ہم امام ابن ماجہؒ کو نہیں مانتے حدیث میں لفظ مجلس واحد کے دکھاؤ۔ یا کلمہ واحدہ کے دکھائے جائیں۔

س: دکھا تو دوں گا اللہ تعالیٰ ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔ یہ سنن الکبریٰ بیہقی میرے ہاتھ میں ہے اس کا ج ۷ ص ۳۰۰ پر اسی فاطمہ بنت قیس والے واقعہ میں فی مجلس واحدٍ کے لفظ نظر آ رہے ہوں گے!

غ: اس حدیث میں تین طلاقیں نافذ ہو گئیں کہاں ہے؟

س: میرے بھائی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نان ونفقہ بند کر دیا۔ اور فرمایا انما النفقة و السکنی للمراة اذا کان لزوجها علیها الرجعة ۔ نان ونفقہ اور مکان تو اس کے لئے ہوتا ہے جس کے لئے خاوند رجوع کا حق رکھتا ہے جب رجوع کا حق ختم ہو گیا تو مسئلہ ختم ہو گیا۔ (نسائی ج ۲ ص ۸۹، ۹۰۔ باب الرخصۃ فی ذالک۔)

یہ حدیث اہل حق کا موقف ظاہر کر رہی ہے کہ ایک مجلس میں تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں رجوع کا حق نہیں رہتا۔ احادیث تو اور بھی بہت ہیں ان ہی پر اکتفا کرتا ہوں۔

تلک عشرۃ کاملۃ

☆☆☆

خلفاء راشدین اور اہل حق

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین .

میری سنت کو لازم پکڑو اور خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑو۔ ترمذی

مراد رسول خلیفہ راشد حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا فتویٰ

زید بن وہب کی روایت ہے جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کی خدمت میں ایک ایسا آدمی پیش کیا گیا جس نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دی تھیں دریافت کرنے کے بعد اس نے عذر پیش کیا: انما کنت العب۔ کہ میں تو مذاق سے کھیل رہا تھا۔

اس پر حضرت عمرؓ نے اس کو دُرّہ لگایا اور فرمایا:

انما یکفیک من ذالک ثلاثۃً.

بے شک تمہارے لئے تو تین ہی کافی تھیں۔ (مصنف عبدالرزاق ج ٦ ص ٣٩٣)

اس کے عَلاوہ بھی حضرت عمرؓ کا فیصلہ اس بارے میں مشہور و معروف ہے تبھی تو غیر مقلد چیں بجبیں ہوتے ہیں۔

خلیفۂ برحق خلیفۂ راشد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا فتویٰ

عن بن ابی یحییٰ قال جاء رجل الی عثمان فقال انی طلقت امراتی مائۃً قال ثلاث تحرمها علیک وسبعون وستون عدوان. (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۴ ص ۱۳)

حضرت معاویہ بن ابی یحییٰ سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت عثمانؓ کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو سو طلاق دی ہے۔ آپ نے

فرمایا تین نے اس کو حرام کر دیا باقی ستانوے سرکشی ہیں۔

خلیفہ چہارم حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ شیر خدا کا فتویٰ

عن حبیب قال جاء رجل الی علیؓ فقال انی طلقت امراتی الفاً قال بانت منک بثلاثٍ واقسم سائرھا بین نسائک. (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۴ ص ۱۳، بیہقی ج ۷ ص ۳۳۵)

حضرتِ حبیب سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت علیؓ کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو ہزار طلاق دی ہے۔ آپ نے فرمایا تین طلاق سے وہ تجھ سے جدا ہو گئی باقی طلاقیں دوسری بیویوں پر تقسیم کر لے۔

اس کے علاوہ کے بہت سارے فتاویٰ جات ہیں سب کا احصاء مقصود نہیں ماننے والے کے لئے ایک ہی کافی ہے۔

ابن شیر خدا حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا فتویٰ

جب حضرت علی المرتضیٰؓ شہید ہوئے حضرت امام حسنؓ کو خلیفہ بنایا گیا ان کی بیوی نے خلیفہ بننے پر مبارک دی اس مبارک پر سیدنا حسنؓ ناراض ہوئے کہ تو میرے باپ کے قتل پر خوش ہے بیوی کو تین طلاقیں دے دیں جب اس کی عدت پوری ہو گئی اس عورت نے حضرت حسنؓ کی طرف شکوہ بھیجا جس پر حضرت سیدنا حسنؓ نے کچھ تحائف بھیجے۔ وہ عورت کہنے لگی متاعٌ قلیل من حبیب مفارقٍ۔ جدا کرنے والے محبوب کی طرف سے یہ مال تھوڑا ہے۔ جس پر حضرت حسنؓ روئے

اور فرمایا:

لولا انی سمعت جدی یقول ایما رجل طلق امراته ثلاثاً عندالاقراء ثلاثاً مبهمة لم تحل له حتی تنکح زوجاً غیره لراجعتها. (بیهقی ج۷ ص ۳۳۶)

کہ اگر میں نے اپنے نانا جی سے یہ نہ سنا ہوتا کہ جس شخص نے اپنی بیوی کو تین طہروں میں تین طلاقیں دیں یا مبہم دیں وہ بیوی اس کے لئے حرام ہو جاتی ہے۔ تو میں رجوع کر لیتا۔

سیدنا حسنؓ فرماتے ہیں مجھے بیوی چھوڑنے کا دکھ ہے رجوع نہیں کر سکتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان رکاوٹ ہے۔ اس وقت غیر مقلد نہیں تھے ورنہ کہہ دیتے ایک مجلس کی تین ایک ہوتی ہے۔

دیگر جلیل القدر صحابہ کرامؓ کے فتوے

فقیہ امت حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا فتویٰ

(۱) ایک شخص آپ کی خدمت میں آکر عرض کرنے لگا کہ میں نے اپنی بیوی کو سو طلاق دے دی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ تین طلاقوں سے تو وہ تیری عورت تجھ سے جدا ہو گئی اور ستانوے طلاقیں تیرے لیے گناہ کا ذریعہ ہیں۔ (بیہقی ج ۷ ص ۳۳۲)

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ اس وقت بھی یہ مسئلہ اجماعی اور اتفاقی تھا۔ حالانکہ ابھی امام اعظمؒ پیدا بھی نہیں ہوئے تھے۔ موطا ص ۵۱۱ میں ایک شخص کی آٹھ طلاق کا بھی

ذکر ہے جس کا جواب بھی وہی مذکور ہے۔

حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ کا فتویٰ

(۲) حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ کا بھی یہی فتویٰ ہے۔ (بیہقی ج ۷ ص ۳۳۰)

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کا فتویٰ

(۳) حضرت مغیرہ بن شعبہؓ ممتاز صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے دریافت کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی عورت کو ۱۰۰ طلاق دے دے تو کیا حکم ہے۔ فرمایا تین سے تو وہ عورت مرد پر حرام ہو جائے گی اور باقی ستانوے بچ جائیں گی۔ (بیہقی ج ۷ ص ۳۳۲)

حضرت عمران حصینؓ کا فتویٰ

(۴) آپ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص نے آ کر دریافت کیا کہ ایک آدمی نے ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دی ہیں اب وہ کیا کرے۔ حضرت عمرانؓ نے فرمایا کہ اس نے اپنے رب کی نافرمانی کی۔ (خلاف سنت طلاق دی) اس کی بیوی اس پر حرام ہو گئی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۴ ص ۱۰)

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کا فتویٰ

(۵) پھر مندرجہ بالا شخص نے حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ شاید کوئی گنجائش نکل آئے مگر انہوں نے حضرت عمرانؓ کے فیصلے کی تائید فرمائی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہم میں ابونجید (حضرت عمرانؓ کی کنیت) جیسے آدمی مزید

پیدا فرمائے۔ (سنن الکبریٰ بیہقی ج ۷ ص ۳۳۲)

محدث کبیر حضرت ابوھریرہؓ کا فتویٰ

(۶) حضرت معاویہ بن ابی عیاشؒ انصاری کہتے ہیں کہ وہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ عاصم بن عمر کے پاس بیٹھے تھے کہ ان کے پاس محمد ریاس بن بکیرؒ آئے اور کہا کہ ایک دیہاتی آدمی نے اپنی بیوی کو قبل الصحبت تین طلاقیں دے دی ہیں تو آپ دونوں حضرات اس بارے میں کیا فتویٰ دیتے ہیں۔ ابن زبیرؓ کہنے لگے کہ اس مسئلہ میں ہمیں کوئی بات یاد نہیں تم ابن عباسؓ اور ابوھریرۃ رضی اللہ عنہما کے پاس جاؤ میں ان کو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے ہاں چھوڑ کر آیا ہوں۔ تم ان سے جا کر پوچھو اور جو وہ فرمائیں ہمیں بھی بتلانا۔ چنانچہ یہ بزرگ ام المومنین کے ہاں ان بزرگوں سے ملے اور مسئلہ پوچھا تو عبداللہ بن عباسؓ نے حضرت ابوھریرہؓ سے عرض کیا کہ حضرت! بتلایئے یہ مسئلہ مشکل ہے تو حضرت ابوھریرہؓ نے فتویٰ دیا کہ ایسی عورت ایک طلاق سے ہی جدا ہو جائے گی اور تین سے حرام ہو جائے گی حتی تنکح زوجاً غیرہ۔ (ابوداؤد ج ا ص ۲۹۹ بیہقی ج ۷ ص ۳۳۵، طحاوی ج ۲ ص ۳۴)

مفسر قرآن حضرت عبداللہ عباسؓ کے فتاویٰ

(۷) حضرت عبداللہ عباسؓ کے شاگرد حضرت مجاہدؒ سے منقول ہے کہ قریش کا ایک شخص حضرت ابن عباسؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا کہ میں نے اپنی عورت کو غصہ کی حالت میں تین طلاقیں دے لی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ابن

عباسؓ میں یہ طاقت نہیں کہ وہ تیرے لیے اس چیز کو حلال کر دے جو تجھ پر حرام ہو چکی ہے۔ تو نے تین طلاق اکٹھی دے کر اپنے رب کی نافرمانی کی تو تجھ پر تیری بیوی حرام ہو گئی۔ تو نے خدا کا خوف ملحوظ نہیں رکھا تا کہ وہ تیرے لیے کوئی گنجائش پیدا کرتا۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ **اذا طلقتم النساء فطلقوھن لعدتھن** ۔ یعنی جب تم طلاق دینا چاہو تو عدت کے شروع میں طلاق دو یعنی اس طہر میں، جس میں صحبت نہ کی ہو۔ (سنن دار قطنی ج۴ ص۱۳)

حضرت عمرو بن العاصؓ کا فتویٰ

(۸) حضرت عمرو بن عاصؓ کا فتویٰ بھی حضرات صحابہ کرامؓ کے ساتھ ملتا ہے۔ (سنن ابی داؤد ج۲ ص۲۹۹)

حضرت انسؓ کا فتویٰ

(۹) امام طحاویؒ نے حضرت انس بن مالکؓ کا فتویٰ نقل فرمایا ہے کہ حضرت انسؓ نے بھی یہی فتویٰ دیا کہ تین طلاقیں دینے سے تینوں پڑ جاتی ہیں اور عورت جدا ہو جاتی ہے۔ پھر اس کے لئے حلال نہیں رہتی۔ **حتیٰ تنکح زوجاً غیرہٗ**۔ (طحاوی ج۲ ص۳۵)

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کا فتویٰ

(۱۰) قیس بن ابی حازم نے بتایا کہ میری موجودگی میں ایک آدمی نے آ کر حضرت مغیرہؓ بن شعبہ سے ایک ایسے شخص کے بارے میں مسئلہ پوچھا جس نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ تین طلاقوں نے وہ عورت اس پر حرام کر

دی اور ستانوے فضول ہیں جن کا کوئی اعتبار نہیں نہ کسی شمار میں ہیں۔ (بیہقی ج ۷ ص ۳۳۶)

تلک عشرۃ کاملۃ

☆☆☆

تابعین تبع تابعین اور اہل بیت کے فتوے

حضرت سعید بن جبیرؒ کا فتویٰ

(۱) سعید بن جبیر سے اس آدمی کے بارے میں فتویٰ پوچھا گیا جس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہوں۔ تو آپ نے حضرت عبداللہ بن عباس کا حوالہ دے کر فرمایا کہ اگر آدمی اپنی بیوی کو سو طلاق بھی دے دے تو تین وہ عورت حرام ہو جائے گی اور باقی اس پر بوجھ ہیں کہ آیاتِ الٰہیہ کے ساتھ مذاق ہے۔
(سنن دار قطنی ج ۴ ص ۲۱)

حضرت امام زہریؒ کا فتویٰ

(۲) کسی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں تو کسی نے فتویٰ دیا کہ رجوع کر لے۔ حضرت زہریؒ نے فرمایا کہ تین طلاق کے بعد اب وہ عورت حلال نہیں ہے اور جس نے رجوع کرنے کا فتویٰ دیا اس کو عبرت ناک سزا دی جائے۔
(مصنف عبدالرزاق ج ۶ ص ۳۹۵، ابن ابی شیبہ ج ۴ ص ۱۱)

حضرت قتادہؒ کا فتویٰ

(۳) زہریؒ اور قتادہؒ دونوں نے اس شخص کے بارے میں فتویٰ دیا جس نے سفر کے دوران دو گواہوں کے سامنے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں تھیں۔ پھر اس نے وطن واپس آ کر اسی مطلقہ بیوی کے ساتھ جماع کر لیا کہ اگر یہ شخص اپنی طلاق کا اقرار کر لے تو اسے سنگسار کیا جائے اور اگر طلاق کا انکار کرے اور دو گواہوں کو حلفیہ جھٹلائے تو پھر بھی اس کو سو کوڑے لگائے جائیں۔ (مصنف عبدالرزاق ج ۴ ص ۹۵)

حضرت امام حسن بصریؒ کا فتویٰ

(۴) حضرت حسنؒ بصری کا بیان ہے کہ ایک مجلس میں جو شخص تین طلاق دیتا تھا ولاۃِ احکام اسلام اسے عبرتناک سزا دیتے تھے۔ کانوا ینعکون من طلق ثلاثاً فی مقعدٍ واحد ۔ پھر بھی حضرت حسن بصری کا فتویٰ۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۴ ص ۱۱، ۱۳)

حضرت قاضی شریح کا فتویٰ

(۵) ایک آدمی نے قاضی شریح کے روبرو آ کر کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دے دی ہیں۔ قاضی شریح نے فرمایا تین طلاقوں کی ساتھ تو تیری بیوی جدا ہو چکی اور باقی طلاقیں اسراف فضول ہیں اور خدا پاک کی نافرمانی ہے۔ قال بانت منک بثلاثٍ وسائرھن اسرافٌ ومعصیۃ ۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۴ ص ۱۳)

امام شعبیؒ کا فتویٰ

(۶) امام شعبیؒ سے سوال ہوا ایک آدمی چاہتا ہے کہ کسی طرح میری بیوی مجھ سے بالکل جدا ہو جائے پھر میرے نکاح میں نہ آ سکے۔ تو آپ نے فرمایا کہ پھر اس کو تین طلاقیں دے دے۔ رجل اراد ان تبین منہ امراتہ قال یطلقھا ثلاثاً. (مصنف ابن ابی شیبہ ج۴ ص۱۱)

حضرت حکمؒ کا فتویٰ

(۷) حضرت حکمؒ تابعی سے اس آدمی کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ ایک آدمی نے ایک عورت سے صرف نکاح کیا ہے اور ابھی اس سے ہمبستری نہیں کی پہلے ہی اس سے کہہ دیا کہ تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے۔ اب اس سے رجوع کر سکتا ہے یا نہ؟ تو حضرت حکمؒ نے فرمایا کہ یہ عورت صرف پہلے لفظ تجھے طلاق ہے سے بائن اور جدا ہو گئی اور اب عدت کے اندر رجوع نہیں کر سکتا اور پچھلی دو طلاقیں لاشی ہیں۔ ان کا کچھ اعتبار نہیں۔ قال قبل ان یدخل بھا انتِ طالق انتِ طالق انتِ طالق قال بانت باولیٰ والآخریان لیستا بشیئی۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج۴ ص۲۰)

حضرت جعفر صادقؒ کا فتویٰ

(۸) حضرت مسلم بن جعفر احمسی فرماتے ہیں میں نے حضرت جعفر بن محمد سے سوال کیا کہ کچھ لوگ کہتے ہیں جس نے ناواقفیت سے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہوں تو ان کو سنت کی طرف لوٹایا جائے گا اور اس صورت میں وہ تین نہیں

بلکہ ایک ہی تصور ہو گی اور پھر یہ لوگ آپ کے حوالے سے بات بیان کرتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا معاذاللہ ما ھٰذا قولنا من طلق ثلاثاً فھو کما قال ۔اللہ کی پناہ! یہ ہمارا قول نہیں بلکہ جس شخص نے تین طلاقیں کہیں تو جتنی اس نے کہیں اتنی ہی ہو گئیں۔ (بیہقی ج ۷ ص ۳۴۰)

حضرت سفیان ثوریؒ کا فتویٰ

(۹) عبدالرزاق نے سفیان ثوریؒ کا فتویٰ اس آدمی کے بارے میں نقل کیا ہے جس نے اپنی بیوی کو کہا انتِ طالقٌ ثلاثاً الا ثلاثاً ۔تجھے تین طلاقیں ہیں، تین کے سواء۔تو آپ نے فرمایا کہ تینوں طلاقیں پڑ گئیں اگر اس نے کہا انتِ طالقٌ ثلاثاً الا اثنتین ۔تجھے دو کم تین طلاقیں تو ایک طلاق پڑے گی اور اگر کہا انتِ طالقٌ ثلاثاً الا واحد تجھے تین طلاقیں ہو ایک کم تو دو طلاقیں پڑیں گی۔(مصنف عبدالرزاق ج ۶ ص ۳۹۸)

حضرت عبداللہ بن شدادؒ ،مصعب بن سعدؒ ابو مالک کے فتاویٰ

(۱۰) ولیدؒ بن عقال کہتے ہیں میں نے ان تینوں سے حاملہ عورت کے بارے میں پوچھا جس کو اس کے خاوند نے تین طلاقیں دے دی ہوں تو تینوں نے جواب دیا اب وہ عورت اس شوہر کے لئے حلال نہیں رہی۔ حتی تنکح زوجاً غیرہٗ۔ مصنف عبدالرزاق ج ۶ ص ۳۰۵

تلک عشرۃ کاملۃ

☆☆☆

ائمہ اربعہؒ کے فیصلے اور فتوے

حضرت امام اعظم امام ابوحنیفہؒ کا فتویٰ

قال محمد وبھذا ناخذ وھو قول ابی حنیفةؒ والعامة من فقھاء نا لانّہٗ طلقھا ثلاثاً جمیعاً فوقعن علیھا جمیعاً معاً.

غیر مدخول بہا عورت کے متعلق امام محمدؒ، امام ابوحنیفہؒ اور دیگر فقہاء کا قول نقل کرتے ہیں اگر تین اکٹھی دے دیں ایک لفظ کے ساتھ تو تینوں واقع ہو جائیں گی۔ (موطا امام محمدؒ ص ۲۶۳، کتاب الآثار ص ۱۰۵)

حضرت امام شافعیؒ کا فتویٰ

امام شافعیؒ فرماتے ہیں۔

فالقرآن واللہ اعلم یدل علیٰ من طلق زوجةً دخل بھا اولم یدخل بھا ثلاثاً لم تحل لہٗ حتی تنکح زوجاً غیرہ. (کتاب الام ج۵ ص ۱٦۵)

اللہ جانتے ہیں قرآن اس بات پر دلالت کرتا ہے جس شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں خواہ ہمبستری کی ہو یا نہ کی تو وہ عورت اس مرد کے لئے حلال نہیں رہتی حتیٰ کہ دوسرے خاوند سے شادی کرے۔

امام مدینہ امام مالکؒ کا فتویٰ

امام مالکؒ حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت ابوھریرہؓ کا فتویٰ کہ عورت

مرد کیلئے تین طلاق کے بعد حرام ہو جاتی ہے کسی دوسرے مرد کے ساتھ شادی کرنے کے بغیر پہلے مرد کے لئے حلال نہیں ہوتی۔ آگے فرماتے ہیں وعلیٰ ذالک الامر عندنا ۔ کہ اسی بات پر ہمارا بھی فتویٰ ہے۔ (موطا امام مالکؒ ص ۵۲۱)

امام احمد بن حنبلؒ کا فتویٰ

امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں:

من طلق ثلاثاً فی لفظ واحدٍ فقد جهل وحرمت عليه زوجته ولا تحل له ابداً حتى تنكح زوجاً غيره.

ترجمہ: جس نے ایک لفظ میں تین طلاقیں دے دیں اس نے بے وقوفی کی اور اس پر اس کی بیوی حرام ہو گئی جب تک دوسرے شوہر سے شادی نہ کرے۔ (کتاب الصلوٰۃ ص ۴۷ بحوالہ خزائن السنۃ ص ۵۳۴۔)

مصنفین صحاح ستہ کے فتوے اور فیصلے

امام بخاریؒ کا فیصلہ

امام بخاریؒ جن کے گیت گاتے ہوئے تم غیر مقلد نہیں تھکتے، ان کا فیصلہ پڑھتے اور سنتے جایئے۔

امام بخاریؒ اپنی کتاب بخاری شریف ج ۲ ص ۷۹۱ پر باب باندھتے ہیں۔

بابُ من جوز الطلاق الثلاث لقول الله تعالیٰ . الخ

ترجمہ منجانب وحید الزمان غیر مقلد: اگر کسی نے تین طلاق دے دیں تو جس نے کہا

کہ تینوں طلاقیں پڑ جائیں گی اس کی دلیل (آگے قرآن کی آیت ہے) (تیسیر الباری وحید الزمان غیر مقلد: ج ۷ ص ۱۶۹)

غ: ایک مجلس کی تین طلاق میں ہم اہلحدیث بخاریؒ وغیرہ کے خلاف ہیں۔ (فتاویٰ اہلحدیث ج ۱ ص ۷)

س: صرف امام بخاریؒ کے خلاف نہیں، سابقہ سارے دلائل کے خلاف ہو۔ آگے سنیئے دل پر ہاتھ رکھیے، سوچیے انصاف کیجئے۔

امام مسلمؒ کا فتویٰ

امام مسلمؒ مسلکاً شافعیؒ ہیں اور امام شافعیؒ کا فیصلہ دکھا چکا ہوں۔ امام مسلمؒ کا فیصلہ بھی وہی ہے جو ان کے امام کا ہے۔

امام ابوداوٗدؒ کا فتویٰ وفیصلہ

امام ابوداوٗدؒ اپنی کتاب ابوداوٗد پر باب قائم کرتے ہیں۔

باب نسخ المراجعة بعد التطليقات الثلاث. ص ۲۹۸

علامہ وحید الزمان غیر مقلد اس کا ترجمہ کرتے ہیں۔

تین طلاق کے بعد پھر رجعت نہیں ہو سکتی۔ (مترجم ابوداوٗد ج ۲ ص ۱۷۸)

پھر امام ابوداوٗدؒ اس باب میں حدیث لاتے ہیں کہ آیت **والمطلقات يتربصن بانفسهن ثلاثة قروءٍ۔** الآیۃ۔

علامہ وحید الزمان لکھتے ہیں اس کا شان نزول یہ ہے جب کوئی شخص طلاق دیتا تھا اپنی عورت کو تو رجعت کا (یعنی رجوع از مصنف) اختیار رکھتا تھا۔ اگرچہ تین طلاق

دے چکا ہو۔ پھر یہ حکم منسوخ ہوا اور فرمایا طلاق دو بار ہے۔ بعد اس کے یا رکھنا ہے یا چھوڑ دینا ہے۔ (مترجم ابوداؤد ج ۲ ص ۱۷۸۔)

پھر امام ابوداؤدؒ حدیث رکانہؓ جس میں لفظ بتہ ہے بار بار قسم دے کر پوچھتے ہیں کہ تم نے ایک کا ارادہ کیا! نقل کرتے ہیں اس پر تفصیل گزر چکی ہے۔ دیکھیں امام ابوداؤد کا فیصلہ اور تین طلاق یکمشت میں کس طرح چمک رہا ہے کہ واقع ہو جاتی ہیں۔

امام ترمذیؒ کا فیصلہ وفتویٰ

امام ترمذیؒ کا فقہی مذہب کسی سے چھپا ہوا نہیں وہ شافعی المسلک ہیں۔ امام شافعیؒ ظاہر ہے تین کے نفاذ کے قائل ہیں ایک مجلس میں۔ امام ترمذیؒ بھی وہی فیصلہ اور فتویٰ رکھتے ہیں۔

امام ابن ماجہؒ کا فیصلہ

امام ابن ماجہؒ باب باندھتے ہیں:

,,من طلق ثلاثاً فی مجلس واحدٍ"

ایک مجلس میں تین طلاق دینے کا باب۔

اس کے تحت فاطمہ بنت قیس کی تین طلاقوں والی روایت لکھ کر اپنے مسلک۔ کا اظہار فرما رہے ہیں جو ساری امت کا ہے۔

امام نسائیؒ کا فیصلہ وفتویٰ

امام نسائیؒ اپنی مایہ ناز کتاب میں باب باندھتے ہیں:

الثلاث المجموعة وما فيه من التغليظ

اکٹھی تین طلاق دینے کا باب اور جو اس میں سختی ہے۔

پھر اس کے نیچے وہی حدیث لاتے ہیں جو ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ محمودؓ بن لبید والی ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تین اکٹھی طلاقیں دے دی تھیں۔ الخ

............یہی امام نسائیؒ کا فیصلہ ہے جو پوری امت کا ہے۔

اجماع امت

ایک مجلس میں طلاقہ ثلاثہ کے وقوع پر پوری امت کا اجماع ہے اور امت محمد ﷺ کا اجماع ضلالت اور گمراہی پر نہیں ہوتا اور یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۳۰ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ ص ۳۰۔)

ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا من شذ شُذَّ فی النار. مشکوٰۃ ص ۳۰۔ جس نے شذوذ اختیار کیا وہ جہنمی ہے۔

دلائل اجماع

(۱) علامہ ابن ھمام حنفی المتوفی ۸۶۱ھ لکھتے ہیں۔

وذهب جمهور الصحابة و التابعين و من بعدهم من امة المسلمين الى انه ثلاث

جمہور صحابہ کرامؓ، تابعین، اتباع تابعین اور ائمہ مسلمین رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے کہ مجلس واحد کی تین طلاقیں تین ہی ہوں گی۔ (فتح القدیر

ج۳ص۳۳۰)

(۲)علامہ محمد بن عبدالرحمان الدمشقی الشافعی تحریر فرماتے ہیں۔

اتفق الائمة الاربعة علی ان الطلاق فی الحیض مدخول بها اوفی طهر جامع فیه محرم الا انهٗ یقع و کذالک جمع الطلاق الثلاث محرم ویقع.

حیض میں طلاق دینا حرام ہے مگر واقع ہو جاتی ہے۔ایسے طہر میں طلاق دینا جس میں جماع کیا ہو حرام ہے مگر واقع ہو جاتی ہے۔اسی طرح تین طلاقیں اکٹھی دینا حرام ہیں مگر واقع ہو جاتی ہیں۔(رحمۃ الامۃ ج۲ص ۳۹۵)

(۳)امام ابوالحسن علی بن عبداللہ کا قول نقل کرتے ہوئے علامہ ابن قیم لکھتے ہیں:

فالجمهور من العلماء علی انهٗ یلزمه الثلاث وبه القضاء وعلیه الفتویٰ وهو الحق الذی لا شک فیه .

ترجمہ: جمہور علماء امت اس بات پر متفق ہیں کہ تین طلاق واقع ہو جاتی ہیں یہی فیصلہ ہے اسی پر فتویٰ ہے اور یہی حق ہے جس میں کوئی شک نہیں! (اغاثۃ اللہفان ص۳۵۲)

(۴)علامہ امیر یمانی غیر مقلد لکھتے ہیں:

والثانی انه یقع به الثلاث والیه ذهب عمرؓ وابن عباس وعائشة وروایة عن علی والفقهاء الاربعة

وجمهور السلف والخلف .

حضرت عمرؓ ' حضرت ابن عباسؓ ' حضرت عائشہؓ اور ایک روایت حضرت علیؓ اور فقہاء اربعہ اور جمہور سلف وخلف یہی کہتے ہیں کہ تینوں واقع ہو جاتی ہیں۔ (سبل السلام ج ۳ ص ۱۰۸۶)

(۵)

وقد اطبق اهل والمذاهب الاربعة على وقوع الثلاث متابعةً لامضاء عمرؓ .

چاروں مذاہب تینوں کے واقع ہو جانے پر متفق ہیں حضرت عمرؓ کی اتباع میں۔ (سبل السلام ج ۳ ص ۱۰۸۷)

(۶) مشہور غیر مقلد مولانا شمس الحق عظیم آبادی لکھتے ہیں:

وذهب الائمة الاربعة وجمهور العلماء الى ان الثلاث تقع ثلاثاً .

ائمہ اربعہ جمہور علماء کا یہی فتویٰ ہے کہ تینوں واقع ہو جاتی ہیں۔

(عون المعبود ج ۲ ص ۲۲۹)

(۷) وهذا كله يدل على اجماعهم على صحة وقوع الثلاث بالكلمة الواحدة

ایک کلمہ کے ساتھ تین طلاقوں کے واقع ہو جانے پر اجماع ہے۔

(تعلیق المغنی ج ۴ ص ۱۳)

(۸) مشہور غیر مقلد وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں:

ثلاث ان طلقها ثلاثاً وثنتان ان طلقها ثنتین ولو بکلمة واحدةٍ وهو مذهب الجمهور. (نزل الابرار ج۲ ص۸۴)

ترجمہ: تین ہی واقع ہوں گی اگر تین دے! دو ہوں واقع ہو گی اگر دو دے۔ اگرچہ ایک کلمے کے ساتھ ہی کیوں نہ ہوں یہ جمہور کا مذہب ہے!

(۹) مشہور غیر مقلد نواب صدیق حسن خان لکھتے ہیں:

الاول وقوع جمیعها وهو مذهب الائمة وجمهور العلماء و کثیر من الصحابة وفریق من اهل البیت.

ساری طلاقوں کا یکمشت واقع ہو جانا یہی ائمہ کرامؒ جمہور علماء اور صحابہ کرامؓ اور اہل بیت کا فیصلہ ہے۔ (الروضۃ الندیہ ج۲ ص۵۰)

(۱۰) حضرت امام نوویؒ فرماتے ہیں:

من قال لامرتهٖ انتِ طالق ثلاثاً فقال الشافعیؒ ومالکؒ وابو حنیفةؒ واحمدؒ وجماهیر العلماء من السلف والخلف یقع الثلاث. (نووی شرح مسلم ج۱ ص۴۷۸)

جس نے اپنی بیوی سے کہا تجھے تین طلاق۔ امام شافعیؒ امام مالکؒ امام احمدؒ امام ابو حنیفہؒ اور جید ماہر علماء سلف اور خلف سے فرماتے ہیں تینوں واقع ہو جاتی ہیں!

تلک عشرۃ کاملۃ

☆☆☆

غ: جب یہ مسئلہ قرآن سے بھی نہیں ملتا' صحیح حدیث سے بھی نہیں ملتا بلکہ آپ کی تائید ہو رہی ہے' خلفاء راشدین سے بھی آپ کی تائید ہو رہی ہے' بلکہ سارے صحابہ کرامؓ کا مسلک وہی ہے جو آپ کا ہے۔ تابعین کا مسلک وہی ہے جو آپ کا ہے' چاروں ائمہ کرام کا مسلک بھی وہی ہے جو آپ کا ہے' صحاح ستہ کے مصنفین کا وہی مسلک اور عقیدہ ہے تو ''تین ایک ہوتی ہیں'' یہ مسئلہ کب شروع ہوا اور کس نے کیا؟

اس مسئلہ کی ابتداء کب ہوئی

س: انشاءاللہ مسئلہ بہت حد تک سمجھنے کے قریب ہو گیا ہے بلکہ سمجھ آ گیا ہے اب اس کی ابتداء کیسے ہوئی' کس نے کی؟ میرا جی چاہتا ہے بجائے کسی اور کے حوالہ دینے کے کسی غیر مقلد مولوی کا حوالہ نہ سنا دوں؟

غ: اہلحدیث کا حوالہ مل جائے تو ساری پریشانیاں دور ہو جائیں گی۔

مولانا ثناءاللہ امرتسری کا نعرہ حق

س: اصل بات یہ ہے مجیب مرحوم نے جو لکھا ہے تین طلاق مجلس واحد کی محدثین کے نزدیک ایک کے حکم میں ہے ''یہ مسلک صحابہؓ' تابعین و تبع تابعین وائمہ محدثین متقدمین کا نہیں ہے یہ مسلک سات سو سال کے بعد کے محدثین کا ہے''۔ جو شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے فتوے کے پابند اور ان کے

معتقد ہیں۔ یہ فتویٰ شیخ الاسلام نے ساتویں صدی ہجری کے اخیر یا اوائل آٹھویں صدی میں دیا تھا۔ تو اس وقت کے علماء اسلام نے ان کی سخت مخالفت کی تھی۔ نواب صدیق حسن خان مرحوم نے اتحاف النبلاء میں جہاں شیخ الاسلام کے متفردات مسائل لکھے ہیں اس فہرست میں طلاق ثلاثہ کا مسئلہ بھی ہے اور لکھا ہے جب شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے تین طلاق کی ایک مجلس میں ایک طلاق ہونے کا فتویٰ دیا تو بہت شور ہوا۔ شیخ الاسلام اور ان کے شاگرد ابن قیم پر مصائب برپا ہوئے ان کو اونٹ پر سوار کر کے درے مار مار کر شہر میں پھرا کر توہین کی گئی۔ قید کیے گئے اس لئے کہ اس وقت یہ مسئلہ علامت روافض کی تھی۔ (فتاویٰ ثنائیہ ج ۲ ص ۲۱۹)

غ: اب تو میری تسلی اپنے گھر سے ہوگئی۔ پہلے تو یقین ہو گیا یہ مسئلہ جو ہمارے اہلحدیث بیان کرتے ہیں کہ تین طلاقیں ایک مجلس کی ایک ہیں اسی کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے لے کر سات سو سال تک نام ونشان نہ تھا جو مسئلہ سات سو سال کے بعد پیدا ہوا ہوا سے بدعت کے علاوہ کیا نام دیا جا سکتا ہے؟ مجھے نواب صاحب کی عبارت کا آخری جملہ پریشان کر رہا ہے۔ ,,یہ مسئلہ اس وقت روافض کی علامت تھی۔ یہ شیعہ کی علامت تھی''۔ کہیں اہلحدیث درپردہ شیعہ تو نہیں؟ کیا اور کوئی مسائل بھی اہلحدیثوں کے شیعہ کے ساتھ ملتے جلتے ہیں؟

س: آپ سمجھنے والے بنیں میں وہ بھی دکھا دیتا ہوں۔

(۱) جمع بین الصلوتین۔ دو نمازوں کو بلا عذر جمع کرنا شیعہ کا معروف مسئلہ ہے۔

وحید الزمان نے ہدیۃ المہدی ج ا ص ۱۰۹ پہ کہا بغیر عذر کے اہلحدیث کے ہاں جائز ہے۔

(۲) شیعہ اور غیر مقلدین دونوں جنازہ بلند آواز سے پڑھتے ہیں۔

(۳) غیر مقلد اور شیعہ دونوں نماز میں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے ہیں۔

(۴) (شیعہ استبصار ج ۲ ص ۱۳۰ اور غیر مقلد ھدیۃ المہدی ص ۱۱۸) دونوں عورت کے ساتھ غیر فطری عمل میں شریک ہیں۔

(۵) بیس تراویح کے انکار کرنے میں شیعہ اور غیر مقلد شریک ہیں۔

(۶) صحابہ کرامؓ کے اقوال جھٹلانے اور صحابہ کرامؓ کو معیار حق نہ ماننے میں شیعہ اور غیر مقلد برابر شریک ہیں۔

(۷) تین طلاق ایک مجلس میں نافذ نہ ہونے میں شیعہ اور غیر مقلد برابر ہیں۔

(۸) حیض والی عورت کو طلاق نہ ہونے کے مسئلہ میں شیعہ اور غیر مقلد برابر ہیں۔

(۹) امام ابو حنیفہؒ کی دشمنی میں دونوں سر گرم عمل ہیں۔

(۱۰) ساس کے ساتھ زنا کی وجہ سے بیوی کے حرام نہ ہونے پر شیعہ فروع کافی ج ۲ ص ۷۴ اور غیر مقلد نزل الابرار ج ۲ ص ۲۸ برابر کے شریک ہیں۔

تلک عشرۃ کاملۃ

☆☆☆

اللہ رب العزت دونوں فرقوں سے دور رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

غ: آج کل شیعہ اور اہلحدیث کے علاوہ بھی کسی کا یہ مسئلہ ہے کہ تین ایک مجلس میں واقع نہیں ہوتیں؟

س: جی ہاں میرے بھائی!

غ: کن کا؟

س: اس دور میں مرزائی قادیانیوں کا بھی یہی فتویٰ ہے کہ تین طلاقیں ایک مجلس میں نافذ نہیں ہوتیں۔ (مرزائیوں کا فتاویٰ احمدیہ ج ۲ ص ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۴۱۔ بحوالہ توضیح الدرجات ص ۱۳)

غ: اہلحدیثوں اور مرزائیوں کا آپس میں کیا واسطہ ہے؟

س: زبردست واسطہ ہے۔ چند ایک مسائل پر غور فرمائیں۔

غیر مقلدین اور مرزائی

پگڑی کا مسح

(۱) غیر مقلدین کہتے ہیں پگڑی کا مسح جائز ہے۔ (فتاویٰ علماء حدیث ج ۱ ص ۱۰۳)

مرزائیوں کا بھی یہی مسلک ہے۔ (فقہ احمدیہ ج ۱ ص ۲۰ بحوالہ گٹھ جوڑ)

مسح علی الجوربین

(۲) غیر مقلدین مسح علی الجوربین کے قائل ہیں۔ (ثنائیہ ج ۱ ص ۴۴۱، فتاویٰ علماء حدیث ج ۱ ص ۱۰۰۔)

مرزائی بھی اس کے قائل ہیں لکھتے ہیں۔ (فقہ احمدیہ ج ۱ ص ۲۰ بحوالہ گٹھ جوڑ)

(۳) غیر مقلدین کے نزدیک تہجد اور تراویح ایک چیز ہے۔

مرزائی بھی تہجد اور تراویح کو ایک کہتے ہیں۔ (فقہ احمدیہ ج ۱ ص ۳۸ بحوالہ گٹھ جوڑ)

(۴) غیر مقلدین دو نمازوں کو جمع کر لیتے ہیں۔

مرزائیوں کا بھی یہی مسلک ہے۔ (فقہ احمدیہ ج ۱ ص ۴۷ بحوالہ گٹھ جوڑ)

(۵) غیر مقلدین کے تکبیرات عید بارہ ہیں۔ (ثنائیہ ج اص ۶۱۳، نذیریہ ج اص ۶۳۰)
مرزائی بھی یہی کہتے ہیں۔ (فقہ احمدیہ ج اص ۵۰ بحوالہ گٹھ جوڑ)

(۶) غری مقلدین کے نزدیک اونٹ میں دس آدمی شریک ہوں گے۔
مرزائیوں کا بھی یہی مسلک ہے۔ (فقہ احمدیہ ج اص ۵۱ بحوالہ گٹھ جوڑ)

(۷) غیر مقلدین غائبانہ جنازہ پڑھتے ہیں۔
مرزائی بھی ان سے پیچھے نہیں ہیں۔ (فقہ احمدیہ ج اص ۵۶)

(۸) غیر مقلدین کی طرح مرزائی بھی نماز میں بسم اللہ کے جہر کے قائل ہیں۔ (فقہ احمدیہ ج اص ۳۶)

(۹) غیر مقلدین کی طرح مرزائی بھی سینے پر ہاتھ باندھنے کے قائل ہیں۔ (فتاویٰ احمدیہ ج اص ۴۷)

(۱۰) دسواں مسئلہ طلاق ہے۔ وہ میں عرض کر چکا ہوں۔ اس میں بھی دونوں یار ہیں۔

تلک عشرۃ کاملۃ

☆☆☆

غ: مجھے سمجھ نہیں آتی اہلحدیث کیا چیز ہیں؟

س: خودرائی۔ آزادی، ذہنی آوارگی، خود پسندی، ضد، انکار حدیث، فقہاء کے بغض، مسلمانوں میں انتشار پھیلانے کا نام غیر مقلدیت ہے۔ غیر مقلد مذہب نہیں فرقہ ہے۔

غ: میرا مطلب ہے ان کے مسائل کہاں سے آئے ہیں؟

س: سارا مال چوری کا ان کے پاس ہے۔ اپنی کوئی تحقیق نہیں ہے۔

(۱) حائضہ اور جنبی تلاوت کر سکتی ہے...... شیعہ سے چوری کیا۔

(۲) طلاق کا مسئلہ شیعہ اور مرزائیوں سے چوری کیا۔

(۳) جماعت ثانیہ ہو سکتی ہے یہ مسئلہ امام احمد بن حنبلؒ سے چوری کیا۔

(۴) "قربانی کے چار دن ہیں" امام شافعیؒ سے چوری کیا۔

(۵) مغرب سے قبل دو نفل امام احمد بن حنبلؒ سے چوری کیا۔

(۶) رفعیدین امام شافعیؒ سے چوری کیا۔

(۷) انکار بیس تراویح شیعہ سے چوری کیا۔

(۸) ننگے سر عبادت عیسائیوں سے چوری کیا۔

(۹) امام ابو حنیفہؒ کا بغض شیعہ سے چوری کیا۔

(۱۰) صحابہ کرامؓ کا بغض بھی شیعہ سے چوری کیا۔

میں نے عرض کیا ہے سارا مال چوری کا ہے۔ اپنی کوئی چیز نہیں۔

غ: میرا خیال ہے اس مسئلہ طلاق کو آج ختم کرتے ہیں کسی دوسری محفل میں دوسرا مسئلہ چھیڑیں گے۔

س: میری گفتگو سے آپ نے کیا سمجھا ہے؟

غ: جو کچھ آپ نے سمجھایا ہے میں اچھی طرح سمجھ گیا ہوں

س: میرے بھائی ذرا غور فرمائیں۔

جب کوئی اجتماعی مرض رونما ہو جیسے طلاق کو کھلونا بنایا جا رہا ہے' ایک آدمی غصے میں تین طلاقیں دیتا ہے۔ دوسرا بلا وجہ تین طلاقیں دیتا ہے' تیسرا جلد

بازی سے تو اس کا علاج یہ نہیں ہے کہ تین طلاق کے وقوع کا انکار کر دیا جائے۔ جس طرح بعض مولوی کر رہے ہیں۔ ☆ گانا سننا گناہ ہے اگر گانا عام ہو گیا ہے' ہر جگہ گانا ہے تو اس کا علاج یہ نہیں کہ گانا سننے کو گناہ ماننے سے انکار کر دیا جائے۔ ☆ زنا کے چکلے جہاں عام ہو جائیں وہاں زناء کے گناہ کا انکار کر دیا جائے۔ ☆ جہاں چوری عام ہو جائے وہاں چوری کے گناہ کا انکار کر دیا جائے۔ ☆ جہاں سود عام کھائی جائے وہاں سود کے جواز کے فتوے دیے جائیں۔ اور گناہ کا انکار کیا جائے۔ ☆ جہاں فوٹو عام ہو جائے فوٹو کے گناہ کا انکار کر دیا جائے' ☆ جہاں داڑھی منڈانا عام ہو جائے وہاں ڈاڑھی منڈانے کے گناہ سے انکار کر دیا جائے۔ ☆ جہاں عورتوں کی بے پردگی عام ہو جائے وہاں اس کے گناہ کا انکار کر دیا جائے۔ ☆ جہاں بدعات عام ہو جائیں بدعات کے گناہ کا انکار کر دیا جائے۔ ☆ جہاں غیر مذاہب کی رسومات مسلمانوں میں عام ہو جائیں رسومات کی تردید کی بجائے تائید کی جائے۔ لوگوں کو اپنا ہم خیال بنانے کے لئے لوگوں کی لیڈ حاصل کرنے کے لئے' ہر دل عزیز بننے کے لئے' ہر ایک کا مشترک مولوی بننے کے لئے' ہر ایک کا محبوب بننے کے لئے' ہر جاہل بے دین کے سامنے پاپولر بننے کے لئے بلکہ اپنے مسلک کے افراد بڑھانے کے لئے' یہ دین نہیں آوارگی ہے۔ یہ دین نہیں کھیل ہے یہ دین کے ساتھ مذاق ہے۔ یہ مسئلہ طلاق بھی اسی نوعیت کا ہے۔ جس کو ہم نے واضح کر دیا کہ سات سو سال تک یہ نظریہ کسی کا نہ تھا جو غیر مقلدین کا ہے۔ اب لوگوں نے اکٹھی تین طلاقیں دینی شروع کر دی ہیں۔ اس کا علاج غیر مقلد نے یہ نکالا کہ اس کے نفاذ کا انکار کر دیا جائے اور تینوں کو ایک کر دیا جائے کیا یہ دین ہے یا کوئی

کھلونا ہے۔ یا موم کی ناک ہے جدھر چاہو موڑتے جاؤ مڑتی جائے۔ تین طلاق کے وقوع کا مسئلہ دین ہے کھلونا نہیں نہ یہ بچوں کا کھیل ہے۔ جو حل اس کا تم نے نکالا یہ حل نہیں۔ دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے انحراف ہے۔ اس کا حل یہ ہے ہر جلسہ میں، ہر جمعہ میں، ہر مجلس میں، علماء لوگوں کو تین دینے سے منع فرمائیں۔ ساتھ اس کا نقصان بتائیں۔ گناہ سے ڈرائیں۔ اس کے بعد جان بوجھ کر کوئی اگر بیوی کو تین طلاق کے بعد بھی رکھ لیتا ہے ناجائز اور گناہ سمجھ کے رکھے گا۔ اگر تین کے ایک ہونے کا فتویٰ لے کر رکھے گا تو جائز سمجھ کر رکھے گا بتاؤ بڑا گناہ کون سا ہے؟

تین طلاق کے بعد جس صاحب کے فتوے سے جوڑا اکٹھا رہے گا۔ جتنی دفعہ برائی کریں گے اس کا ذمہ دار وہی صاحب ہوں گے جنہوں نے حلال کیا ہے حرام چیز کو اور اکٹھے رہنے کا فتویٰ دیا ہے۔

اس فتویٰ سے وہ صاحب لوگوں کے مقبول ہو جائیں گے۔ عنداللہ مردود ہوں گے۔

اس فتویٰ سے وہ صاحب لوگوں کے محبوب بن جائیں گے عنداللہ مغضوب علیہ ہوں گے۔

اس فتویٰ سے جاہل عوام کی رضا تو حاصل ہو جائے گی۔ خدا اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا نہیں ملے گی۔

اس فتویٰ سے اس فرقے کے لوگ تو شاباش دیں گے۔ دربار الٰہی میں سرخروئی نہیں ہوگی۔

تیرا ایک سنی بھائی تجھے دست بستہ عرض کرتا ہے، مقتدی اور عوام و خواص سارے ناراض ہو جائیں۔ لیکن دامان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نہ چھوڑنا۔

کیوں؟ کلمہ انہی کا پڑھا ہے۔

شریعت انہی کی اپنائی ہے۔

میدانِ قیامت میں شفاعت وہی کریں گے۔

ساری دنیا ناراض ہو جائے میرے آقا علیہ السلام ناراض نہ ہوں۔

ساری دنیا ناراض ہو جائے امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ناراض نہ ہوں۔

مجھے کوئی غم نہیں ہے کہ بدل گیا زمانہ
میری زندگی ہے تم سے کہیں تم بدل نہ جانا

غ: میرے چند ایک اشکال اور بھی ہیں۔

س: اس کے بعد تو کوئی اشکال نہیں رہنا چاہئے تھا...... فرمائیں!

غ: بعض اہلحدیثوں سے سنا ہے کہ حج کے موقع پر شیطان کے نشان کو سات کنکریاں الگ الگ کر کے ماری جاتی ہیں۔ اگر اکٹھی ماری جائیں تو ایک کنکری شمار ہوگی نہ کہ سات۔ اس طرح طلاق کا مسئلہ بھی جب اکٹھی دی جائیں گی تو ایک شمار ہوگی۔

س: بھائی جان! یہ قرآن وحدیث کے مقابلہ میں عقلی ڈھکوسلہ ہے۔ جس کی کوئی وقعت نہیں۔ آپ کا خیال ہے کہ ایک مٹھی میں سات کنکریاں بھر کر ایک مرتبہ ماردی جائیں تو سات کنکریاں شمار نہیں ہوں گی بلکہ ایک ہوگی۔ اور ایک ہی مقام پر سات کنکریاں یکے بعد دیگرے مارے تو سات ہوں گی۔

غ: ہاں! ہاں! میرا مطلب بالکل یہی ہے جو آپ سمجھ گئے ہیں۔

س: میرے بھائی، یہ مان چکے ہو کہ ایک جگہ کھڑے ہو کر یکے بعد دیگرے سات کنکریاں مارنے سے سات ہی ہوں گی تو ایک ہی مجلس میں تین طلاق دی

جائیں تو ان کا کیا جرم ہے واقعہ نہیں ہوتیں؟ جب ایک مجلس کی سات کنکریاں سات ہوں گی، تو ایک مجلس کی تین طلاق بھی تین ہوں گی۔

غ: جو تسبیحات ۳۳ مرتبہ پڑھنی چاہیئے اگر کوئی آدمی کردے ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور رکوع میں کہہ دے سبحان ربی العظیم ثلاثاً۔ تین مرتبہ کا ہو جائے گا۔

س: اصل بات یہ ہے، تسبیح عبادت ہے اور عبادت اللہ کے ہاں محبوب شے ہے۔ اور طلاق اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب نہیں بلکہ مبغوض ہے۔

تسبیح اللہ کو پسند ہے — طلاق ناپسند ہے۔

تسبیح اللہ پاک چاہتا ہے۔ — طلاق اللہ پاک نہیں چاہتا۔

تسبیح خدا تعالیٰ کا مطلوب ہے۔ — طلاق عند اللہ مطلوب نہیں۔

ناپسند کو پسند پر قیاس کرنا، مکروہ کو محبوب و مطلوب پر قیاس کرنا کوئی عقلمندی نہیں غیر مقلدیت ہے۔ اچھا یہ بتاؤ کہ رکوع کی تسبیحات تین ایک ہی رکوع میں کہی جاتی ہیں وہ تین شمار ہوتی ہیں یا ایک؟

غ: جی ہاں۔ تین ہی شمار ہوتی ہیں۔ اگر ایک رکوع کی تسبیحات تین کو ایک شمار کیا جاتا تو تین تسبیحات ادا کرنے کے لئے ۹ دفعہ سبحان ربی العظیم کہنا پڑتا۔

س: میرے بھائی جب رکوع کی تین تسبیحات تین ہیں، ایک شمار نہ ہوگی۔ سجدہ کی تین تسبیحات تین ہیں ایک شمار نہ ہوگی، تو ایک مجلس کی تین طلاق بھی تین شمار ہوں گی۔

لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

حدیث پاک میں آ رہا ہے کہ آنحضرت ﷺ وضو میں اعضاء کو کبھی ایک ایک دفعہ

کبھی دو دو دفعہ دھوتے کبھی تین دفعہ دھوتے۔ جب وضو میں تین دفعہ کلی تین شمار ہوں گی حالانکہ مجلس بھی ایک ہے' اعضاء کو تین تین مرتبہ دھونا تین ہی شمار ہو گا حالانکہ مجلس ایک ہے۔

ایک مجلس میں تین روٹیاں کھائی جائیں تو تین ہی شمار ہوں گی۔ ایک نہیں!

ایک مجلس میں کسی کو تین جوتے مارے جائیں تو تین ہی ہوں گے۔ ایک نہیں!

قرضے کے تین روپے ایک مجلس میں ادا کر دیے جائیں تو قرضہ تین روپے ادا ہو رہا ہے ایک نہیں!

مغرب کے تین فرض ایک مجلس میں پڑھے گئے' تین ہی شمار ہوں گے۔ ایک نہیں!

وتر تین ایک ہی جگہ پڑھے جاتے ہیں تین شمار ہوتے ہیں۔ ایک نہیں!

کتے کا جوٹھا برتن تین دفعہ دھویا جاتا ہے اسے تین دفعہ شمار کیا جائے گا ایک نہیں!

ایک مجلس میں حضور ﷺ تین مرتبہ سلام فرماتے۔ آتے ہوئے' بیٹھتے ہوئے' جاتے ہوئے۔ وہ سلام تین دفعہ شمار ہوتا تھا ایک نہیں!

صرف طلاق ہی ایک مظلوم مسئلہ رہ گیا ہے کہ جسے ایک کر کے لوگوں سے حرامہ کرا کے اپنی تعداد بڑھاتے ہو۔ خدا کا خوف کرو۔ تین کو ایک کرنا تو عیسائیوں کے بارے میں سنتے تھے۔ وہ تین خدا بنا کے پھر ایک کر دیتے ہیں جس کو وہ تثلیث فی التوحید کہتے ہیں۔ اب تین کو ایک کرنے والا مسئلہ کہاں سے آیا؟ غور کرو۔

غ: میرے پیارے سنی بھائی آپ نے عقلی نقلی دلائل سے مجھے سمجھایا' مجھے سمجھ آ گیا کہ اہلحدیثوں کے آپس میں بہت اختلافات ہیں۔

میں سمجھ گیا کہ قرآن وحدیث کے نام پر جھوٹ بولتے ہیں۔

میں سمجھ گیا یہ مسئلہ قرآن وصحیح حدیث، اجماع امت سے ایک مجلس کی تین طلاق نافذ ہو جاتی ہیں...... ثابت ہو گیا ہے۔

میں سمجھ گیا یہ مسئلہ اس دور میں مرزائیوں کا ہے۔

میں سمجھ گیا یہ مسئلہ جاہل عوام کو اپنے فرقے میں داخل کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔

میں سمجھ گیا اہلحدیث اجماع کے خلاف ہیں۔

میں سمجھ گیا اہلحدیث اس مسئلہ میں صحابہؓ کے خلاف ہیں۔

میں سمجھ گیا اہل حدیث اس مسئلہ میں چاروں ائمہ کرامؒ کے خلاف ہیں۔

میں سمجھ گیا اہلحدیث اس مسئلہ میں امام بخاریؒ مسلمؒ ابوداؤدؒ نسائیؒ ترمذی اور ابن ماجہؒ کے خلاف ہیں۔

بھائی جان! میں اس فرقے سے توبہ کرتا ہوں۔ اب مرتے دم تک سنی بن کر رہوں گا۔ قرآن وحدیث شریف کا ادب کروں گا۔ صحابہ کرامؓ کو معیار حق سمجھوں گا۔ ائمہ مجتہدین کا اور اولیاء اللہ کا ادب واحترام کروں گا۔ علماء حق سے وابستہ رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ مجھے اہل حق کے ساتھ ہمیشہ رہنے اور مرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

۳ مئی ۲۰۰۱ء بروز جمعرات،

ابوبلال جھنگوی

علامہ وحید الزمان غیر مقلد کا اپنے غیر مقلدین سے بیزار ہونا

,,دوسری طرف غیر مقلدین کا گروہ جو اپنے تئیں اہلحدیث کہتے ہیں انہوں نے ایسی آزادی اختیار کی ہے کہ مسائل اجماعی کی بھی پرواہ نہیں کرتے نہ سلف صالحین، صحابہؓ اور تابعین کی۔ قرآن کی تفسیر صرف لغت سے اپنی من مانی سے کر لیتے ہیں۔ حدیث شریف میں جو تفسیر آ چکی ہے اس کو نہیں سنتے، بعضے عوام اہلحدیث کا یہ حال ہے کہ انہوں نے صرف رفعیدین اور آمین بالجہر کو اہلحدیث ہونے کے لئے کافی سمجھا ہے۔ باقی اور آداب اور سنن اور اخلاقِ نبویؐ سے کچھ مطلب نہیں، غیبت، جھوٹ، افتراء سے باک نہیں کرتے۔

ائمہ مجتہدین رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اولیاء اللہ اور حضرات صوفیاء کے حق میں بے ادبی اور گستاخی کے کلمات زبان پر لاتے ہیں۔ اپنے سواء تمام مسلمانوں کو مشرک اور کافر سمجھتے ہیں۔ بات بات پر ہر ایک کو مشرک اور قبر پرست کہہ دیتے ہیں۔ شرک اکبر کو شرک اصغر سے تمیز نہیں کرتے۔‘‘

(لغات الحدیث ج ۳ ص ۹۱۔ کتاب ش)

تقریظ

از امام اہل سنت شیخ الحدیث والتفسیر

حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر دامت برکاتہم

مبسملا ومحمدلا ومصلیا ومسلما ۔ اما بعد۔ راقم اثیم نے رسالہ تحفہ اہل حدیث سرسری طور پر پڑھا ہے۔ اس میں بعض جگہ کتابت وغیرہا کی کچھ اغلاط بھی ہیں جو ان شاء اللہ العزیز طبع دوم میں درست کر دی جائیں گی۔ مجموعی لحاظ سے یہ رسالہ نہایت ہی عمدہ' دلچسپ اور پیارے انداز میں اصلاحی طور سے لکھا گیا ہے۔ محض جسمانی بیماروں کی طرح اکثر روحانی بیماروں کو مفید اور میٹھی دوا بھی کڑوی محسوس ہوتی ہے اس لیے کہ بیماری کی وجہ سے مزاج بگڑا ہوا ہوتا ہے اور یہ ایک طبعی امر ہے۔ اس میں حکیم اور ڈاکٹر کا کوئی قصور نہیں ہوتا۔ ان شاء اللہ العزیز اپنے ہم مسلک ساتھیوں کو بھی اس رسالہ سے فائدہ ہوگا اور دوسرے فریق کے منصف مزاج حضرات کو بھی فروعی مسائل میں غلو کرنے پر ضرور سوچنے کا موقع ملے گا اور بد مزگی ہمیشہ غلو ہی سے پیدا ہوتی ہے۔ قلبی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا ابو بلال محمد اسمٰعیل جھنگوی دام مجدہم کو جزاء خیر عطا فرمائے اور اس قسم کے مزید رسالے لکھنے کی توفیق بخشے۔ آمین

وصلی اللہ تعالی علی محمد وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ واتباعہ وسلم آمین

ابو الزاہد محمد سرفراز

۱۰۔ صفر ۱۴۲۰ھ ۲۶۔ مئی ۱۹۹۹ء

جناب صاحبزادہ قاری عبد الباسط صاحب (جدہ) کی رائے گرامی

"تحفہ اہل حدیث کی اہمیت ماشاء اللہ تبارک اللہ اس کے مطالعہ کے بعد ہی سمجھ میں آئی۔ اللھم زدہ فزدہ وتقبلہ منکم ان شاء اللہ تعالیٰ"

علماء برطانیہ کے تاثرات

"آپ کی تالیف کردہ کتاب "تحفہ اہل حدیث" ایک دوست کے ہاں پڑھنے کی سعادت ملی۔ انداز تحریر بہت ہی خوب ہے۔ اللھم زد فزد۔ جو کتاب کو شروع کرے تو جب تک پوری کتاب نہ پڑھ لے، سکون نہیں آتا۔ ایک ہی مجلس میں آپ کی یہ تالیف بندہ احقر نے پڑھی، تب جا کر سکون آیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے علم وعمل وعمر میں برکت عطا فرمائے اور آپ کی اس محنت کو قبول فرماتے ہوئے ذریعہ نجات بنائیں۔ .... (انگریزی) ترجمہ کے سلسلہ میں چند نوجوان علماء کرام نے مل کر کام کرنے کا عندیہ ظاہر کیا ہے تا کہ جلد از جلد یہ کتاب انگریزی زبان میں شائع ہو سکے۔" (مولانا عبید الرحمٰن، روزن ڈیل، یوکے)

ایک غیر مقلد قاری کے تاثرات

"میرا نام ثناء اللہ ہے۔ تقریباً" دو سال سے اہل حدیث مسلک سے وابستہ تھا مگر الحمدللہ اب نہیں ہوں۔ اس کی وجہ آپ کی نادر کتاب تحفہ اہل حدیث ہے۔ ماشاء اللہ اہل حدیث کے بارے میں لکھی جانے والی عظیم کتاب ہے اور یہ مبالغہ نہیں بلکہ حقیقت ہے کہ یہ کتاب میرے لیے کسی نئے سورج کے مانند ثابت ہوئی۔ مولانا صاحب، آپ نے یہ کتاب لکھ کر اہل حدیث کے پرخچے اڑا دیئے۔ پتہ نہیں یہ کتاب مجھے پہلے کیوں نہ ملی۔" (ثناء اللہ۔ کیماڑی۔ کراچی)